جو جس قوم سے مشابہت رکھے وہ انہیں میں سے ہے (الحدیث)

روشن خیالی
اور
فیشن کی تباہ کاریاں



اُمِ انزل
عابدہ نوید جلالی

مکتبہ زین العابدین

فہرست

غرض تصنیف

اللہ تعالیٰ کی اس ارض پاک جس کا انتظام وانصرام رب تعالیٰ کے خلیفہ بنی آدم کے ہاتھوں میں ہے اور آج اکثریت نے اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول کی کھلم کھلا نافرمانیوں کا بازار سرگرم کر رکھا ہے اسی کی سرزمین پر اس کے بندوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے ہوئے ہیں۔

اسلام صرف زبان میں رہ گیا ہے عملی طور پر مسلمان اسلام کے انعامات اور حقیقی لذتوں سے محروم ہو چکے ہیں ہر طرف بے راہ روی کا دور دورہ ہے۔ چاروں طرف فتنوں کی یلغار ہے فحاشی وعریانی نے امت مسلمہ کے چاروں طرف گھیرے ڈال لئے ہیں، فحاشی وعریانی سے پیدا ہونے والے فتنوں کا آسیب ہر مسلمان کے گھر میں گھس چکا ہے، مغربی فیشن کی چکا چوند نے مسلمانوں کا نور بصیرت ضائع کر دیا ہے وہ جہالت میں مثل اندھے کے بھٹک رہے ہیں کوئی کسی کا پرسان حال نہیں ہے......اور ہو بھی کیسے؟

ایک حمام میں سبھی ننگے اور جو بے راہ روی کے ایسے دور میں اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول کا پیغام پہنچا رہے ہیں ان کا بھی مذاق اڑایا جاتا ہے......اور ان پر پسماندگی کی چھاپ لگا کر اور دوسروں کو دکھا کر دوسروں کو بھی متنفر کیا جاتا ہے ان مشکل ترین حالات میں امت مسلمہ کو راہ راست پر لانے کا واحد حل

یہی ہے کہ امت مسلمہ کو قرآن وسنت کا پیغام دیکر جگایا جائے ان کو مغربی لٹریچر اور مغربی تہذیب وتمدن سے نفرت دلائی جائے۔

آقا ﷺ کی سنتوں کا اتنا زیادہ پرچار کیا جائے کہ بھٹکے ہوئے لوگ راہ راست پر آجائیں زیر نظر رسالہ ''روشن خیالی اور فیشن کی تباہ کاریاں'' اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے......اللہ اور اس کے رسول ﷺ اسے اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت فرمائیں......(آمین)

اپنے تمام مسلمان بہن، بھائیوں، چھوٹوں، بڑوں سے ایک دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ اس رسالہ کو خود بھی پڑھیں اور زیادہ تعداد میں خرید کر اپنے دوست واحباب رشتہ داروں اور ملنے والوں کو دیں اور زیادہ سے زیادہ تبلیغ میں کوشش کریں ...... میرا ایمان ہے کہ اگر آپ کی اس کوشش میں ایک مسلمان بھی سنور گیا اور اپنے پچھلے گناہوں سے تائب ہو گیا تو انشاءاللہ وہی آپ کیلئے قیامت کے دن ذریعہ نجات ہو گا۔

اور بچیوں کی مائیں تو بالخصوص یہ رسالہ پڑھیں تا کہ ان کی بیٹیوں اور بیٹوں کے بگڑنے یا سنورنے کا زیادہ انحصار ان کی ماؤں کے اچھے، برے عمل پر ہوتا ہے راقمہ حروف کے دماغ کی اسکرین پر آج بھی یہ واقعہ بڑی اچھی طرح ثبت ہے جس نے مجھے ان نیک باتوں کی طرف مائل کیا اور برے اور غیر شرعی فیشن سے نجات دی۔

عیدالفطر کی گہما گہمی تھی بچے بڑے سبھی کے چہروں کی تازگی اور رنگ برنگے شوخ کپڑے سب کے دل کے جذبات کی عکاسی کر رہے تھے راقمہ حروف کی عمر اس وقت دس، گیارہ سال ہوگی بچپن کا زمانہ تھا ساری سہیلیوں کی دیکھا دیکھی شوق میں آ کر ناخنوں پر نیل پالش لگا لی......والدہ محترمہ نے دیکھا (جو کہ طبیعت کی نہایت ہی سادہ ہیں) تو میرا ہاتھ سختی سے پکڑا اور فرمانے لگیں: "آج تو چھوڑتی ہوں آئندہ لگائی تو ناخن ہی کھینچ دونگی"۔

ماں کے لہجے میں وہ کیسا جلال تھا؟ یا دل سے نکلے ہوئے کیسے پر اثر دو بول تھے؟ جو زبان کے راستے سے آئے اور سیدھے میرے ننھے سے دل میں جگہ بنا گئے وہ دن گیا اور آج کا آیا خوشی کے بڑے بڑے مواقع آئے (جب شیطان اکثر کامیاب ہوتا ہے) بڑی عیدیں آئیں اور گزر گئیں۔

راقمۂ حروف کے ہاتھوں کے ناخن نیل پالش کے غیر شرعی فیشن سے پاک ہی رہے......اس کی طرف نہ ہی دل مچلا اور نہ ہی مائل ہوا۔

(الحمد لله فبذلك)

اللہ عزوجل کی بارگاہ صمدیت میں دعا گو ہوں کہ وہ اپنے حبیب لبیب ﷺ کے صدقہ وطفیل ہمیں اسوۂ رسول پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے......اس حقیر سی کاوش کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے......اور اس گنہگار کے لئے دنیا و آخرت میں ذریعۂ نجات بنائے جو بھی اس کو پڑھے وہ اس کا اثر قبول کرے

وہ اس پر عمل کرنا شروع کر دے۔

(آمین ثم آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم)

خادمۂ دین

ام محمد انزل عابدہ نوید جلالی

پرنسپل جامعہ فاطمۃ الزہرا للبنات

باغبانپورہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم صَلِّ علیٰ محمد کما تحب و ترضیٰ له'

اسلام تمام مسلمانوں کیلئے ایک اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے یہ ایک عالمگیر مذہب ہے اپنے ماننے والوں کو ایک بے مثال معاشرہ اور ایک بہترین تہذیب و ثقافت اور بے نظیر رسوم و رواج دیتا ہے۔ اسلام کے فرزند اپنی قسمت پر جتنا بھی ناز کریں، وہ کم ہے کہ اسلام نے انہیں جس خدائے لم یزل کا پتہ دیا، وہ بھی بے مثال جس رسول ﷺ کا امتی بنایا وہ بھی بے مثال اسلام نے انہیں جو تہذیب و تمدن اور ثقافت عطا فرمائی وہ بھی سب سے اعلیٰ اور ارفع ہے۔

اسلام نے اور اسلام کے نبی ﷺ نے ان کیلئے جو اسلامی رسوم و رواج تشکیل دیئے ان کے آگے غیر مذہب کے رسوم و رواج ہاتھ باندھے نظر آتے ہیں:

فیشن کی تعریف

فیشن کا لفظ عام طور پر جسم و لباس کی زیبائش و آرائش کیلئے بولا جاتا ہے لیکن اس کا دائرہ کار بہت وسیع ہے اور یہ کسی بھی معاشرے کے سماجی معاشرتی، معاملات کو بھی شامل ہے کسی بھی قوم کے خوشحال لوگ جس چیز کو

فروغ دیں اوران کی دیکھا دیکھی غریب طبقہ بھی اس میں خوشی خوشی شریک ہو جائے اوراس کے اپنانے کو وہ اپنی تہذیب وتمدن کا حسن خیال کریں اور اپنی ثقافت میں نکھار کا باعث سمجھیں اسے فیشن کہتے ہیں۔

فیشن قرآن وسنت کی روشنی میں

فیشن جسکو لغت عربیہ میں ''زینت'' کا نام دیا جاتا ہے۔ اسلام اس کیخلاف نہیں اوراس کے رسول ﷺ نے تمام معاملات میں چاہے وہ مذہبی امور ہوں یا معاشرتی ایک حد اور ایک دائرہ مقرر کیا ہے، اس مقرر کردہ حد بندی کے اندر رہ کر رسوم ورواج کی پابندی ہو جس میں قرآن وسنت سے مخالفت نہ ہو اسلام سے کوئی تعارض نہ ہو تو وہ زینت یا فیشن مطلقاً جائز ہے چاہے اس کا تعلق جسمانی حسن سے ہو، ہیت کذائی سے ہو وہ لباس کی تراش خراش سے متعلق ہو یا وہ تقریبات سے تعلق رکھتا ہو...... وغیرہ وغیرہ

اسلام کوئی تعصب پسند مذہب نہیں (معاذ اللہ) بلکہ وسیع ہدایات کا حامل مذہب ہے اپنے ماننے والوں کو نہ تو رہبانیت کی اجازت دیتا ہے کہ اپنے آپ سے بے خبر پراگندہ بال، گرد آلود چہرہ، جسم پر موٹا ٹاٹ، معاشرتی دنیا سے تعلق توڑے ہوئے اللہ جل جلالہ کی طرف مائل ہو جائیں۔

بلکہ وہ اپنے ماننے والوں کے لئے زندہ رہنے کا ایک بہترین لائحہ عمل پیش کرتا ہے کہ صاف ستھرے رہو، جسم صاف رکھو تمہارا بدن پاک ہو، خوشبو

لگاؤ، اگر اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہے تو اچھا لباس پہنو، قیمتی کپڑوں کا استعمال کرو عورتیں سونے چاندی کا زیور پہنیں، کہ ان کیلئے کوئی قباحت نہیں اور جن کیلئے قباحت تھی ان کیلئے حد بندی فرما دی کہ مرد کے لئے سونا حرام ہے اور چاندی کی ایک نگینے والی انگوٹھی جو وزن میں چار ماشے سے کم ہو پہن سکتا ہے۔

الغرض کہ زینت کے جن جن طریقوں سے شریعت مطہرہ منع کرتی ہے اس میں بندوں کے لئے کوئی نہ کوئی حکمت اور مصلحت کارفرما ہے اور زینت کے جو طریقے اس نے رائج کئے ہیں یا ان کی اجازت دی ہے وہ بھی کسی بھلائی اور خیر سے خالی نہیں ہیں۔

وہ فیشن ...... جو قابل مذمت ہے

وہ فیشن تباہی ہے جس میں اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی ہو اور قرآن وحدیث کی مخالفت ہو ایسا فیشن دنیا میں باعث ہلاکت ہے...... دین میں ایمان کی تباہی ہے اور آخرت میں سراسر گھاٹے کا سودا ہے...... ذیل میں ان چند رسم ورواج کا ذکر کیا جائے گا جو ہمارے آج کے معاشرے میں ناسور کی شکل اختیار کر چکے ہیں لیکن بڑے دکھ اور صدمے کی بات یہ ہے کہ ہمیں اس ناسور سے نکلنے والی پیپ اور غلاظت نظر نہیں آتی، ہم اس کے انجام سے غافل ان کو حرز جاں بنائے بیٹھے ہیں ہم مسلمان ہو کر اللہ ﷻ اور

اس کے رسول ﷺ کی مخالفت والے کاموں کو روشن خیالی، تہذیب، معاشرے کی ترقی اور نہ جانے کیا کیا نام دیتے ہیں (العیاذ باللہ تعالیٰ)

مسلمانو! جو غیر شرعی فیشن کر کے چاندنی لینا چاہتا ہے تو یہ چاندنی نہیں بلکہ اندھیرا ہے چاندنی وہ ہے جو میرے کریم آقا ﷺ کی سنت کی چاندنی ہے۔

ماہ مدینہ اپنی تجلی عطا کرے
یہ ڈھلتی چاندنی پہر دو پہر کی ہے

بدن قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے

امام بیہقی اور امام ابن حجر نے از واجہ جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 15 پر لکھا ہے اور مشکوۃ شریف میں صفحہ 429 پر یہ حدیث پاک ہے:

"مدنی تاجدار، انبیاء کے امام، عرشیوں کے دلہا، آقا ﷺ نے فرمایا کہ معراج کی رات مجھے بہت بلندی پر پہنچا دیا گیا میں جہنم کا مشاہدہ کر رہا تھا کہ میں کچھ مردوں کے پاس سے گزرا تو دیکھا...... کہ ان کے بدن آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے۔

آقا ﷺ ارشاد فرماتے ہیں میں نے پوچھا جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ جو اتنی اذیت میں مبتلا ہیں کوئی ان کا پرسان حال نہیں، کوئی ان کی فریاد رسی کرنے والا نہیں ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام سراپا ادب بن کر جواب دیتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ وہ مرد ہیں جو دنیا میں ناجائز زینت اختیار کرتے تھے۔

آج سوئی کی نوک چبھ جانے پر آہ و بکا کرنے والوں کیلئے اس حدیث مبارکہ میں عبرت کا سبق ہے۔آج یہ برداشت نہیں تو جہنم کی تکلیف کیسے برداشت کرو گے؟ ہائے ......جہنمی قینچیوں سے لگائے گئے کٹ کی تکلیف کیسے برداشت ہوگی؟

آج بھی وقت ہے قرآن کی اس آیت مبارکہ پر عمل شروع کردیں،خود بھی شریعت کے بتائے ہوئے راستوں پر عمل کریں اور اپنے اہل وعیال کو بھی عمل کی ترغیب دیں......ارشاد خداوندی ہے

فاتقو النار التی وقودھاالناس والحجارة اعدت للکفرین

ترجمہ: اے ایمان والو خود کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچالو اور اس آگ سے بچ جاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں اور وہ کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

میرے مسلمان بہن بھائیو:

جس طرح ناجائز زینت پر عذاب ہے،اسی طرح جائز زینت پر عمل کرنے سے باقاعدہ اجر وثواب ملتا ہے اور اسکو باقاعدہ اپنانے کا حکم بھی ہے کہ انسان اپنے کپڑے،جسم،گھر کی صفائی کا خیال رکھے،اس کا

چہرہ دھلا ہو، سرمہ لگائے، خوشبو استعمال کرے، یہ ایسی زینت ہے جو کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے اور اس کی بہت زیادہ فضیلت ہے...... مردوں کی خوشبو جس میں رنگت نہ ہو صرف خوشبو ہو یہ مردوں کیلئے جائز زینت ہے اور عورت کی خوشبو وہ ہے جس کی رنگت ظاہر ہو اور خوشبو اتنی نہ ہو جو کہ اس کے بدن اور کپڑوں سے اٹھ کر غیر محرم تک پہنچے کہ یہ فعل ناجائز میں شامل ہے۔

جہنم میں ان لوگوں کے جسموں کو آگ کی قینچیوں سے کاٹا جارہا تھا کہ جنہوں نے وہ زینت اختیار کی جس کو حرام کیا گیا تھا

مثلاً: مردوں نے ایسے انداز میں بال رکھے جو ان کیلئے ناجائز تھے عورتوں نے اس انداز میں بالوں کی تراش خراش کی کہ وہ مردوں سے مشابہہ ہوگئیں۔ انہوں نے فیشن کو اپنایا اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے منہ موڑا (استغفراللہ)

بدبودار گڑھا اور چیخ وپکار

آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں معراج کی رات ایک گڑھے کے پاس سے گزرا جس سے بدبو آرہی تھی اس کے اندر سے ہائے ہائے اور بڑی دکھ بھری آوازیں آرہی تھیں، میں نے جبرائیل سے پوچھا جبرائیل یہ کون

لوگ ہیں؟ جو اس گڑھے میں گرے اتنے درد اور دکھ سے چیخ رہے ہیں۔

جبرائیل نے عرض کیا:

"یارسول اللہ ﷺ یہ آپ کی امت کی وہ عورتیں ہیں کہ جنہوں نے حلال زینت کو چھوڑ کر حرام زینت اختیار کر لی تھی جس حد تک جائز تھا یہ اس سے تجاوز کر گئیں تھیں...... یہ اپنے آپ کو ناجائز چیزوں سے سنوارتی اور نکھارتی رہیں اور دنیا میں سمجھتی تھیں کہ اسکا بڑا فائدہ ہے یہ سمجھتیں تھیں کہ ہم نے فیشن کیا تو ہم نے زمانے کو چمک دی، ہم نے زمانے کو خوشبو دی، ہمارے رنگ برنگ آنچل زمانے کے رنگ ہیں۔ یہ سمجھتیں تھیں کہ زمانے کی سب بہاریں ہمارے وجود کی آرائش وزیبائش سے ہی قائم ہیں۔

میری بہنو!

تمہارے یہ فیشن خلاف سنت کام ہیں، یہ چمک نہیں ایک ایسا تاریک گڑھا ہے جس میں روشنی کا نام ونشان نہیں ہے، یہ خوشبو نہیں وہ بدبو ہے جس کو آقا کریم ﷺ نے اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمایا:

فیشن نمبر 1:

ابرو باریک اور چہرے کے بال نوچنے والیاں

بخاری شریف جلد نمبر 2 صفحہ 725 پر یہ حدیث شریف موجود ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک دن تقریر کر رہے تھے صحابیات اور

مسلمان خواتین کو غیر شرعی فیشن کی یلغار سے بچانے کیلئے قرآن و سنت کے جوہر کی مالا پرو رہے تھے، آپ کے درس میں ترغیب و ترہیب تھی فیشن پرستی کے خلاف سنت کی عظمت کو اُجاگر کر رہے تھے، آپ نے فیشن پرستی کیخلاف دلائل دیتے دیتے یہ جملہ بول دیا:

لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقِ اللّٰہِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو مصنوعی بال لگانے والیوں اور لگوانے والیوں پر اور اللہ کی لعنت ہو گودنے والیوں اور گدوانے والیوں پر پلکوں کے بال نوچنے اور نچوانے والیوں پر اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں اور اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کرنے والیوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

یہ حدیث بنو اسد کی ایک عورت تک پہنچی جس کو ام یعقوب کہا جاتا تھا، وہ قرآن مجید پڑھتی تھی اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس آکر کہا میرے پاس آپکی کیسی روایت پہنچی ہے؟ کہ آپ نے گودنے والی اور گدوانے والی، بال نوچنے والی، اور حسن کیلئے دانتوں کو کشادہ کرنے والی اور اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی خلقت (بناوٹ) کو تبدیل کرنے والی پر لعنت کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا!

میں اس پر کیوں نہ لعنت کروں جس پر رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے لعنت کی ہے

حالانکہ وہ لعنت اللہ ﷻ کی کتاب میں ہے اس عورت نے کہا کہ میں نے پورا قرآن مجید پڑھا ہے میں نے تو اسمیں لعنت نہیں دیکھی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم قرآن مجید پڑھو تو ضرور اس لعنت کا پتہ پالو...... اللہ نے فرمایا:

وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہ، وَمَا نَھٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَھُوْا

ترجمہ: اور رسول اللہ ﷺ جو تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ

اگر چہ اس آیت کریمہ میں مستقل عورتوں کے لفظ موجود نہیں لیکن اسکو سب کے لئے جاننا پڑے گا۔

رسول اکرم ﷺ نے چونکہ ان مذکورہ بالا عورتوں پر لعنت کے الفاظ بولے ہیں، اس واسطے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، کہ جو یہ محبوب ﷺ فرمائیں وہ میری طرف سے حکم ہے اس کو تم حاصل کرو، اس کو تم قبول کرو، اور اس کے مطابق زندگی بسر کرو۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس محترم خاتون سے فرمایا کہ میں نے جو فیشن پرستی کے خلاف عورتوں کے بارے میں بیان کر دیا ہے یہ قرآن مجید کا حصہ ہے:

حضرت ام یعقوب فرمانے لگیں کہ میرا خیال ہے کہ ان ممنوعہ کاموں میں سے کچھ کاموں کو آپ کی زوجہ محترمہ بھی کرتی ہیں حضرت عبداللہ بن

مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جائیں اندر جا کر اپنی تسلی کریں:

وہ خاتون ان کی زوجہ محترمہ کے پاس گئیں اور پھر واپس آ کر فرمانے لگیں کہ میں نے ان میں ان چیزوں میں سے کوئی چیز نہیں پائی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اگر وہ ان ممنوعہ کاموں کو کرتی تو ہم کبھی بھی اکٹھے نہ رہتے (یعنی وہ میری زوجہ نہ رہتی)

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کے مشکل الفاظ کی تشریح

اوپر والی حدیث مبارکہ میں بیان کئے گئے الفاظ کی لغوی اور شرعی تشریح ضروری سمجھتی ہوں تاکہ میری بہنیں اس موجب لعنت کام کی تعریف سے واقف ہوں اور ان سے اچھی طرح بچ سکیں۔

فیشن نمبر 2:

الواشمات: (تندولہ لگانے والیاں)

تندولہ سے مراد اس وقت یہی تھا کہ جسم پر چھوٹا سا زخم کر کے اسکو سرمے سے بھر دیا جاتا تھا پھر ہمیشہ اس کا نشان ایک تل کی طرح نظر آتا رہتا ہے۔ یہ عورتوں کیلئے ہی برا نہیں مردوں کیلئے بھی یہی حکم ہے اور جس شخص کے جسم پر تندولہ ہے وہ پاک بھی نہیں ہوتا، جب تک اس کو اتارے گا نہیں

تندولہ لگانے کی قباحت شرعی دو طرح سے ہے جس کی وجہ سے یہ عمل قابل لعنت ہے اور لعنت تحریم کا باعث ہوتی ہے۔

وجہ نمبر 1:

تندولہ کی حرمت کی وجہ اللہ ﷻ کی پیدا کردہ چیز میں تبدیلی ہے جو کہ حرام ہے کہ اس ''احسن الخالقین'' نے تمہارے چہرے کو محاسن کا مجموعہ بنایا اور تم کون ہوتے ہو کہ اس کی بنائی ہوئی صورت کو ناپسند کر کے اپنی طرف سے اضافہ کرنے والے:

وجہ نمبر 2:

تندولہ کی حرمت کی دوسری وجہ کہ انسان کے چہرے کو داغنا بالا جماع حرام ہے کیونکہ انسان کے چہرے پر داغ لگا کر اس پر کسی قسم کی علامت بنانے کی حاجت نہیں ہے لہٰذا اس کو داغنے کی تکلیف پہنچانے کی ضرورت نہیں (بحوالہ شرح صحیح مسلم شریف جلد نمبر 6 باب کتاب اللباس)

فیشن نمبر 3:

والمتنمصات! (اپنے ابرو باریک کرنے والیاں)

اپنا حسن دوبالا کرنے کیلئے اپنے ابرو کے بال نوچ کر باریک کرتی ہیں ایک تو اپنے جسم کو تکلیف دی جو کہ ناجائز ہے اور دوسرے نمبر پر اللہ کی تخلیق

میں تبدیلی کرنے کی جرأت کی...... کیا اللہ ''احسن الخالقین'' کے بنائے ہوئے نقش ونگار میں معاذ اللہ کوئی کمی تھی؟ کوئی نقص تھا؟ جوتم اسکی تخلیق میں تبدیلی کرنے چل پڑے؟

پلکنگ ،تھریڈنگ ،باڈی ویکسنگ

اوپر والی حدیث مبارکہ کو پڑھ کر میری وہ بہنیں عبرت حاصل کریں اور باز آجائیں، جوکہ پلکنگ ،تھریڈنگ کرتی ہیں اپنے جسم کے بال نوچتی ہیں۔ اسی میں پورے جسم کی باڈی ویکسنگ بھی شامل ہے (اسمیں پورے جسم کے بال اتارے جاتے ہیں)۔

یاد رکھئے! قابل لعنت اور مستحق لعنت ہے وہ بیوٹیشن جو ان معیوب کاموں کو کرتی ہیں اور اپنی ملازموں سے کرواتی ہیں، باڈی ویکسنگ میں جسم سے تمام بال اکھاڑے جاتے ہیں یہ حرام ہے اور پھر عورت اپنا سارا جسم دوسری کے سامنے ننگا کرتی ہے، اور یہ اشد حرام اور بہت ہی حرام ہے ایسی عورتوں کیلئے دونوں جہانوں میں عذاب و وبال ہے اور اس سے حاصل ہونے والی کمائی بھی حرام ہے:

یاد رکھیئے! عورت کا بھی دوسری عورت سے پردہ ہے کوئی عورت بغیر ضرورت شرعی دوسری عورت کے سامنے اپنا ستر نہ کھولے۔

فیشن نمبر 4:

وَالْمُتَفَلِّجَاتِ! (دانتوں کو کشادہ کرنے والیاں)

وہ عورتیں جو اپنی عمر کو چھوٹا ظاہر کرنے کیلئے اپنے دانت ریتیوں سے باریک کرتی ہیں سامنے کے دانتوں میں چھوٹی سی ریتی لے کر خلا بناتی ہیں عمر کو چھوٹا ظاہر کرنے کیلئے ان پر بھی اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی لعنت ہے۔

میرے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا وسیع مشاہدہ دیکھو کہ کہاں آج کے یہ بیوٹی پارلر اور کہاں اس وقت کا نظام؟

رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنی امت کے آئندہ حالات کا مشاہدہ فرما کر اپنی امت کی عورتوں کی اصلاح فرما رہے ہیں کہ مجھے یہ برداشت نہیں کہ تمہارے کردار اور تمہاری سیرت ناجائز فیشن سے آلودہ ہو جائیں میں نے تو ہر ہر لمحہ، ہر جگہ تمہارے لئے رحمت کے خزانے اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ سے طلب کئے ہیں لیکن اگر تم نے میری سنت سے منہ موڑ کر مجھے تکلیف دی اور غیروں کے رسم ورواج اپنا کر ان کو خوش کیا تو سن لو پھر میں اسی زبان سے تمہارے لئے لعنت کا اعلان کرتا ہوں۔

دانتوں کو ریتی سے کشادہ کرنے کا عمل موجب لعنت اس لئے قرار پایا کہ اسمیں بھی دو بڑی قباحتیں ہیں جو کہ ایک مسلمان کے اسلام اور کردار کو نقصان پہنچاتی ہیں۔

نمبر 1: اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تغیر جو کہ اس کو ایمان سے خالی کر دے گا۔

نمبر 2: بڑی عمر اور موجودہ عمر کو چھوٹا ظاہر کرنے کیلئے ایسے طریقے اپنانا دوسروں کو دھوکہ دینے کے لئے ہے اور دھوکہ ایک حرام فعل ہے جو کہ مسلمان کے کردار کو عیب دار بناتا ہے۔

وَالْمُغَيِّرَاتِ خَلْقِ اللّٰه (اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بدلنے والیاں)

یعنی اللہ جل جلالہ نے جو حسن دیا تھا اور جس طرح کا چہرہ دیا تھا اس کو بدلنے کی کوشش کرتی ہیں رب لم یزل اپنے قرآن میں ارشاد فرمارہا ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْم

ترجمہ: بے شک ہم نے انسان کو اچھی صورت پر بنایا:

اللہ جل جلالہ انسانی خوبصورتی کے چرچے قرآن میں کررہا ہے اور انسان کی ناشکری دیکھو کہ اسکی بنائی خوبصورتی کو اپنے ہاتھوں سے پامال کر رہا ہے وہ احسن الخالقین رب کئی گز لمبے اور جسامت والے درخت پر چھوٹے چھوٹے آم لگا دے اور باریک تنے والی بیل کو زمین پر ہی لٹا کر اس پر بھاری بھر کم تربوز لگا دے (سبحان اللہ) مجال ہے کوئی تبصرہ نگار اس کی اس پیدا کردہ تخلیق کو تنقید کا نشانہ بنائے نہیں نہیں...... حسن و ادا کے تبصرہ نگار ہی کہیں گے کہ دونوں پھلوں کی خوبصورتی اسی میں تھی یہ لمبے درخت پر جچے اور وہ باریک

بیل پر سجے (سبحان اللہ)

پھر ذرا غور کرو! کہ ایک معمولی سا معمار اپنی بنائی ہوئی چھوٹی سی میز میں کسی دوسرے کی تنقید برداشت نہیں کرتا کوئی دکاندار دکان میں رکھی ہوئی کسی معمولی سے معمولی چیز کے عیب سننا پسند نہیں کرتا......کوئی محرر......اپنی تحریر کے نقائص سننا برداشت نہیں کرتا کوئی سنار اپنے ہاتھ سے تراش خراش کئے زیورات کی ڈیزائننگ میں ردوبدل اور تبدیلی کا روادار نہیں آپ بہنوں میں سے کوئی اپنے گھر کے ڈرائنگ روم کی (satting) سیٹنگ کرے اور اپنی مرضی سے اس کی سجاوٹ کرے، اس کا فرنیچر اس کے لئے موزوں جگہ پر رکھے اور کوئی دوسرا اس کی ترتیب دیئے ہوئے ڈرائنگ روم میں تبدیلی کرے یا اسمیں نقص نکالے تو بڑی غیرت آتی ہے۔

تو کبھی تم نے اپنے گریبانوں میں جھانک کر یہ سوچنے کی زحمت کی کہ ہم اتنے کمترین حقیر لوگ اپنی بناوٹ میں، اپنی کی ہوئی محنت میں کسی دوسرے کی مداخلت برداشت نہیں کرتے، تنقید پسند نہیں کرتے، اور بڑے غیرت مند ہیں تو اللہ تو اغیر (بڑا غیرت والا) ہے جب ہم سب اس کی بنائی ہوئی صورتوں کو بگاڑتی ہیں، موٹی ناک کو سرجری آلات کے ساتھ نوکدار بنانے کی کوشش کرتی ہیں کیا اس وقت اللہ کو غیرت نہیں آتی ہوگی؟

اس کے بناوٹ دیئے ہوئے ناخنوں کی تراش خراش کو مسترد کرتے ہوئے نقلی ناخن لگا کر مصنوعی بناوٹ وحسن اختیار کرتی ہیں کیا اس وقت اس کو غیرت نہیں آتی ہوگی؟

اللہ جل جلالہ کی منشاء سے ہمارے سروں پر لگائے ہوئے بالوں کی مقدار کو ناپسند کرتے ہوئے نقلی بال لگا کر لمبا کرنے کیلئے ایڑھی چوٹی کا زور لگاتی ہیں کیا اس وقت اس احسن الخالقین کا عرش غضب سے نہ کانپتا ہوگا؟

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

اَنَا غُیُوْرٌ وَاللّٰہُ اَغْیَرُ مِنِّیْ

ترجمہ: میں غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے

فیشن نمبر 6:

نقلی بال لگانا حرام ہیں

حدیث نمبر 1:

مسلم شریف جلد سادس شرح کتاب اللباس والزینۃ میں یہ حدیث مبارکہ موجود ہے جس کی راوی حضرت اسماء بنت ابی بکر فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا!

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری لڑکی کو چیچک نکل آئی ہے جس کی وجہ سے اس کے بال جھڑ گئے ہیں کیا میں اس کے بالوں کے ساتھ بال ملا کر پیوند کردوں

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

لَعَنَ اللّٰهُ عَلَى الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ

ترجمہ: اللہ کی لعنت ہو بال جوڑنے والی پر اور بال جڑوانے والی پر

حدیث نمبر 2:

مسلم شریف کی ایک دوسری حدیث مبارکہ جس کی راوی حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا ہیں فرماتیں ہیں کہ ایک عورت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنی بیٹی کی شادی کی ہے اس کے بال جھڑ گئے ہیں اس کا شوہر بالوں کو پسند کرتا ہے کیا میں اس کے بالوں کے ساتھ دوسرے بال لگا دوں؟ حضور ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمادیا:

حدیث نمبر 3:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انصار کی ایک عورت نے اپنی لڑکی کی شادی کی، پھر وہ لڑکی بیمار ہوگئی اور اس کے بال جھڑ گئے وہ عورت نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اسکا خاوند اس کو بلانے کا قصد کر رہا ہے کیا میں اس کے بالوں کو جوڑ لگا دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لُعِنَ الْوَاصِلَاتُ

ترجمہ: جوڑ لگانے والیوں پر لعنت ہو

مسئلہ:

انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر چاہے وہ نقلی ہوں یا اصلی بال عورت اپنے بالوں میں گوندھے یہ حرام ہے۔

شوہر کے کہنے پر فیشن کرنے والیاں متوجہ ہوں

اکثر یہ بات سننے میں آتی ہے کہ شادی شدہ خواتین، فیشن کرنے میں شوہر کی رضامندی یا خوشنودی کی آڑ بناتی ہیں مثلاً پلکنگ، تھریڈنگ، مصنوعی بال، باریک لباس پہننا یا کسی اور غیر شرعی فیشن پر انہیں تنبیہ کی جاتی ہے تو وہ کہتی ہیں کہ ہم یہ سب کچھ اپنے شوہر کی رضامندی کے لئے کرتی ہیں ان کی خدمت میں بڑے ادب سے گزارش ہے کہ عورت پر سب سے پہلا سب سے اولیٰ اور واجب ترین حق جو ہے وہ اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے شوہر کی اطاعت صرف ان کاموں میں ہے جن میں اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہ ہو۔

حدیث مبارکہ میں آتا ہے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَااَطَاعَةَ الْمَخْلُوْقَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰہِ

ترجمہ: جس کام میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو ان میں مخلوق کا کہنا نہ مانا کرو (چاہے وہ ماں، باپ اور شوہر ہی کیوں نہ ہو)

اور پھر مذکورہ بالا تینوں احادیث مبارکہ میں بڑی وضاحت کے ساتھ منع

کیا گیا ہے کہ غیر شرعی فیشن منع ہے اگر چہ شوہر کیلئے ہی ہو یا اس کے اصرار پر ہی ہو۔

پہلی حدیث سے خصوصی طور پر میری ان بہنوں کو درس عبرت حاصل کرنا چاہیے جو کہ پلکنگ اور تھریڈنگ جیسے مستحق لعنت کام شوہر کی خوشنودی کی آڑ لیکر کروانے جاتی ہیں حالانکہ ان میں صرف بالوں کی تراش خراش ہوتی ہے بالوں کا وجود پہلے سے ہی ہوتا ہے لیکن میرے نبی ﷺ نے انصاریہ عورت کو نقلی بال لگانے کی اجازت نہیں دی اگر دیکھا جائے تو ابرو کے بالوں کی نسبت سر کے بال عورت کیلئے زیادہ ضروری بھی ہیں اور باعث زیبائش بھی اور ان میں تبدیلی شریعت کو پسند نہیں اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کو قبول نہیں تو پھر پلکنگ جیسے غیر ضروری فعل کو کیسے قبول کیا جائے گا؟

نبی کریم ﷺ کا پیغام بلا رہا ہے

آؤ میری بہنو! اللہ جل جلالہ کی رضا کے لئے شوہر کی مصنوعی اور وقتی ناراضگی برداشت کرلو مدینے کے تاجدار کو خوش کرنے کیلئے شوہر کی ناراضگی مول لو، میرے نبی ﷺ کی مبارک سنت کو اپناؤ اور مغربی تہذیب کو پاؤں تلے روند ڈالو، تو پھر شوہر کیا پوری کائنات کی خوشنودی ورضا تمہارے گھر کی باندی ہوگی۔

پھر شاعر مشرق قلندر لاہور ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا کہا ہوا یہ شعر تم پر صادق آئے گا کہ اللہ اپنے فرمانبردار بندوں اور نبی ﷺ کے متوالوں اور

دیوانوں اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائیوں سے فرماتا ہے!

کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ

ترجمہ: جس نے فساد امت کے وقت میری سنت کے جھنڈے کو بلند کر دیا خود بھی عمل کیا اور دوسرے لوگوں کو بھی عمل کرنے کی دعوت دی اس کیلئے سو شہیدوں کا ثواب ہے، مطلب کیا ہے؟

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب مسلم عورتیں دوپٹہ لینا چھوڑ دیں تم اس دوپٹے کی پاسداری کرنا جب نقاب اور پردے کا مذاق اڑایا جائے تعلیمی اداروں میں بھی اس پر پابندی لگا دی جائے ملکوں کا قانون بن جائے کہ پردہ کرنا جرم، سر کو چھپانا جرم، تو ایسے کڑے وقت میں تم اسلام کی ناؤ کو اپنے عمل سے سہارا دینا، تم اس بدعملی کے زمانہ میں اپنے نیک عمل سے اپنے پردے کی پابندی سے دوسروں کے لئے ایک ماڈل اور نمونہ بن جانا تو تمہارے لئے سو شہیدوں کا ثواب، جب تقریبات میں شادی ہالز کے اندر عام گھروں میں میرے امتی کھانے پینے کی سب سنتیں بھول کر یہود و نصاری جیسے غلط فیشن اپنائیں تم وہاں ''صدائے حق'' بلند کرنا...... اور ایک کونے میں

جگہ بنا کر بیٹھ کر مسنون طریقے سے کھانا کھا کر دوسروں کے لئے عملی نمونہ بن جانا تو تمہارے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہوگا (سبحان اللہ)

جب میری امت اپنے لباس، رنگ ڈھنگ، اور رنگ و روپ میں میرے دشمنوں سے مشابہت کرے تو تم وہاں سراپا احتجاج بن جانا میری سنت میں فیشن کا فساد ڈالنے والوں کے ہاتھ پکڑ لینا اگر ہاتھ نہ پکڑ سکو تو تمہاری زبانیں تلوار کا کام دیں اور اگر تم زبان کے ذریعے تبلیغ و تحریر سے معذور ہو تو پھر کم از کم تمہارے دل ان کے اس فعل سے نفرت کھائیں اور تمہارے دل میں ان کے عمل سے نفرت ہو اس وقت اپنے جسم، لباس سیرت و کردار و اخلاق پر سنت کا ایسا رنگ چڑھانا کہ تم بولو نہ بولو:

تمہارا لباس، تمہارا اخلاق، تمہارا چال وچلن اس بات کی گواہی دیں کہ تم محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہو، تم بولو یا نہ بولو لوگ تمہیں دیکھ کر خود بخود کہیں کہ وہ دیکھو! آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام جا رہے ہیں۔

میری بہنو! مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام تمہیں بلا رہا ہے تمہارا فرض تمہیں بلا رہا ہے، کان لگا کر سنو، دل کی کھڑکیاں کھولو، تو تمہیں خوشبوؤں میں بسی خلوص سے پر کیف آواز آئے گی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم چودہ سو سال پہلے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تربیت فرما رہے ہیں...... ان کو تبلیغ کے طریقے سمجھا رہے ہیں کہ میرے صحابہ جب میری امت کے اخلاق میں، کردار میں اعمال میں

فساد پھیل جائے تو پھر تم میں سے نیکوں کا کیا کردار ہونا چاہئے فرمایا:

میری امتیو! جب لوگ بدعملی کے سمندر میں ڈوب رہے ہوں فیشن میں، بے حیائی میں، عریانی میں، فحاشی میں، بے پردگی میں، حرام خوری میں اور حرام کاری میں، غرق ہو جائیں ان کی نجات کا کنارا نظر نہ آتا ہو تو اس وقت تم سنت کا جھنڈا لیکر میدان جہاد میں کود جانا اور اپنا فرض پورا کرنا۔

سنو!......سنو!......

فَمَنْ جَاهَدَ هُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

ترجمہ: جس نے ان کے ساتھ جہاد کیا اپنے ہاتھ کے ساتھ تو وہ مومن ہے

یعنی جب میری سنت کو مٹا کر فیشن کو بڑھایا جا رہا ہوگا تو اس وقت جس نے اپنے ہاتھ سے جہاد کیا وہ مومن ہے

فَمَنْ جَاهَدَ هُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

ترجمہ: پس جو اپنی زبان سے جہاد کرے گا وہ مومن ہے

فَمَنْ جَاهَدَ هُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

ترجمہ: جو اپنے دل سے ان (فیشن پرستوں) سے نفرت کرے گا تو وہ بھی مومن ہے

اگرچہ پہلا مومن بڑے درجے کا ہے...... دوسرا اس سے چھوٹے درجے کا ہے......اور تیسرا سب سے چھوٹے درجے کا ہے......اس کے بعد

میرے نبی فرمانے لگے

فرمایا......اس کے بعد جو شخص نہ ہاتھ سے فیشن کے خلاف جہاد کرتا ہے اور نہ ہی اپنی زبان سے جہاد کرتا ہے اور نہ ہی اپنے دل سے اسکو برا سمجھتا ہے اور نہ ہی ملامت کرتا ہے اس کو رتی برابر بھی ایمان حاصل نہیں ہے (استغفر اللہ)

کہ میری سنت کا مذاق اڑایا جا رہا ہے اور یہ خاموشی سے بیٹھا ہوا ہے۔

خود سراپا نور بن جانے سے کب بنتا ہے کام
تجھ کو اس ظلمت کدے میں نور پھیلانا بھی ہے
حق نے کر دیں دہری خدمتیں تیرے سپرد
خود تڑپنا ہی نہیں دوسروں کو تڑپانا بھی ہے

فیشن نمبر 7:

مہندی لگانا

مہندی لگانا، داڑھی اور سر کے بالوں پر مہندی لگانا مردوں کیلئے بھی جائز ہے البتہ ہاتھ پاؤں پر بطور زینت مہندی لگانا مرد کیلئے حرام ہے کہ اس میں عورتوں سے مشابہت ہے، عورت کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنے ہاتھ پاؤں ناخن وغیرہ مہندی سے رنگ سکتی ہے ہاتھوں پر پھول بنانا بھی اس کیلئے جائز ہے البتہ یہ جو آجکل ایک بیہودہ فیشن زور پکڑتا جا رہا ہے کہ شادی بیاہ کے

موقع پر یا تمام خوشی کی تقریبات میں عورتیں بیوٹی پارلر میں جا کر پیٹ پر اور سینے پر مہندی لگاتی ہیں اور پھول وغیرہ بناتی ہیں تو چونکہ اس میں بھی ایک عورت دوسری عورت کے سامنے اپنا ستر کھولتی ہے...... یہ حرام اور سخت حرام ہے، لگانے والی اور لگوانے والی دونوں عورتیں لعنت کی مستحق ہیں۔

فیشن نمبر 8:

پازیب، گھنگھرو اور بجنے والا زیور پہننا

قرآن پاک، سورۃ نور میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ

(سورۃ نور پارہ نمبر 18 آیت نمبر 31)

ترجمہ: اور عورتیں اپنے پاؤں زمین پر نہ ماریں کہ ان کا چھپا ہوا سنگھار جانا جائے

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو راستے میں غیر محرموں کے سامنے پروقار میانہ چال سے چلنا چاہئے تاکہ وہ کسی کی توجہ کا مرکز نہ بن جائے اور اپنے سنگار میں بھی وہ ایسی چیزوں کا استعمال نہ کریں جو کہ ان کی چھپی ہوئی زینت کو ظاہر کر کے دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرلیں، مفسرین کرام اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس حکم کے تحت عورت کیلئے پازیب، گھنگھرو، بجنے والے کڑے اور بجنے والا زیور حرام ہیں کیونکہ یہ سب

چیزیں غیر محرموں کیلئے ایک فتنہ ہیں۔

اس کے علاوہ قمیضوں پر اور دوپٹوں کے کناروں پر اسلامی بہنیں گھنگھرو وغیرہ سوئی کے ساتھ ٹانک لیتی ہیں، یہ بھی حرام ہیں۔

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ ہماری رہنما ہیں:

اللہ تعالیٰ کن لوگوں کی دعا قبول نہیں فرماتا؟

آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قوم کی دعا قبول نہیں فرماتا جس کی عورتیں پازیب پہنتی ہوں۔

عبرت حاصل کریں میری مائیں اور بہنیں کہ اگر عورت پازیب پہنے ہو تو پوری قوم اس کی نحوست میں مبتلا ہو جاتی ہے تو خود اس عورت پر اور اس کے گھر والوں پر بالخصوص اس کے حاکم بھائی، شوہر، باپ پر کتنی نحوستیں برستی ہونگی؟

حدیث نمبر 2:

ہر گھنگھرو کے ساتھ شیطان

ابوداؤد شریف کی حدیث مبارکہ ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا اور اس کے پاؤں میں گھنگھرو تھے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو کاٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ ہر گھنگھرو کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

حدیث نمبر 3:

گھنگھرو کی نحوست سے رحمت کے فرشتے نہیں آتے

ابوداؤد شریف کی حدیث مبارکہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک لڑکی لائی گئی جس کے پاؤں میں گھنگھرو بج رہے تھے، آپ نے فرمایا اس کو میرے پاس نہ لانا جب تک کہ گھنگھرو نہ کاٹ دیئے جائیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس گھر میں جرس (گھنٹی) یا گھنگھرو ہوتے ہیں اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

فیشن نمبر 8:

لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ جیسی دھات کے زیور پہننے کا حکم

سونے چاندی کے علاوہ دوسری دھاتوں مثلاً لوہے، تانبے اور پیتل جیسی دھاتوں کے بنے ہوئے زیورات یا انگوٹھیاں چھلے وغیرہ مرد اور عورت دونوں کیلئے ناجائز ہیں۔

ابوداؤد، نسائی اور ترمذی شریف کی حدیث مبارکہ ہے کہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اس نے پیتل کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی

تو سرکار ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے کہ تم سے بت کی بدبو آتی ہے۔ انہوں نے وہ انگوٹھی پھینک دی پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آئے اور فرمایا کیا بات ہے کہ تم جہنمیوں کا زیور پہنے ہوئے ہو انہوں نے اسے بھی پھینک دیا پھر سونے کی انگوٹھی پہن کر آئے تو فرمایا کیا بات ہے کہ تم کو جنتیوں کا زیور پہنے دیکھتا ہوں یعنی سونا تو اہل جنت پہنیں گے۔

انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کس چیز کی انگوٹھی بنواؤں فرمایا چاندی کی بنوالو اور ایک مثقال پورا نہ کرو یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم کی ہو۔

مرد کی انگوٹھی کے احکام

مسئلہ: صحیح بخاری اور صحیح مسلم شریف میں انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے داہنے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی پہنی اس کا نگینہ حبشی ساخت کا تھا حضور ﷺ نگینے کو ہتھیلی کی جانب رکھتے تھے۔

مسئلہ: صحیح مسلم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ درمیان والی انگلی اور شہادت کی انگلی میں سے منع فرمایا، ابوداؤد اور نسائی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور ابوداؤد نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی داہنے ہاتھ میں پہنتے اور کبھی بائیں ہاتھ میں مگر بیہقی نے کہا کہ داہنے ہاتھ میں ڈالنا منسوخ ہے۔

مسئلہ: ابو داؤد نسائی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داہنے ہاتھ میں ریشم لیا اور بائیں ہاتھ میں سونا پھر فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

فیشن نمبر 9:

مردوں کا عورتوں سے مشابہت کرنا

آج کل امت میں ایک بڑا وبال اور فتنہ یہ بھی ابھرا ہوا ہے کہ مردوں نے عورتوں جیسی مشابہت اختیار کرلی ہوئی ہے۔ مسلمان مردوں کی شکلیں ہی عجیب ہوگئی ہیں چہرے ہیں تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے صاف رگڑے ہوئے جیسے عورتوں کے چہرے نہ داڑھی نہ مونچھ، لباس ہیں کہ کڑھائیوں والے شوخ رنگوں والے اور بال دیکھو تو پونیاں بنائی ہوئی ہوتی ہیں کہیں میرے بھائیوں نے عورتوں کی طرح چٹیا گندھی ہوئی ہیں۔ لمبے لمبے بال کندھوں سے نیچے گرتے ہوئے، میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل ہی آج کی موجودہ صورتحال کے بارے میں فرمادیا تھا۔

لَعَنَ اللہ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ

ترجمہ: جو مرد عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو

یعنی ہیں مرد لیکن چال میں عورتوں جیسے ہیں:
میک اپ اور خوشبوئیں عورتوں جیسی ہیں قرآن وسنت کی روشنی میں مرد
کو اپنی ادا سے مرد اور عورت کو اپنی ادا سے عورت نظر آنا چاہئے۔

مرد بھی وہ کر رہے ہیں آج کل ایسا سنگار
دیکھ کر مردانگی روتی ہے جن پر بار بار
کان میں بالی، گلے میں چین، ہاتھوں میں کڑا
الٰہی وقت کیسا لڑکوں پر آ پڑا

موجودہ دور کے نعت خواں اور نقباء حضرات متوجہ ہوں

مجھے بڑے افسوس کے ساتھ یہ لکھنا پڑ رہا ہے کہ اوپر والی حدیث مبارکہ میں اللہ کی لعنت کی گرفت میں کچھ ایسے مذہبی لوگ بھی ہیں جو کہ ہمارے معاشرے میں دین کے حوالے سے جانے جاتے ہیں۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے ثناء خواں اور محفل نعت کے نقباء کے حوالہ سے جانے جاتے ہیں۔ انہوں نے بھڑکیلے، شوخ رنگوں والے، کامدار، عورتوں جیسے لباس پہننے شروع کر دیئے ہیں شاید انہیں اپنے مرد ہونے کے بارے کہیں شک ہو گیا ہے یا حدیث پاک میں آئی ہوئی لعنت پر انہیں یقین نہیں۔ علماء وفقہاء کو ایسا لباس پہننا چاہئے کہ وہ پہچانے جائیں تاکہ لوگ ان سے علمی فائدہ حاصل کریں اور علم کی عزت ووقعت بھی لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو۔

مذہبی لوگوں کو عملی طور پر سادہ اور مہذب ہونا چاہیے تا کہ لوگ ان کے عمل سے متاثر ہو کر ان کے قریب آئیں اور ان کے علم سے فائدہ حاصل کریں۔

مذہبی لوگوں کے لئے عوام الناس کی نگاہیں ایک خاموش تبصرہ نگار کی نگاہیں ہوتی ہیں لوگ ان سے حسن ظن رکھتے ہیں اور بڑی امیدیں ان سے وابستہ کر لیتے ہیں اور جب وہ ان سے لگائی گئی امیدوں کے معیار پر پورا نہیں اترتے تو لوگ ان سے متنفر ہو جاتے ہیں اور علماء سے نفرت اکثر دین سے دوری کا باعث بن جاتی ہے حنفیوں کے امام، امام اعظم، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ساری ساری رات فتویٰ لکھتے دور دراز سے آئے ہوئے لوگوں کے مسائل کا قرآن وسنت کی روشنی میں حل تلاش کرتے، کمرے میں ساری ساری رات مشعل کی روشنی جلتے دیکھ کر آس پاس کے لوگوں نے یہ مشہور کر دیا کہ امام ابو حنیفہ تو ساری رات نوافل پڑھتے گزار دیتے ہیں۔ امام اعظم رضی اللہ عنہ کو جب معلوم ہوا تو آپ نے فتویٰ کا کام چھوڑ کر ساری رات قیام میں بسر کرنا شروع کر دی، جب آپ سے اس تبدیلی کا پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے شرم آتی ہے کہ لوگ میرے بارے میں ایک حسن ظن رکھیں اور میں اس کے خلاف کروں (سبحان اللہ)

عورتوں سے مشابہت کرنیوالا مدینے سے نکال دیا گیا!

حدیث پاک میں آتا ہے کہ مدینۃ المنورہ میں ایک مخنث عورتوں کی

مشابہت کرتا تھا، عورتوں جیسا حلیہ بناتا اور ہاتھ پاؤں کومہندی لگاتا تھا، جب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں بتایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مدینۃ المنورہ سے نکال دیا تھا، تاکہ اس سے پیدا ہونے والے فتنوں کا دروازہ بند ہو جائے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بال کٹوادیئے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کا واقعہ ہے کہ آپ ایک رات مدینۃ المنورہ میں گشت کر رہے تھے، گلیوں سے گزرتے گزرتے ایک گھر سے کچھ گنگنانے کی آواز سن کر آپ ٹھہر گئے اور کان لگا کر آواز کو سننے لگے تو ایک نوجوان لڑکی کسی لڑکے کے بالوں کی خوبصورتی پر شعر پڑھ رہی تھی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس لڑکے کا پتہ کروایا، جب وہ لڑکا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دیکھا کہ اس نے بال بڑی خوبصورت تراش خراش کے ساتھ بنائے ہوئے تھے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس کا سر مونڈ دیا جائے کیونکہ اس کے بال لوگوں کی بیٹیوں کے لئے فتنہ ہیں، چند دن بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ اس لڑکے کی مستیوں میں کوئی فرق نہیں آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے مدینہ منورہ سے نکال دیا کہ یہ فتنہ کا باعث ہے ''نہ رہے گا بانس اور نہ بجے گی بانسری'' لہٰذا اسے مدینہ سے نکال دیا جائے (سبحان اللہ)

کہاں ہمارے اسلاف کرام کی احتیاطیں اور معاشرے کو صاف ستھرا

اور پاکیزہ رکھنے کی منصوبہ بندیاں اور کہاں آج ہماری بے احتیاطیاں اور ناپاک سازشیں! کہ ہر گھر سے ایک نہیں کئی کئی فتنے جنم لے رہے ہیں لڑکے کیا؟ لڑکیاں کیا؟ مذہبی لوگ کیا؟ عوام الناس کیا؟ سبھی ایک ہی روش اختیار کئے ہوئے ہیں، آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے

فیشن نمبر 10:

مردوں کا داڑھی اور مونچھ منڈوانا

مغربی تہذیب کے دلدادہ اور آج کل کے نام نہاد روشن خیال لوگوں نے اپنے چہروں سے بالوں کا ایسا صفایا کیا، چہرے یہودیوں کے چہروں سے مشابہہ ہو گئے داڑھی شریف جو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنت اور ہم مومنوں کی علامت اسلام تھی، اس کو رگڑ رگڑ کر چہرے کو ایسا صاف کیا کہ مذکر و مونث میں تمیز کرنا مشکل ہو گیا ہے...... اب ان کو کیسے بتایا جائے کہ وہ الحمد اللہ مسلمان ہیں اور مسلمانوں کی اپنی تہذیب ہے...... روایت ہے...... ثقافت ہے...... اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، اس میں بچہ کی پیدائش سے لیکر زندگی کے آخری لمحات تک انسانوں نے جو کچھ کرنا ہے کی ہدایات موجود ہیں، اپنی روایات و ہدایات کو چھوڑ کر غیروں کی روایت کو اپنانا، ان کی تہذیب سے پیار کرنا، ان کی ثقافت کو حرز جان بنانا اور ان کے مطابق اپنا طرز معاشرت رکھنا اسلام سے منہ موڑنے کے مترادف ہے، حدیث پاک

میں آتا ہے کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

جو بھی کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے، وہ انہی میں سے ہوگا۔

شور ہے ہوئے دنیا سے مسلمان نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود
یوں تو سید بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

تمہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تمہیں فرمائیں کہ داڑھی تمہاری زینت ہے، تمہارے چہرے کا سنگار ہے اور تم اس سے منہ موڑ و بتاؤ سنت کو حقیر سمجھا کہ نہیں؟

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا...... کہ!

سُبْحَانَ الَّذِیْ مَنْ زَیَّنَ الرِّجَالَ بِاللِّحیٰ وَزَیَّنَ النِّسَآءَ بِالذَّوَائِبِ

ترجمہ: فرمایا پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جس نے مردوں کو داڑھی کے ساتھ اور عورتوں کو مینڈھیوں کے ساتھ زینت بخشی

صحیح بخاری اور مسلم شریف میں ہے کہ آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا!

مشرکوں کیخلاف کرو موچھوں کو خوب پست کرو (یعنی چھوٹی کرو) اور

داڑھیوں کو معافی دو (یعنی بڑھاؤ)

ایک اور حدیث مبارکہ میں آتا ہے سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مونچھیں کترواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ اور یہودیوں جیسی صورت نہ بناؤ۔

یہود ونصاریٰ سے مشابہت......شیطان سے دوستی

ابوکریمہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا ''اے لوگو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے راہبوں کا لباس پہننے سے اجتناب کرو کیونکہ جس شخص نے رہبانیت اختیار کی یا راہبوں کے مشابہہ بنا وہ میرے طریقۂ محمودہ یا میرے دین کامل پر نہیں ہے (مسلم شریف)

مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ صحابہ کرام رضوان رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار گوہر بار میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین شلوار پہنتے ہیں تہبند نہیں باندھتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم تہبند بھی باندھو اور شلوار بھی پہنو۔

صحابہ نے عرض کیا مشرکین موزے پہنتے ہیں اور جوتی نہیں پہنتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم موزے بھی پہنو اور جوتی بھی پہنو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

وَخَالِفُوْا اَوْلِيَاءَ الشَّيْطٰنَ بِكُلِّ مَا اسْتَطَعْتُمْ

ترجمہ: میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قدر ہوسکتا ہے اور جتنی تمہارے اندر طاقت ہے تم شیطان کے دوستوں (یعنی یہود ونصاریٰ) کی مخالفت کرو!

اللہ اللہ! کہاں اتنی تاکیدیں اور کہاں ہماری غیروں سے مشابہت پر اصرار، ہر عمل ان جیسا، ہر عادت ان سے مشابہہ، ہر رواج میں ان کی تقلید، ہر روایت میں ان کی روایات کی پاسداری! ہائے

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

یہود ونصاریٰ سے مشابہت کی ممانعت

یہود ونصاریٰ اور دوسرے کفار سے مشابہت کی ممانعت کی کئی وجوہات ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1- کفار اور یہود ونصاریٰ کے تمام اعمال کی بنیاد گمراہی اور فساد پر ہے چاہے وہ بظاہر پسندیدہ ہوں یا ناپسندیدہ، چاہے وہ بظاہر فتنہ انگیز ہوں یا فتنہ ان کے اندر چھپا ہوا ہو، ان کے اعمال کی بنیاد بہرحال گمراہی، انحراف اور فساد پر ہی ہے۔

2- کفار سے مشابہت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کا سبب بننے کے ساتھ ساتھ مشابہت کرنے والوں کو گمراہ کر دیتی ہے۔

سورۃ النساء، پارہ نمبر ۴ آیت نمبر ۱۱۵ میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ: جو شخص رسول کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کی راہ چھوڑ کر کسی اور راہ پر چلے بعد اس کے کہ ہدایت کی راہ واضح ہو چکی ہے تو ہم اس کو اس طرف پھیر دیں گے جدھر وہ خود پھر گیا اور اسے ہم جہنم میں جھونک دیں گے جو کہ بدترین ٹھکانہ ہے''۔

3- مشابہت اختیار کرنے والا اور جس کی مشابہت اختیار کی جا رہی ہے۔ دونوں کے مابین اسی مشابہت کی بناء پر ایک قلبی میلان پیدا ہوتا ہے اور قول وعمل کی ہم آہنگی بھی جنم لیتی ہے اور اگر یہ مشابہت کفار کی ہو تو ایمان کے منافی ہے اور حرام ہے۔

4- مشابہت اختیار کرنے والا جس کی مشابہت اختیار کر رہا ہے۔ یقیناً وہ دلی طور پر اس کیلئے نرم گوشتہ رکھتا ہے اور جب کوئی مسلمان کسی کافر کی اس کے قول وفعل میں پیروی کرے گا۔ اور اس کے رسم ورواج اور اقدار کو پسندیدہ نگاہوں سے دیکھے گا تو جہاں ایک طرف اس کا دل کفار کی الفت ومحبت کا ٹھکانہ بنے گا تو دوسری طرف اسی دل میں مسلمانوں کے لئے نفرت پیدا ہوگی اور وہ شرعی اقدار سے نہ صرف منہ موڑے گا بلکہ اسلامی رسم ورواج کو بنظر حقارت دیکھے گا......اس قسم کی ہزاروں مثالیں آپ اکثر مغرب زدوں اور مغربیت پسند مسلمانوں کا مشاہدہ کر کے دیکھ سکتے ہیں۔

کفار سے مشابہت کی ممانعت کی ایک بڑی وجہ اسلامی خودداری ہے، جو اپنے نام لیواؤں کو احساس کمتری کی ذلت سے نکال کر اعتماد کی بلند مسند پر بٹھاتی ہے، لیکن آہ اپنے نبی آخر الزماں ﷺ کی بیان کردہ حدیث مبارکہ ''مَن تشبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَمِنْھُمْ'' سے یکسر منہ موڑے آج اکثر مسلمان کفار کی تقلید اور نقالی میں مصروف احساس کمتری کے عذاب میں مبتلا نظر آتے ہیں۔

5- مجھ کمترین کے نزدیک کفار سے مشابہت کی ممانعت کی ایک اساسی وجہ اسلامی تہذیب وتمدن اور اسلامی رسم ورواج کا باقی مذاہب کی تہذیبوں اور رسم ورواج سے اعلیٰ اور ارفع ہونا ہے اسلام نے بلاشبہ اپنے ماننے والوں کو بے مثل و بے نظیر تہذیب وتمدن اور اعلیٰ وارفع ثقافت واقدار پر مبنی ایک نہایت ہی پاکیزہ اور صاف ستھرا معاشرہ دیا ہے کہ دنیا کی دوسری تہذیبیں ثقافتیں اور دوسروں کے رسم ورواج اسلام کے آگے سرخم تسلیم اس کی عظمت کا اعتراف کر رہے ہیں تو ایسے میں مسلمانوں کا دوسروں کی ثقافتوں کو حرز جاں بنانا اور دوسروں کی اقدار کو اپنانا، اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کے ساتھ ساتھ کفران نعمت ہے اور اللہ عزوجل کی بہت بڑی ناشکری ہے جو کہ رب کائنات کو بہت بری لگتی ہے۔

فیشن نمبر 11:

مردوں کا گلے میں چین اور کانوں میں بالی کا استعمال

آج کسی بھی تقریب میں چلے جائیں، بازار میں جاؤ یا کسی راستے میں چلتے ہوئے گاہے بگاہے آپکی نگاہ سے ایسے لوگ گزریں گے کہ گلے میں لاکٹ، چین اور ایک کان میں بالی کا عام استعمال نظر آتا ہے، یہ سراسر عورتوں سے مشابہت ہے حرام اور اشد حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری ہے..... مرد کا مرد ہونا اور عورت کا عورت ہونا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اور اس نعمت کو غلط طریقے سے استعمال کرنا نعمت کی ناشکری ہے، قرآن کریم میں انسان کے اسی انداز ناشکری کو بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا، سورۃ العٰدیٰت میں رب العٰلمین نے پانچ قسمیں کھا کر جواب قسم میں ارشاد فرمایا:

وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ۝ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝

ترجمہ: (میدان جہاد میں) تیز دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم جو ہانپتے ہیں ۝ پھر جو پتھروں پر سم مار کر چنگاریاں نکالتے ہیں ۝ پھر جو صبح ہوتے ہی (دشمن پر) اچانک حملہ کر ڈالتے ہیں ۝ پھر وہ اس (حملے والی) جگہ سے گرد و

غبار اڑاتے ہیں ٥ پھر وہ اسی وقت (دشمن کے) لشکر میں گھس جاتے ہیں ٥ بیشک انسان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے ٥ اور یقیناً وہ اس (ناشکری) پر خود گواہ ہے۔

مفسرین کرام اس آیت کریمہ کی تشریح میں بیان فرماتے ہیں! کہ قرآن کریم میں ناشکرے کیلئے ''کفور'' (ناشکرا) لفظ بھی استعمال کیا گیا اور ''کنود'' (ناشکرا) بھی استعمال کیا گیا، کفور سے سخت کنود ہے کہ کنود اس ناشکرے کو کہتے ہیں جو کہ دی ہوئی نعمت کا استعمال غلط کرے مثلاً کان سے اچھی بات، قرآن کی تلاوت نبی ﷺ کی نعت سننے کی بجائے غیبت سنے، کسی کی برائی شوق سے سنے، گانا سنے وغیرہ یہ کان کے ذریعے اللہ کی ناشکری ہے۔

اسی طرح آنکھ سے قرآن کی زیارت، دینی کتب اور دیگر جائز اشیاء دیکھنے کی بجائے انہی آنکھوں سے غیر محرموں کو دیکھے، برے فحش مناظر دیکھے تو یہ آنکھ کے ذریعے اللہ کی ناشکری ہے کہ آنکھ کا استعمال غلط کیا گیا، اور یاد رکھنا اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں سے جو بات ناپسند ہے وہ ناشکری ہے۔

آج کے مرد کیا عورتیں کیا سب اللہ جل جلالہ کی دی ہوئی نعمتوں کے ذریعے ناشکری کر رہے ہیں، میرے بھائی اللہ جل جلالہ نے تیرے سر پر اشرف المخلوقات انسان ہونے کا تاج سجایا اور پھر نوع انسان میں سے بھی افضل جنس مرد کی صف میں تمہیں رکھا۔

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ

کا جگمگ کرتا تاج تیری بلندی اور تیری رفعت کے بول، بول رہا ہے پھر وہ کونسی ناقص رگ تیرے اندر ہے جو تجھے اوپر سے نیچے آنے پر اکساتی ہے یہ تو وہی بنی اسرائیل والا طریقۂ ناشکری ہوا کہ ان کو بغیر محنت کے اور بغیر پیسہ لگائے بھنے ہوئے بٹیر اور سویٹ ڈش میں حلوہ ملتا چاہئے تو یہ تھا کہ سجدہ شکر سے ان کے سر اوپر نہ اٹھتے اس رحیم وکریم رب کے آگے جبینیں زمیں پر لگی رہتیں، ان کی زبانیں اس نعمت پر اللہ جل جلالہ کی حمد و ثناء میں رطب اللسان رہتیں۔

لیکن اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّہٖ لَکَنُوْدٌ کا فرمان وہاں بھی صادق آ گیا ان کی فطرت میں موجود ناشکری کی رگ پھڑکی اور دربار نبوت میں بول اٹھے اور کہنے لگے۔ اے موسیٰ علیہ السلام ہم گوشت وحلوہ کھا کھا کر اکتا گئے، آپ اللہ جل جلالہ کے نبی ہیں ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ اب اللہ ہمیں گوشت وحلوہ دینا بند کر دے اور ہمیں پیاز، مسور کی دال، ساگ دے ہمیں ترکاریاں دے۔

اللہ جل جلالہ کے پاک نبی ان کی اس ناشکری پر بڑے غمگین ہوئے اور صدمے سے پر آواز میں فرمایا! ''اے ناشکرو! کیا تم اعلیٰ چیز کو چھوڑ کر ادنیٰ اور ہلکی چیز کو پسند کرتے ہو؟ جب ان کا اصرار ناشکری بڑھا تو اللہ رب العزت نے ان پر ذلت وغربت مسلط کر دی۔

تو اے میرے بھائیو! کیا تمہارا حال ان ناشکروں سے مختلف ہے؟

نہیں، نہیں، تمہارا موجودہ طرز عمل اور اس کے نتیجے میں ملنے والا عذاب، یہ مہنگائی، بیروزگاری، بدعمل حکمرانوں کا تسلط، غربت، کیا یہ سب عذاب نہیں ہیں؟ جو تمہاری ان ناشکریوں کے بدلے میں ملے ہیں۔

میرے بھائیو! تمہاری صنف تو اتنی مبارک ہے کہ! اللہ جل جلالہ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش انبیاء کرام تمہاری صنف میں سے پیدا فرمائے 313 رسول بھی مرد ہی تھے ان میں کوئی عورت نہ تھی، پھر تمہیں خود کو ایسی صنف میں تبدیل کرنے کا شوق بد کیوں ہو چلا ہے؟ کہ تم اپنی شکل و صورت، لباس اور رنگ ڈھنگ سے عورت نظر آنے کے چکر میں جھلے ہوتے جا رہے ہو، ناجائز، غیر شرعی طریقے اپناتے ہو، ناجائز زینت استعمال کرتے ہو، کیا تم اپنے نبی کے فرمان کو بھول گئے کہ ایسے لوگ قابل لعنت ہیں، ہائے تم نے تو اس عذاب کو بھی نظر انداز کر دیا ہے جو تمہاری ان بدعملیوں کے نتیجے میں تمہیں ملنے والا ہے، جب تمہارے ان ناز و نعم سے پلے ہوئے گوشت کو آگ کی قینچیوں سے کاٹا جائے گا۔

ہائے! ماں کی شفقت سے دور...... باپ کے لاڈ و نیاز سے محروم...... اور بہن کی ہمدردیوں سے کوسوں پرے...... جب تم چیخو گے تو کوئی تمہاری چیخ و پکار کی پرواہ نہیں کرے گا، تمہارے جسم کو کاٹنے والے کیڑے بڑی مشتاقی اور بڑی تندہی سے یہ کام سرانجام دیں گے کہ انہوں نے تو آج تک اللہ کی

نافرمانی کرنا سیکھا ہی نہیں، اس کے حکم سے سرموانحراف کرنا وہ جانتے ہی نہیں ہیں میرا تو خیال ہے کہ تم اس مخنث کا انجام بھی بھول چکے ہو جس کو میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے مشابہت کرنے کی وجہ سے مدینہ منورہ کی پاک سرزمین سے محروم کر دیا تھا...... سنو مرد کیلئے ہر قسم کے سونے، پیتل اور دوسری دھاتوں کے زیورات کا استعمال حرام ہے، ہاں چاندی کی ایک انگوٹھی جو کہ ساڑھے چار ماشے سے کم کی ہو جائز ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتار کر پھینک دی اور فرمایا کہ کیا کوئی شخص اپنے ہاتھ میں انگارہ رکھتا ہے، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے کسی نے ان سے کہا کہ اپنی انگوٹھی اٹھالو اور کسی کام میں لے آنا اس نے کہا کہ اللہ کی قسم میں اسے کبھی نہ لوں گا جب کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھینک دیا ہے (سبحان اللہ)

کتنے پاکیزہ تھے وہ لوگ اور کتنے سرعت پسند تھے وہ نیک اعمال کرنے میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں وہ بھی تو مسلمان تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر ہی مومن ہوئے اور ہم نے بھی تو یہی کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کیا پھر ان کے اور ہمارے عمل میں اتنا تضاد کیوں؟ اتنا اختلاف کیوں ہے؟

آج دیکھو تم خود ضد کر کے اور لڑکی کے گھر والوں کو مجبور کر کے منگنی پر،

شادی پر، سونے کی انگوٹھیاں لیتے ہو اور اگر نہ ملے تو اپنے دوست واحباب کے سامنے بسبب ندامت سر نہیں اٹھاتے کہ سسرال والوں کی غربت کے طعنے ماریں گے۔

کبھی تم نے سوچا کہ اسکا انجام کیا ہوگا؟ جب اکیس گز کا سفید لٹھا پہن کر قبروں میں لیٹ جاؤ گے تو سونے کی انگوٹھیاں اور چینیں وغیرہ ادھر ہی رہ جائیں گی پھر تمہاریں انگلیوں کو جہنم کے انگاروں سے جلا دیا جائیگا، کیا کرو گے؟ بتاؤ پھر آگ پر تمہارا صبر کیسا ہوگا آج تمہارے انگلی کے پپوٹے پر ماچس کی جلتی تیلی کی نوک لگ جائے تو تم سے اسکی جلن برداشت نہیں ہوتی، کبھی انگلی کے پپوٹے کو ٹھنڈے پانی میں ڈالتے ہو اور کبھی جلن دور کرنے والی دوائیوں کا سہارا لیتے ہو۔

آج بھی وقت ہے، یہود و نصاریٰ کی مشابہت میں گلے میں بھاری بھر کم سونے کی چین ڈالنے کی بجائے نبی ﷺ کی غلامی کا پٹہ گردن میں ڈال کر ان کے نام لیواؤں کی فہرست میں نام شامل کروالو!

اٹھو، دوڑو، میدان عمل کی طرف کہیں دیر نہ ہو جائے اٹھو! جلدی چلو کہیں فرشتہ اجل سبقت نہ لے جائے جلدی کرو! قبر کے تاریک گڑھے میں جانے سے پہلے اعمال صالحہ کی اتنی روشنی ضرور ساتھ لے لینا جو تمہاری قبر کی وحشتوں کو ختم کرنے کا سامان کر سکے۔

میرے بھائیو! آج ہی اپنے گلے میں نبی ﷺ کی غلامی کے طوق ڈال

لوتا کہ قبر میں آگ کے طوق سے محفوظ رہ سکو میرے نبی کے صحابہ کی زندگی کو اپنے لئے مشعل راہ بنالو، وہ کیسے مبارک اور پیارے لوگ تھے، جن کے دلوں میں عشق مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شمع سے نکلنے والی روشنی ان کے ماحول کو، اخلاق کو، کردار کو، روشن روشن رکھتی تھی، اجالے بکھیرتی تھی اور وہ دوسرے گم کردہ راہوں کے لئے مینارہ روشنی بن جاتے تھے۔

ایک صحابی میرے نبی کی بارگاہ میں گلابی رنگ کا لباس پہن کر حاضر ہوئے تو آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنی چشمان مبارک اٹھا کر دیکھا چہرہ مبارک پر ناپسندیدگی کے تاثرات نظر آئے، نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے طبیعت شناس صحابی سمجھ گئے میرے محبوب کو میرا لباس اور اس کا رنگ پسند نہیں خاموشی سے اٹھے گھر گئے، جلا دیا اور نیا لباس پہن کر آ گئے۔ آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پوچھا اے میرے صحابی، اس لباس کا کیا بنا؟ عرض کی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ کو پسند نہیں تھا جلا آیا ہوں (سبحان اللہ)۔

کیسی اطاعت تھی؟ کہ جو چیز اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ناپسند فرمائی وہ گھر رکھنا بھی گوارہ نہ کی، یہ بھی نہ سوچا کہ چلو میرے لئے ناجائز ہے میری، بیوی، بیٹی کے لئے تو جائز ہے، نہ، نہ بس یہ سوچا کہ جو ایک مرتبہ نبی نے ناپسند فرما دیا، اس کا ہمارے گھر میں کیا کام؟ آہ......

اسلام تیرے چاہنے والے نہ رہے
جن کا تو چاند تھا وہ ہالے نہ رہے

فیشن نمبر 12:

مردوں کے لمبے بال

عورت سے مشابہت میں ایک مشابہہ عمل مردوں کا لمبے بال رکھنا بھی ہے کچھ سالوں سے اس فیشن نے پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے کہ ہر دس میں سے چار ضرور آپ کو اس کی گرفت میں نظر آئیں گے لمبے لمبے بال کندھوں سے نیچے لہراتے ہوئے ...... کہیں آپ کو چٹیا میں گندھے ہوئے بال نظر آئیں گے اور کہیں اوپر ربڑ وغیرہ باندھ کر کھلے بال آپ کو نظر آئیں گے، سب سے بڑے دکھ کی بات تو یہ ہے کہ آج مسلمان اس حرکت کو ایک فیشن، تہذیب کا حصہ، زمانے کا چلن کہہ کر اپنے مسلمان ضمیروں کو عیسائیوں، یہودیوں کی ''وقت کا تقاضا'' منحوس لوری سنا کر سلاتے جارہے ہیں ...... نہ تو نئی نسل اس کو برا سمجھتی ہے اور نہ ہی ان کے بزرگ ان کو اس گندی حرکت سے روکتے ہیں

واہ ارے مسلمان!

ایک طرف تو ہم مسلمان ہونے کے ناطے سے اللہ پر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر، قبر پر، حشر پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور دوسری طرف ہم عملاً ان سے متاثر ہیں جو اسلام کو مٹانے کیلئے ہر وقت منصوبے بناتے رہتے ہیں ان کے بنے جال میں پھنس رہے ہیں، یہ گندی تہذیب و ثقافت مردوں کا

عورتوں سے مشابہت کرنا اور عورتوں کا مردوں سے مشابہت کرنا عیسائیوں اور یہودیوں کا جال ہے۔

خدارا، خدارا...... ان کی سازشیں سمجھو، وہ یوں تمہیں عملی طور پر برباد کر کے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ سے دور کرنا چاہتے ہیں آؤ! اگر تمہارا قیامت کے دن پر ایمان ہے اللہ جل جلالہ کی توحید اور نبی ﷺ کی رسالت پر ایمان رکھتے ہو تو اے اپنے آپ کو (وہابی) اہلحدیث کہنے والو! اور اے دیو بندی حنفی کہلانے والو! اے اپنے آپ کو شیعہ کہہ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت کا دم بھرنے والو! اور اے خود کو اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی کہلانے والو یہ تمہارے نعرے اور دعوے دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔

اگر تم نے اپنی موجودہ حالت نہ بدلی، اگر تم نے اپنے اعمال درست نہ کئے تو اے وہابیو! تمہیں تمہارا اہل حدیث ہونا کام نہیں دے گا...... اے دیو بندیو! تمہارا دیو بند کہلوانا کوئی معنی نہیں رکھتا...... اے شیعان علی تمہارے حب علی کے دعوے بھی دھرے کے دھرے رہ جائیں گے...... اے سنیوں! تمہارے عشق مصطفیٰ ﷺ کے نعرے اور غلامی مصطفیٰ ﷺ کے نعرے صحرا کی آواز ثابت ہونگے۔

اگر تم سب اپنے دعوے میں سچے ہو، اگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور قیامت پر ایمان ہے تو اس بات کو اچھی طرح پلے سے باندھ لو کہ اللہ تعالیٰ

نے ہم سے قیامت کے دن حساب لینا ہے۔

قیامت کے دن اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا کس منہ سے کرو گے کبھی سوچا ہے تم نے؟ منڈھے چہروں کے ساتھ؟ داڑھی مونچھ سے پاک صاف چہروں کے ساتھ، بال بڑھے ہوئے اور پونیاں سجائے ہوئے۔ (استغفراللہ)

یادرکھو قیامت کے دن ہم حساب دینے کے قابل تب ہونگے جب دنیا میں ہمارے اعمال صالح اور نیک ہونگے...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے۔

اَلدُّنیَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ

ترجمہ: دنیا آخرت کی کھیتی ہے

دوسری جگہ میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا دار العمل ہے اور آخرت اس کی جزا ہے۔

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
ورنہ قبر میں سزا ہو گی کڑی
قبر توڑ دے گی تیری پسلیاں
جس طرح ملتی ہیں ہاتھوں کی انگلیاں
کر لے توبہ ، کر لے توبہ

فیشن نمبر 13:

عورتوں کا مردوں سے مشابہت کرنا

پچھلے صفحات میں بیان کیا گیا کہ مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں یہی مرض عورتوں میں بھی پھیل چکا ہے کہ مردوں سے مشابہت کرتی ہیں عورتیں ان سے بھی دو قدم آگے ہیں جس طرح عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت آئی ہے بالکل اسی طرح مردوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والی عورتوں پر بھی لعنت آئی ہے۔

مردانہ جوتا پہننے والی پر لعنت

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا گیا کہ فلاں عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے یعنی مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں قابل لعنت ہیں (بحوالہ ابوداؤد شریف)

الغرض کہ عورت کا لباس میں، انداز میں، بالوں کی وضع میں مردوں سے مشابہت رکھنا حرام ہے۔

قدرت نے عورت کو جو انداز نسوانیت عطا فرمائے ہیں وہی عورت کا اصل حسن ہیں اور ان میں مردانہ مشابہت نہ صرف اس کی نسوانیت کو مجروح

کرتی ہے بلکہ اسکی شخصیت کے وقار سے اسکو محروم کر دیتی ہے۔

یہ غالباً 1994ء کی بات ہے کہ راقمہ حروف کا ایک امتحان کے سلسلہ میں شیخوپورہ خواتین کالج جانے کا اتفاق ہوا جون، جولائی کا مہینہ اور قہر کی گرمی کے دن تھے، میں پیپر سے فارغ ہو کر اپنی ساتھیوں سے پہلے ہی امتحانی کمرہ سے نکل آئی اور ٹہلتے ٹہلتے ایک درخت کے نیچے رکھے گئے بنچ پر بیٹھ گئی، گرمی اتنی شدید تھی اور حبس اتنا زیادہ تھا کہ بار بار چہرہ صاف کرنے کے باوجود پھر ڈھل جاتا، میں جس جگہ پر بیٹھی تھی تو وہاں سے کالج کا مین گیٹ بالکل سامنے تھا اور کافی فاصلے پر تھا۔

اچانک میں نے دیکھا کہ گیٹ سے لڑکیوں کا ایک گروپ ظاہر ہوا تنگ فٹنگ والے لباس پہنے اور دوپٹے گردنوں میں جھول رہے تھے ان کے درمیان ایک نوجوان لڑکا پینٹ شرٹ پہنے شرٹ کے بٹن کھولے ہوئے اور شرٹ کے بازوؤں کو اوپر چڑھائے انگلش سٹائل بال اور لڑکیوں سے اٹھکیلیاں کرتا اور چھیڑ چھاڑ کرتا چلا آ رہا تھا میں نے یہ فحش منظر دیکھا تو بے ساختہ دکھ سے زبان سے استغفر اللہ، استغفر اللہ، استغفر اللہ نکلنے لگا۔

یا اللہ یہ علم کدے جہاں پر قوم کے معمار تیار ہوتے ہیں، یہ ملک وملت کے ستون ہیں جن کی لکڑی کو گھن لگ چکا ہے کہ جہاں پر بھی لگیں گے اپنی کمزوری سے عمارت کو بھی کمزور کر دیں گے میں نے انہی سوچوں میں غرق دوبارہ نگاہ اوپر اٹھائی تو وہ پر مست گروپ انہی مستیوں میں مگن آ رہا تھا اور

ان کا رخ بھی میری جانب ہی تھا میں نے اپنے چہرے پر نقاب ڈال لی۔

لڑکے کی بدتمیزیاں بڑھ چکی تھیں کبھی وہ کسی بات پر زوردار قہقہہ مارتا اور فضا میں ہاتھ لہرا کر زور سے کسی لڑکی کے نیم عریاں کندھوں پر مارتا اور دوسری لڑکی کے کندھے پر سر رکھ دیتا جب وہ مزید قریب آئے تو میری زبان سے استغفر اللہ کی بجائے بے ساختہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم نکلا کہ میں جسکو پچھلے دس منٹ تک لڑکا سمجھ رہی تھی وہ لڑکا نہیں لڑکی تھی، جو مردانہ رنگ ڈھنگ اختیار کئے ہوئے تھی۔

پہلے مرد وعورت کے میلاپ پر اور بے پردگی کے فتنے پر دل خون کے آنسو رو رہا تھا، اور اب اس کی حقیقت جان کر دلی صدمہ ہوا کہ الٰہی مسلم قوم ذلت کے کن راستوں پر چل پڑی ہے۔

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زلفیں آدھے کان تک تھیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شب اسرٰی کے دولہا حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک آدھے کانوں تک تھے (ترمذی شریف)

چونکہ بال بڑھنے والی چیز ہے جس صحابی نے جیسا دیکھا وہی روایت کر دیا چنانچہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے نصف کانوں تک دیکھا تو وہی روایت کر دیا اور جس نے اس سے زیادہ بڑھے دیکھے اس نے اسی مقدار کو بیان کر دیا۔

پورے کانوں تک مبارک زلفیں

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سلطان مدینہ راحت قلب وسینہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک درمیانہ تھا دونوں شانوں کے درمیان فاصلہ تھا اور آپ کے گیسو مبارک (زلفیں) مقدس کانوں کو چومتے تھے (ترمذی شریف)

کندھوں تک مبارک زلفیں

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور میرے سرتاج صاحب معراج صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل فرماتے تھے اور میرے آقا کے سر اقدس پر جو بال تھے وہ کانوں سے ذرا نیچے ہوتے اور مبارک کندھوں کو چھوتے تھے۔

اوپر والی تینوں احادیث میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زلفوں کا بیان ہوا کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک بال کانوں کے نصف تک ہوتے اگر اس سے بڑھ جاتے تو پورے کانوں تک آجاتے اور اگر اس سے بڑھ جاتے تو پورے کانوں تک آجاتے اور اگر اس سے بڑھ جاتے تو مبارک کندھوں کو پہنچ جاتے۔

لہٰذا میرے مسلمان بھائیوں کیلئے بال بڑھانے کی زیادہ سے زیادہ مقدار

صرف کندھوں تک ہی ہے اس سے نیچے تک بالوں کا لمبا ہونا حرام ہے۔

انگلش بال اور آج کا مسلمان

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے ثابت ہو گیا کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ سر اقدس پر پورے بال رکھے اور آجکل کے مسلمان کے چھوٹے چھوٹے بال رکھنا (انگلش کٹ بال) یہ سنت کیخلاف ہے۔

فیشن نمبر 14:

عورتوں کا بالوں کا جوڑا بنانا اور اسی قسم کے دوسرے ہیر اسٹائل

شرح مسلم شریف جلد نمبر 6 کتاب اللباس والزینہ کے باب میں یہ حدیث مبارکہ مذکور ہے کہ وہ عورتیں جن کے سر بختی اونٹوں کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہیں، جنت میں داخل نہیں ہونگی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی مسافت سے آتی ہے (یعنی دور دور تک) مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کو پڑھ کر میری وہ اسلامی بہنیں درس عبرت حاصل کریں جو عام طور پر گھروں، شادی بیاہ کی تقریبات پر اور دوسرے مواقع پر اپنے بالوں کو سر کے درمیان میں اونچا کر کے باندھ لیتی ہیں یا جوڑا بنا لیتی ہیں اور ان کے سر اونٹ کی کوہان کی طرح بلند

ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ بالوں کے دوسرے اسٹائل جو پیشانی پر بالوں کا ابھار بنا کر بنالئے جاتے ہیں یہ سب اسی ضمن میں آتے ہیں اورحرام ہیں جو بنائے وہ بھی اور جو بنوائے وہ بھی دونوں ہی اس عذاب کے مستحق ہیں۔

فیشن نمبر 15:

لمبے ناخن رکھنا

آج کل عورتوں میں ایک وبائی فیشن لمبے ناخن رکھنے کا ہے لڑکیاں کیا بڑی عمر کی عورتیں بھی اس فیشن میں مبتلا نظر آتی ہیں، ناخنوں کی تراش خراش، ناخنوں کو لمبے کرنے کے نت نئے نسخے ان کو ٹوٹنے سے محفوظ رکھنے کی تراکیب پر اتنی پابندی دکھائی جاتی ہے کہ اس کے مقابلہ میں نماز پنجگانہ کی پابندی صفر نظر آتی ہے۔

اے کاش! کہ غیر شرعی فیشنوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے میری بہن نے وہی وقت ذکر الٰہی اور تلاوت کلام پاک میں گزارا ہوتا۔

اے کاش! جتنی لذت ذوق میری بہن نے فیشنوں میں محسوس کی اللہ اور اس کے رسول نبی آخر الزماں ﷺ کی فرمانبرداری میں کی ہوتی تو خدا کی قسم اسکو حلاوت ایمان کا ذائقہ محسوس ہو جاتا۔

ناخن کاٹنا تمام انبیاء کرام کی سنت مبارک ہے

بخاری اور مسلم شریف دونوں کتابوں میں یہ حدیث مبارکہ موجود ہے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پانچ چیزیں فطرت سے ہیں یعنی انبیاء کرام کی سنت سے ہیں۔

1-ختنہ کرنا 2-زیر ناف بال مونڈنا 3-مونچھیں کم کرنا

4-ناخن تراشنا 5-بغل کے بال اکھیڑنا

لمبے ناخن رکھنے والیوں کیلئے عبرت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذی وقار ہے کہ!

جو زیر ناف بال نہ مونڈے اور ناخن نہ تراشے اور مونچھ نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں ہے (مسلم)

میری اسلامی بہنیں اور بھائی جو کہ فیشن کے طور پر اپنے ناخن لمبے لمبے رکھتے ہیں وہ اس فضول فیشن سے توبہ کر لیں کیونکہ اللہ جل جلالہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لوگوں سے بیزار ہیں۔

ناخن وغیرہ تراشنے کی مدت

مسلم شریف کی حدیث پاک میں ہے کہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ ناخن ترشوانے، موچھیں ترشوانے اور بغل کے بال اور زیر ناف بال مونڈنے کے لئے ہمارے لئے یہ وقت مقرر کیا گیا ہے کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں یعنی چالیس دن کے اندر اندر ان کاموں کو ضرور کر لیں (مسلم)

لمبے ناخن رکھنے کی نحوست

1- کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ لمبے ناخن رکھنا اور ان کو نہ تراشنا کاروبار میں اور رزق میں تنگی لاتا ہے۔

2- کیمیائے سعادت میں ہے کہ لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں، یعنی شیطان ان پر بیٹھتا ہے۔

3- لمبے ناخن منحوست ہیں لمبے ناخن رکھنے کا ایک طبی نقصان یہ ہے کہ یہ جراثیموں کی آماجگاہ بن جاتے ہیں، جراثیم ان میں پلتے رہتے ہیں اور پھر جب انسان ہاتھ کے ساتھ منہ میں کوئی چیز لیکر جاتا ہے تو وہ جراثیم منہ کے ذریعہ سے معدے میں پہنچ جاتے ہیں اور طرح طرح کی بیماریوں کا باعث بنتے ہیں، جن میں بڑی بیماری ہیپا ٹائٹس ہے اور اور معدے کا السر وغیرہ۔

یہ پچھلے چند سال پہلے کا واقعہ ہے کہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں ایک اسکن

اسپیشلسٹ کے پاس ایک ایسی مریضہ آئی، جس کے ہاتھ ناخنوں سمیت ایک موذی الرجی میں مبتلا تھے مریضہ سخت تکلیف میں تھی۔ ڈاکٹر صاحب کی مسلسل اچھی ٹریٹمنٹ کے باوجود جب الرجی ختم نہ ہوئی تو ایک دن انہوں نے مریضہ کے ہاتھوں کا بغور چیک اپ کرتے ہوئے اس کو یہ مشورہ دیا کہ وہ اپنے ہاتھوں کے لمبے ناخن اتار دیں، اور ناخنوں پر لگی نیل پالش صاف کر کے دن میں کم ازکم پانچ مرتبہ سادہ پانی سے ناخن دھوئیں کیونکہ آپ کا الرجی کیس اسٹڈی کرنے کے بعد مجھے آپ کی بیماری کی اصلیت کا پتہ چل گیا ہے کہ آپ کی بیماری کا سبب آپ کے ناخنوں کے نیچے پیدا ہونے والے گندے جراثیم ہیں اور ناخنوں پر لگی نیل پالش کی زہریلی تہہ ہے نیل پالش میں موجود زہریلے کیمیکل نے آپ کی جلد کو بری طرح متاثر کیا ہے، مریضہ نے ڈاکٹر صاحب کی ہدایت پر عمل کیا اور اگلے چیک اپ میں حیرت ناک حد تک اس کے ہاتھ ناخنوں سمیت اس موذی الرجی سے نجات پا چکے تھے اور وہ ڈاکٹر صاحب کی بہت مشکور تھی۔

ناخن تراشنے کی فضیلت

حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو جمعہ کے دن ناخن تراشے گا اللہ تعالٰی اس کو دوسرے جمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی اس شخص کو دس دن تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا ..... بہشتی

کے دن جس نے ناخن تراشے اس سے بیماری نکل جائیگی اور شفاء داخل ہوگی...... اتوار کے دن جس نے ناخن تراشے تو فاقہ نکلے گا اور تونگری (دولت) آئیگی...... پیر کے دن جس نے ناخن تراشے جنون جائیگا اور صحت آئیگی...... منگل کے دن جس نے ناخن تراشے مرض جائیگی اور شفاء آئیگی...... بدھ کے دن جس نے ناخن تراشے اس سے وسوسہ دور ہوگا اور امن وشفاء آئیگی...... جمعرات کے دن جس نے ناخن تراشے اس کا جذام (کوڑھ، فالج) جائے گا، عافیت آئیگی...... جمعۃ المبارک کے دن جس نے ناخن تراشے گناہ جائینگے اور رحمت آئیگی (درمختار)

ناخن تراشنے کا اسلامی طریقہ

درمختار میں ناخن تراشنے کے سلسلہ میں سرکار دو عالم ﷺ کی یہ حدیث منقول ہے کہ سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کر کے ترتیب وار چھنگلی سمیت ناخن تراشیں، مگر انگوٹھا چھوڑ دیں اب الٹے ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن تراش لیں، اب آخر میں سیدھے ہاتھ کا انگوٹھا جو باقی تھا اس کا ناخن بھی کاٹ لیں اس طرح سیدھے ہی ہاتھ سے شروع ہوا اور سیدھے پر ہی ختم ہوا۔

نیل پالش لگانے کا حکم

آجکل بدقسمتی سے نیل پالش کا فیشن عام ہو گیا ہے اور بہت کم اسلامی بہنیں ایسی ہونگی جو اس فیشن سے محفوظ ہونگی، بینک ورکرز کیا، سکول و کالج کی پروفیسرز و ٹیچرز کیا اور سٹوڈنٹس کیا سب آپکو اس میں مبتلا نظر آئینگی، نیل پالش ایک غیر شرعی فیشن ہے اور اسکا ناخنوں پر لگانا گناہ ہے اور سخت منع ہے اس کی ممانعت کی دو بڑی وجوہات ہیں۔

پہلی وجہ: تو یہ ہے کہ نیل پالش یعنی ناخن کی پالش ناپاک ہوتی ہے، کیونکہ اس میں اسپرٹ ڈالا جاتا ہے اور اسپرٹ از قسم شراب ہے اور شراب ناپاک ہے، شراب کا استعمال چاہے ظاہر بدن پر ہو یا باطنی طور پر حرام ہے پھر یہ بھی یاد رہے کہ شراب نجاست غلیظ ہے جس طرح پاخانہ نجاست غلیظہ ہے یوں سمجھو کہ جتنا نفرت اور گھن کا باعث پاخانہ ہے اتنی ہی شراب ہے تو کیا کوئی پسند کرتا ہے کہ اس کے ایک بھی ناخن پر پاخانہ لگا رہے؟

نہیں ہرگز نہیں، مسلمان کی نفاست طبع کبھی یہ برداشت نہیں کر سکتی تو جب وہ نجاست برداشت نہیں تو یہ والی نجاست کیسے قبول کر لی جاتی ہے؟ (ھذہ تذکرۃ لاولی الالباب عقلمندوں کیلئے اشارہ کافی ہے)

دوسری وجہ: نیل پالش کی ممانعت کی دوسری وجہ یہ ہے کہ ناخن پر اس کی تہہ جم جاتی ہے جس کی وجہ سے اس کے نیچے پانی نہیں پہنچتا، لہٰذا جس

کے ناخنوں پر نیل پالش لگی ہو نہ تو اس کا وضو ہوتا ہے اور غسل واجب ہونے کی صورت میں غسل بھی نہیں اترتا اور ظاہر ہے جب غسل ہی نہ اترا تو ناپاک کے ناپاک ہی رہے اور ناپاکوں کی نحوست بھی سن لیں۔

حدیث پاک میں آتا ہے جس گھر میں تصویر، کتا اور جنبی ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

لہٰذا کچھ اپنے حال پر رحم کھائیں اور اپنے گھروں میں معصوم اور رحمت والے فرشتوں کا داخلہ ممنوع نہ کریں ورنہ تمہارے گھر ہونگے اور ان میں ویرانیوں اور اُداسیوں کے ڈیرے ہونگے اور تمہارے گھروں کے در و دیوار حقیقی خوشیوں کو ترس جائینگے (استغفر اللہ عزوجل)

ناخنوں کا ایک اسلامی فیشن مہندی!

اسلام عورت کی زینت اور سنگار کی مخالفت نہیں کرتا بلکہ اسے ایک حد کے اندر جائز اشیاء کے ساتھ زینت و آرائش کرنے کی مکمل اجازت ہے چاہے وہ آرائش جسم کی ہو یا لباس کی، نیل پالش چونکہ ایک ناپاک ذریعۂ زینت ہے اس لئے اس سے ممانعت کردی گئی اور مہندی ایک پاک چیز ہے، لہٰذا اس کے ذریعے ناخنوں کو زینت دینے کی اجازت دی گئی ہے۔

جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے، مشکوۃ شریف میں یہ حدیث مبارکہ موجود ہے کہ ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خط

پکڑایا تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خط نہ پکڑا اور فرمایا کہ خط دینے والا مرد ہے یا عورت؟ تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خط دینے والی عورت ہے تو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے کہو کہ اپنے ناخنوں کو مہندی سے رنگ لے (مشکوۃ شریف)

اس سے معلوم ہوا کہ عورت اپنے ناخنوں کی زینت مہندی سے کرے یہ اس کی زینت کا سامان بھی ہے اور مرد و عورت کے مابین امتیاز کا ایک ذریعہ بھی۔

نابالغ بچوں اور بچیوں کو مہندی لگانے کا حکم

نابالغ بچوں کو بھی مہندی نہیں لگا سکتے، لگانے والا گنہگار ہوگا البتہ نابالغ چھوٹی بچیوں کو مہندی لگانا اور ان کے ہاتھوں کو مہندی سے رنگنا جائز ہے

فیشن نمبر 16:

تنگ لباس اور باریک لباس پہننا

عورت کیلئے تنگ لباس پہننا کہ جسم کے ہر ہر عضو کی ہئیت واضح ہو جائے اعضائے جسم کی موٹائی معلوم ہو جائے حرام ہے اس کے علاوہ اتنا باریک لباس پہننا بھی حرام ہے جس سے عورت کے جسم کے اعضاء نظر آئیں وہ جنت کی خوشبو نہ پائیں گی۔

(مسلم شریف جلد نمبر 2 کتاب اللباس والزینۃ کے باب میں یہ مبارک حدیث مذکور ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے قریب عورتیں اس قسم کے لباس پہنیں گی کہ لباس پہن کر بھی ننگی ہونگی وہ خود بھی راہ راست سے ہٹی ہونگی اور دوسروں کو بھی راہ راست سے ہٹانے والیاں ہونگی وہ نہ تو جنت میں داخل ہونگی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو دور دور تک آتی ہوگی (استغفر اللہ عزوجل)

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کے تحت ململ، کریب، جارجٹ اور اسی طرح دوسرے جالی دار لباس کا استعمال ممنوع ہے کہ یہ بے پردہ ہیں اور بے پردہ کرنے والے لباس ہیں ہاں اگر ان کے نیچے کسی موٹے کپڑے کی لائننگ ہو جس سے جسم کا پردہ بھی ہو اور لباس پہننے کا شرعی مقصد بھی پورا ہو تو پھر اسمیں کوئی حرج اور کوئی قباحت نہیں ہے۔

باریک لباس کا استعمال کرنے والیاں جہنمی گروہ سے ہیں

مشکوۃ شریف کتاب القصاص میں یہ حدیث مبارکہ موجود ہے کہ جہنمیوں کے دو گروہ ہیں ایک ان میں سے ان عورتوں کا ہے جو ظاہراً لباس پہنے ہوئے ہیں لیکن حقیقت میں ننگی ہیں کچھ بدن ڈھکتی ہیں اور کچھ کھلا رکھتی ہیں، دوسروں کو اپنی طرف مائل کرنے والیاں ہیں تا کہ لوگوں کے دل فریفتہ کریں سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا!

الحدیث: یعنی بہشت میں ہرگز داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی بو پائیں گی حالانکہ جنت کی بو اتنی اتنی مسافت تک پائی جاتی ہے۔

باریک لباس مومن عورت کے شایان شان نہیں ہے

ابوداؤد شریف میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کی بہن حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئیں تو باریک لباس پہنے ہوئے تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منہ پھیر کر فرمایا کہ اے اسماء جب عورت بالغ ہو جائے تو سوائے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کے کوئی چیز اس کی نظر نہیں آنی چاہیے۔

یاد رہے کہ اس حدیث مبارکہ میں چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کے غیر مستور رہنے کی رخصت یا تو پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی ہے اور یا پھر حالت ضرورت اس کی رخصت ہے۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اوڑھنی پھاڑ دی

حدیث شریف میں ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا کہ حضرت علقمہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ محترمہ سے سنا کہ حضرت حفصہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس باریک اوڑھنی اوڑھے ہوئے آئیں تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس اوڑھنی کو پھاڑ ڈالا اور ان کو ایک موٹی اوڑھنی پہنائی۔

اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورتوں کو عورتوں کی مجلس میں بھی باریک لباس پہن کر جانا درست نہیں ہے دیور جیٹھ اور دوسرے غیر محرموں کے سامنے اس طرح کا لباس پہن کر جانے کا کیا ذکر ہے؟

کیا لباس میں عمدگی اور امنگیں عورت کا حق نہیں؟

نئی روشنی کے دلدادا، دل میں مرض نفاق رکھنے والے مغربی تہذیب کے متاثرین کہتے ہیں کہ عورت، امنگیں اور جذبات کے لحاظ سے ہم سے کسی طرح کم نہیں ہے، جیسے دل و دماغ اور امنگیں ہم رکھتے ہیں ویسے ہی عورتیں بھی رکھتی ہیں بلکہ ہم سے زیادہ نازک اندام ہیں۔

جب ہم مرد باریک اور عمدہ لباس پہنتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ وہ ہم سے زیادہ نفیس لباس نہ پہنیں وہ موٹے اور بھاری کپڑے اور بھاری برکم برقعے کیوں اوڑھیں؟

مغرب زدوں کی خدمت میں التماس ہے اوران کے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ انسانوں کی تہذیب یہی ہے کہ وہ لباس پہنیں اور لباس اس اوڑھنے یا پہننے کی چیز کو کہتے ہیں جو انسان کے جسم کو گرمی اور سردی سے بچائے اور جسم کے اس حصہ کو جسے شائستگی کے لحاظ سے ڈھانپنا ضروری ہے اسے ڈھانکے اور باریک لباس نہ تو بدن کو بخوبی چھپا سکتا ہے نہ سردی سے بچا سکتا ہے اور نہ ہی گرمی کی لو سے تو پھر اس لباس کا کیا فائدہ جو پہننے مقصد ہی پورا نہ کرے اور

نفیس اس چیز کو کہتے ہیں کہ جس مطلب کیلئے بنائی گئی ہے اس کو پورا کرے۔

مرد کو مرد کے سامنے اور عورت کو عورت کے سامنے ننگے ہونے کی ممانعت ہے

مرد کو مرد کے سامنے اور عورت کو عورت کے سامنے برہنہ ہونا سخت منع ہے، چنانچہ مسلم شریف کی حدیث مبارکہ ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد، مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ ہی ایک عورت دوسری عورت کے ستر کو دیکھے اور ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ ننگے ایک کپڑے میں جمع نہ ہو اور اسی طرح نہ جمع ہو عورت کے ساتھ عورت ننگی ہوکر

کیا باڈی ویکسنگ اور جسم کے اعضائے ستر پر مہندی لگوانے کیلئے ستر کھولنا جائز ہے؟

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ پڑھ کر میری وہ مسلمان بہنیں جو اپنے جسم سے بال اکھاڑنے کے لئے یا اعضائے ستر پر مہندی لگوانے کے لئے بیوٹیشنز کے سامنے اپنے ستر کے اعضاء ننگا کر دیتی ہیں یہ فعل، حرام، حرام اور اشد حرام ہے دونوں ہی مجرم ہیں اور قابل گرفت عذاب الٰہیہ ہیں۔

اسلام تو اس قدر حیاء پسند مذہب ہے کہ تنہائی میں بھی جسم کو چھپا کر

رکھنے کا حکم دیتا ہے۔

تنہائی میں جسم کا ننگا ہونا

صحیح ترمذی میں حضرت معاویہ بن جیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اپنا ستر کس موقع پر چھپائیں اور کس موقع پر نہ چھپائیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے ستر کو تمام لوگوں سے سوائے اپنی بیوی اور لونڈی سے محفوظ رکھو، پھر حضرت معاویہ بن جیدہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص دوسرے کے پاس رہتا ہے یعنی ہر وقت ایک جگہ رہنے سے محافظت مشکل ہے تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حتیٰ المقدور تم کو محافظت کرنا لازم ہے پھر صحابی نے سوال کیا کہ کبھی آدمی تنہائی میں ہوتا ہے یعنی تنہائی میں تو کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی جس سے پردہ کیا جائے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تجھے اللہ اور فرشتوں سے حیا کرنی چاہیے (سبحان اللہ عزوجل)

فیشن نمبر 17:

عورتوں کا گرمی کے موسم میں قمیض کے آدھے بازو پہننے کا فیشن

موسم گرما کی آمد آمد ہوتی ہے تو عورتوں میں ایک وبائی اور آخرت کے

لحاظ سے مہلک فیشن ''قمیض کے آدھے بازو'' پہننا شروع کردیتی ہیں ایسی عورتیں بھی مذکورہ بالا احادیث مبارکہ کو پڑھیں اور درس عبرت حاصل کریں اور پیچھے جو کچھ ہو گیا اس کی معافی مانگ لیں اور آئندہ سے نہ کرنے کا عہد کریں حدیث مبارکہ کے الفاظ ہیں کہ!

ایسی عورتیں نہ جنت میں جائیں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو کو سونگھیں گیں۔

میری بہنوں!

آپ نے اپنے پورے جسم کو لباس دیا لیکن بازوؤں کو ننگا رکھا تو بازو بھی آپ کا ستر ہیں ان پر بھی غیر محرم کا نظر ڈالنا اتنا ہی حرام ہے جتنا کہ دوسرے اعضاء ستر پر

،ایک عضو کا ننگا ہونا سارے جسم کا ننگا ہونا ہے، جرم تو جرم ہے چاہے تھوڑا ہو یا زیادہ، پنجابی کا محاورہ ہے جو اپنے بزرگوں کی زبان سے اکثر سنا ہے...... کہ!

''چوری چوری اے لکھ دی وی چوری اے تے لکھ دی وی چوری اے''۔

مطلب یہ ہے کہ ایک روپیہ چوری کرنے والا بھی چور ہے اور ایک لاکھ روپیہ چرانے والا بھی معاشرے میں چور ہی کہلاتا ہے اور پھر دکھ کی بات یہ کہ اگر ان آدھے بازو پہننے والیوں سے کہا جائے

،انہیں منع کیا جائے، تو وہ آگے سے لولے لنگڑے شیطانی ہتھیار، شیطان کے سکھائے ہوئے دو بول سنا دیتی ہیں جو کہ شیطان اپنے ہر ماننے والوں کو سکھاتا ہے۔

لو جی! کپڑا کم پڑ گیا تھا کیا کرتے مجبوری کے تحت پھر قمیض کے آدھے بازو رکھنے پڑے کوئی یہ کہتی ہے گرمی کا موسم ہے، شدید گرمی پڑ رہی ہے اس لئے مجبوری کے تحت آدھے بازو رکھنے پڑے

میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیکر کہتی ہوں باز آ جاؤ! اس سے رک جاؤ اور ڈر جاؤ اس دن سے جس دن جہنم کی آگ ہوگی اور تمہارے یہ نازک بدن چھوٹی بڑی لکڑیوں کا کام دیں گے۔

تم ہونگی اور تمہارے جیسی مجرم عورتیں اور تمہارے اعمال بد ہونگے دنیا میں تمہیں ہر برائی کے راستے پر، ہر چوک پر نظر آنے والا اور نت نئے مشورے دیکر اور شیطانی تدبیر سمجھا کر اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے سے ہٹانے والا شیطان کہیں دبک کر بیٹھا اپنے گناہوں کی ابدی سزا بھگت رہا ہوگا اور اپنی ازلی نافرمانیوں پر آنسو بہا رہا ہوگا۔

قرآن پاک میں اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے

ترجمہ: بچ جاؤ اس آگ سے جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہونگے اور وہ کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

فیشن نمبر 18:

مردوں اور عورتوں کا مصافحہ کرنا

بے پردگی اور بے حجابی نے جہاں اور فتنے پھیلائے اور بڑی تباہ کاریاں کی ہیں وہاں بے پردگی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا ایک بڑا ہی معیوب اور فتنہ گر فیشن مردوں اور عورتوں کا آپس میں ہاتھ ملانا اور مصافحہ کرنا ہے یہ فیشن اس طبقہ میں عام ہے جو مغربی تہذیب کے نام لیوا اور انگریزی فیشن کے حامی اور مشرکوں کے رسم ورواج کو اپنانے والے ہیں۔

نام کے تو مسلمان ہیں لیکن افسوس کہ کام یہود ونصاریٰ جیسے ہیں اس معیوب رواج کے زیادہ تر خواہاں وہ لوگ ہیں جو عورت کے پردے کیخلاف اور عورت کی نام نہاد آزادی کے حامی ہیں اور ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو بلا سوچے سمجھے اس کے انجام کی پرواکئے بغیر اندھا دھند دوسروں کی دیکھا دیکھی اس وائرس کو اپنے ایمان میں داخل کر کے اپنے اندر ایمانی کمزوریاں پیدا کر رہا ہے راقمہ حروف نے اپنی ان گنہگار آنکھوں سے کئی مرتبہ یہ منظر دیکھا اور دل خون کے آنسو رودیا کہ پھوپھی زاد، خالہ زاد، ماموں زاد لڑکے اور لڑکیاں آپس میں ہاتھ ملاتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں، ان کے منہ کے اندر موجود زبان کو اتنی زحمت گوارا نہیں ہوتی کہ وہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے مسنون الفاظ زبان سے نکالیں، البتہ ان کے ہاتھ بڑے جوش کا مظاہرہ کرتے

ہیں (یعنی ایک دوسرے کے ہاتھوں کو خوب ہلاتے ہیں)

یہ کیسی ایمانی بے حسی ہے کہ جوان بھائیوں، باپوں اور جنم دینے والی ماں کی بھی غیرت نہیں جاگتی آیئے نیچے والی حدیث مبارکہ کو پڑھئے:

مردوں، عورتوں، شوہروں، باپوں اور ماؤں سبھی کیلئے سامانِ عبرت ہے پڑھے اور لرزیئے:

آگ کی زنجیروں میں بندھے ہاتھ

قرۃ العیون کے اندر یہ حدیث پاک نقل کی گئی ہے کہ جس نے اجنبیہ عورت (غیر محرم عورت) سے ہاتھ ملایا، وہ روز قیامت اس طرح آئیگا کہ آگ کی زنجیروں میں اس کے ہاتھ بندے ہوئے ہونگے (معاذ اللہ)

بازاروں اور شاپنگ سینٹروں میں چوڑیاں پہنانے والے اور پہننے والیاں متوجہ ہوں

اوپر والی حدیث مبارکہ کو پڑھ کر وہ عورتیں بھی عبرت حاصل کریں جو کہ بازاروں میں جا کر غیر محرم مردوں سے چوڑیاں پہناتی ہیں یاد رکھئے جس نے ہاتھ پکڑ کر چوڑیاں پہنائیں اور جس نے ہاتھ آگے کر کے چوڑیاں پہنی دونوں ہی مذکورہ عذاب کے مستحق ہونگے:

یہ فحش منظر چاند رات کو بازاروں اور شاپنگ سینٹروں میں جگہ جگہ دیکھنے

میں آتا ہے، جب یہ عزت مآب خاندانوں کی چشم و چراغ شوخ میک اپ، کھلے سینے اور لہراتے بالوں کے ساتھ بازار جا کر چوڑی گر کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دیتی ہیں اور یہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا کہ اللہ اس وقت کتنا غضبناک ہوتا ہے اور شیطان کس قدر خوشی سے جھوم رہا ہوتا ہے۔

کتنا دکھ سوز سماں ہوتا ہے اس وقت ہاتھوں سے زنا، آنکھوں سے زنا، کانوں سے زنا زبان سے زنا اور پاس ہی ان عورتوں کے شوہر اور باپ یا بھائی کھڑے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ عجیب الٹی کھوپڑی کے مالک ہیں یہ بھی کہ اگر چوڑی گر کے علاوہ کوئی اس طرح بھرے بازار میں کسی کی بہن، بیوی یا بیٹی کا ہاتھ پکڑے تو فائرنگ شروع، بازار بند، لاشوں کے ڈھیر، ہڑتال مگر اس وقت نہ جانے ان کی غیرت کہاں گئی ہوتی ہے؟

بے حجابی............ایک مہلک فیشن

امت مسلمہ پر پچھلی چند صدیوں سے بے پردگی کا ایسا عملی عذاب نازل ہوا ہے کہ ختم ہونے کو نہیں آتا...... دوپٹے اپنی اصل جگہ سے ہٹ کر گلے میں جھول رہے ہیں چہرے بھی نقاب سے عاری اور بے نیاز نظر آتے ہیں، کوئی اس بے پردگی پر افسردہ نہیں ہے اور نہ ہی کسی کو اس نسوانی گوہر کے ضیاع پر افسوس ہے، سب اس عالم بے حیائی کی مستی میں مست ہیں۔

عورت کے نگران باپ، بھائی، شوہر سب پر خاموشی کی چھاپ لگ چکی

ہے جو اترنے کا نام ہی نہیں لیتی، کوئی بھی نہیں بولتا وہ حیاء جس کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کا شعبہ بتایا اور فرمایا:

اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ

ترجمہ: حیاء ایمان کا شعبہ ہے

آج اس حیاء کا جنازہ نکل چکا ہے مخبر صادق، نبی برحق، دو جہاں کے سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے سچے موتی ارشاد فرمائے:

اِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ

ترجمہ: جب تم میں حیاء نہیں تو جو چاہو کرو

کتنا سچا اور سُچا فرمان ہے میرے نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کتنی اچھی حقیقت کی ترجمانی کی مخبر صادق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موجودہ حالات کی، آج حیاء کا جنازہ نکلا، حیاء ختم ہوئی تو غیرت ایمانی اور معاشرتی غیرت اور اخلاقی غیرت کے سب احساس تک ختم ہو گئے۔

جس پردے کو اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اللہ کے پاک کلام نے عورت کا اصل زیور اور مومن کی علامت قرار دیا آج اس پردے کو تار تار کیا گیا (استغفر اللہ)

قرآن پاک میں اللہ جل جلالہ کا فرمان عالیشان ہے۔

یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ

عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ط ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا○

ترجمہ: اے نبی مکرم! اپنی ازواج اپنی صاحبزادیوں اور اُمت کی مسلمان عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو نہ ستائی جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

چہرے کا نقاب

اکثر لوگ جو کہ عورت کے نقاب اور پردے کے مخالف ہیں جب انہیں کچھ کہنے کو نہیں ملتا تو یہ کہتے ہیں کہ لو جی! اسلام میں تو اتنی سختی ہے ہی نہیں اور نہ ہی چہرے کا نقاب قرآن کریم سے ثابت ہے یہ تو مولویوں کی اپنی من گھڑت پابندیاں ہیں (العیاذ باللہ عزوجل)

میں ان کی خدمت میں بڑے ادب سے گزارش کروں گی کہ نعوذ باللہ مولوی کون ہوتے ہیں؟ اپنے پاس سے پابندیاں لگانے والے، شریعت مطہرہ کسی کے گھر کا راج نہیں ہے، یہ تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کے مجموعہ کا نام ہے اور چہرے کا نقاب قرآن پاک سے ثابت ہے۔

پہلی دلیل:

اوپر والی سورۃ الاحزاب کی آیت 59 کو توجہ سے پڑھیں اور ایمان کی

فقاہت لیکر سمجھیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

يُدۡنِيۡنَ عَلَيۡهِنَّ مِنۡ جَلَابِيۡبِهِنَّ

ترجمہ: وہ ڈالے رہیں اپنے چہروں پر اپنی چادروں کے پلّو

اگر عَلَيۡهِنَّ سے مراد عورت کا پورا جسم ہے تو پھر مِن جَلَابِيۡبِهِنَّ میں جو مِنۡ تَبۡعِيۡض کا معنی دے رہا ہے اسکا کیا مفہوم ہوگا؟ یہی نا کہ عورتیں اپنی پورے جسم پر اپنی چادر کا پلو ڈال لیں تو یہ بات تو ہر ذی شعور جانتا ہے کہ عورت کے پورے جسم سے چادر کے ایک پلو کو کیا مناسبت کیونکہ پلو تو بہت چھوٹا ہوتا ہے اس سے نہ تو عورت کی زینت چھپ سکتی ہے اور جب زینت ہی نہ چھپی تو پردے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے لہٰذا گرائمر کی رو سے بھی دیکھا جائے تو مِنۡ اس بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يُدۡنِيۡنَ عَلَيۡهِنَّ مِنۡ جَلَابِيۡبِهِنَّ

ترجمہ: اپنے چہروں پر اپنی چادروں کے پلو ڈال لیا کریں۔

جلابیب عربی لغت میں!

جلابیب عربی لغت کے لحاظ سے جمع ہے جلباب کی اور جلباب اس چادر کو کہتے ہیں جو کہ عورت اپنی قمیض اور دوپٹے کے اوپر ڈال لیا کرے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مسلمان عورتوں کو حکم دے رہا

ہے کہ جب وہ ضرورت سے باہر نکلیں تو اپنی چادریں سر کے اوپر سے جھکا کر اپنے چہرے پر ڈال لیا کریں اور صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں جس سے وہ دیکھ سکیں (بحوالہ تفسیر مظہری)

دوسری دلیل:

قرآن پاک سورۃ الاحزاب آیت نمبر 53 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ط ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ط

ترجمہ: اور جب تم ان (ازواج مطہرات) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو اس میں ستھرائی ہے تمہارے دلوں کے لئے اور ان کے دلوں کیلئے۔

اس آیت کریمہ میں فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ط کے کے الفاظ واضح طور پر چہرے کے پردے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں، ظاہری بات ہے کہ جب پردے کے پیچھے سے چیز لینی ہے تو چہرہ سب سے پہلے پردے میں ہوگا باقی جسم بعد میں۔

چہرے کے نقاب کی عقلی دلیل:

عورت ایک فتنہ ہے اس کے بے پردہ رہنے اور پھرنے سے

بہت سارے فتنوں کا دروازہ کھل جاتا ہے، جن میں زنا اور فحاشی سرفہرست ہیں اور عورت کا چہرہ تو فتنے کا مرکز ہے اور پھر طرۂ امتیاز یہ کہ چہرے پر آنکھیں جو کہ شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے یعنی فتنہ ہیں، لہٰذا چہرے کا ڈھانپنا سرفہرست ہے کہ چہرہ کے نقاب کو عورت کے پردے سے مستثنیٰ کہنے والے اسلام میں غلو کرنے کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

لفظ عورت کی لغوی تشریح!

1- منتہی الادب میں ہے کہ عربی زبان میں عورت انسان کے اس حصہ بدن کو کہتے ہیں جس کے دیکھنے سے شرم و عار لاحق ہو اور اسکا بے پردہ کرنا اور دیکھنا، دکھانا موجب ننگ و عار ہو۔

2- مفردات امام راغب میں ہے کہ عورت انسان کی شرم گاہ کا نام ہے اور یہ لفظ عَــارٌ سے بنا ہے اس واسطے کہ اس کے ظاہر کرنے سے انسان کو شرم لاحق ہوتی ہے اس وجہ سے عربی میں عورت کا نام عورت رکھا گیا ہے۔

معلوم ہوا کہ عورت کو عورت اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ از سرتا پا (یعنی سر سے لیکر پاؤں تک) پوشیدہ رکھنے کی چیز ہے تو پھر

آپ انصاف فرمایئے کہ اس کے چہرے، ہاتھ اور پیروں کا بے پردہ اور کھلا رہنا کیونکر گوارہ ہوسکتا ہے حالانکہ عقلمندوں پر یہ بات روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے اس لئے شعراء حضرات بھی اپنی شاعری میں، غزلیات میں، عورت کے چہرے کا ہی زیادہ تر ذکر کرتے ہیں۔

مثلاً محبوبہ کا چہرہ چاند سا ہے...... اس کے دانت گل بابونہ جیسے ہیں...... اس کے ہونٹ گلاب کی پنکھڑیاں ہیں...... اور اس کے رخسار ایسے ہیں جیسے کہ گلاب کے پھول وغیرہ وغیرہ۔

اسلامی پردہ قرآن وسنت کی روشنی میں

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورۃ الاحزاب)

ترجمہ: اے غیب کی خبریں دینے والے نبی اپنی ازواج، بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے فرمادیجئے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو ڈال لیا کریں اس سے پوری امید ہے کہ وہ پہچان لی جائیں گی اور نہ ستائی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربان ہے۔

چہرے کا پردہ

قرآن مجید میں سورۃ نور کی آیات مقدسہ میں پردے کی نوعیت، اہمیت اور کیفیت کے بارے میں بھرپور تعلیم ملتی ہے جو اپنے حکم اور مزاج کے لحاظ سے نصوص کا درجہ رکھتی ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پردے کے احکام کے بارے میں جو تفصیلات بیان فرمائی ہیں ان میں بھی ابہام یا تشنگی نہیں ہے مگر دور حاضر کے بعض دانشوروں نے چہرے کے پردے کو اسلامی پردے کا حصہ نہ سمجھ کر جس نئے فتنے کا دروازہ کھولا ہے اسے بڑی توجہ اور سنجیدگی سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔

یہ دانشور پہلی بحث تو یہ اٹھاتے ہیں کہ کیا پردہ واجب ہے یا مستحب، پھر ایک نئی بحث یہ اٹھائی گئی ہے کہ آیا پردہ کسی علاقائی رسم ورواج سے تعلق رکھتا ہے؟ اس کے جواب میں وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ فی الواقع ایسا ہی ہے اور ساتھ ہی یہ ''اجتہاد'' فرمایا جاتا ہے کہ یہ اسی علاقے یعنی عرب کا رواج ہو سکتا ہے۔ دوسرے ممالک اور علاقوں کیلئے اس کا اہتمام ضروری نہیں (لباس اور پردہ)

ذیل میں چہرے کے پردے کے مخالفین کیلئے چند مزید دلائل پیش کئے

جاتے ہیں:

i- حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا فرماتیں ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو انصاری خواتین گھروں سے نکلتے وقت اس سکون واطمینان سے چلتیں گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں اور انہوں نے سیاہ رنگ کی چادریں لپیٹ رکھی ہوتیں۔

عبیدۃ السلمانی رحمۃ اللہ علیہ (تلمیذ حضرت علی رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ مسلمان عورتیں سروں کے اوپر سے چادریں اس طرح اوڑھا کرتی تھیں کہ آنکھوں کے سوا کچھ ظاہر نہ ہوتا اور وہ بھی اس لئے کہ راستہ دیکھ سکیں۔

(تفسیر ابن کثیر، تفسیر سورۃ حزاب آیت نمبر ۵۹)

ii- چہرے کے پردے کے منکرین کا خیال فاسد یہ بھی ہے ''یدنین علیھن من جلابیبھن'' کا مطلب چادر لٹکا کر گھونگھٹ نکالنا نہیں، بلکہ اس سے مراد چادر کو اپنے جسم کے اردگرد اچھی طرح لپیٹنا ہے۔

ان کی خدمت میں گزارش ہے ''یدنین'' دنی یدنی'' سے ماخوذ ہے جسکا معنٰی ہے قریب ہونا، جھکنا اور لٹکنا

اور ''ادنیٰ'' کا معنی قریب کرنا، جھکانا اور لٹکانا ہوا اور ''ادنیٰ الستر'' کا معنی ہے پردہ لٹکانا ہے (المنجد) اب اگر (ادنیٰ الیھن من جلابیبھن) کے

الفاظ ہوتے تو ان میں ان معانی کی گنجائش تھی جو حضرات یہ چاہتے ہیں یعنی اپنی چادروں کو اپنے جسموں کی طرف قریب کرلیں یعنی بکل مارلیں لیکن قرآن کے الفاظ ہیں (یدنین علیھن من جلابیبھن) جسکا معنیٰ لامحالہ کسی چیز کو لٹکانا ہی ہوسکتا ہے ادنیٰ کے ساتھ علیٰ کا صلہ اسمیں (ارخاء) یعنی اوپر سے لٹکانے کے معنوں میں مخصوص کردیتا ہے اور جب لٹکانا یا نیچے کرنا معنیٰ ہو تو اسکا مطلب چہرے کا گھونگھٹ نکالنا ہی ہوگا۔ (احکام ستر وحجاب)

iii- عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ ! كُنَّ نِسَآءِ الْمُوْمِنَاتِ يَشْهِدْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ حِيْنَ يَقْضِيْنَ الصَّلٰوةَ مِنَ الْغَلَسِ لَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ

(صحیح بخاری مواقیت الصلوٰۃ باب وقت الفجر)

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مومن عورتیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز ادا کرنے کیلئے چادروں میں لپٹی ہوئی آتیں پھر نماز کے بعد وہ اپنے گھروں کو لوٹتیں تو اندھیرے کی وجہ سے کوئی انہیں پہچان نہ پاتا۔

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں "لفظ الغلس" سے مراد رات کا اندھیرا نہیں چادروں کا اندھیرا مراد ہے کہ وہ چادریں اوڑھنے کی وجہ سے پہچانی نہ

جاتی تھیں۔

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ پردے کے وجوب پر دلالت کرتی ہے، پردہ کرنا، اپنے جسم اور چہرے کو مکمل طور پر ڈھانپنا صحابیات کا معمول تھا۔

iv- حجۃ الوداع کے موقع پر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی سفر حج میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں۔ آپ فرماتی ہیں۔

كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُحْرِمَاتٌ فَاِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ اِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا، فَاِذَا جَاوَزُوْنَا كَشَفْنَاهُ ○

(سنن ابی داؤد، المناسک باب المحرمۃ تغطی وجھھا، وسنن ابن ماجہ، المناسک باب المحرمۃ تسدل الثوب علی وجھھا)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں احرام باندھے ہوئے ہوتیں تو اونٹ سوار قافلے ہمارے پاس سے گزرتے تھے وہ جس وقت سامنے ہوتے تو ہم اپنے سروں کے اوپر سے چادر چہرے پر لٹکا لیتیں، جب وہ آگے گزر جاتے تو ہم پھر سے چادر کو چہرے پر سے ہٹا لیتیں۔

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے، رنگ و نسل، لسان و وطن کی قیود

سے پاک مذہب، اسلام اپنے ماننے والے ہر طبقے سے متعلق لوگوں کے حقوق کی پاسداری کا جتنا خواہاں ہے وہ کسی بھی مذہب کے پیروکاروں کو میسر نہیں اسلام نے ہی مرد کو گھر کا سربراہ بنا کر گھر کے بیرونی معاملات میں اسکو خود کفیل بنایا جبکہ عورت کو مرد کی وزیر و مشیر کا اعلیٰ درجہ دیکر اسے گھر کی زیب و زینت قرار دیا اس کے گھر کی چار دیواری میں اس کی شرم وحیا کو ہی اس کی آرائش وزیبائش قرار دیا اور اس کے بے پردہ ہوکر گھر سے باہر نکلنے کو فتنہ قرار دیا۔ ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک مروی ہے کہ:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَلْمَرْاَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَھَا الشَّیْطٰنُ

ترجمہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت، عورت ہے یعنی پردہ میں رکھنے کی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو گھورتا ہے (العیاذ باللہ)

مذکورہ بالا حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ عورت کا گھر کی چاردیواری سے باہر نکلنا شیطانی نظروں کو دعوت دینے کا باعث ہے تو پھر عورت کی بے پردگی کیوں نہ فتنہ علی الفتنہ ہوگی۔

عورت کے سر کا ننگا ہونا دعا کی قبولیت میں رکاوٹ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافی دنوں سے میں ایک دعا مانگ رہی ہوں لیکن اس کو شرف قبولیت نہیں ملا، ابھی اتنی بات ہوئی تھی کہ جبرائیل امین علیہ السلام حاضر دربار ہوئے اور یوں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ!

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عائشہ میری نیک بندی ہے دعا کیلئے ہاتھ عائشہ کے اٹھیں اور میں قبول نہ کروں؟ زبان عائشہ کی ہو اور تاثیر نہ ہو؟ نہیں نہیں یہ نہیں ہوسکتا لیکن میرا ایک نظام ہے، میرا ایک قانون ہے جو بدلتا نہیں جب عائشہ دعا مانگ رہی تھیں تو ان کے بالوں کی ایک لٹ ننگی تھی جو دعا کی قبولیت میں رکاوٹ کا باعث بنی...... اللہ اللہ! میری وہ اسلامی بہنیں جو پردہ کو فرض سمجھ کر بھی پردہ کرنے سے گریزاں ہیں، درس لیں اور وہ بہنیں جو مغربی تہذیب سے متاثر ہو کر اسلامی پردے کو تعصب کا رنگ دیتی ہیں، لرز اٹھیں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو مومنوں کی ماں ہیں جن کی شان میں قرآن بولتا ہے جن کی پاکیزگی اور کردار کی بلندی کی گواہ قرآنی آیات ہیں اگر وہ دعا مانگیں اور

بالوں کی لٹ ننگی ہونے کی وجہ سے دعا کو شرف قبولیت نہ بخشا جائے تو ہم جیسی گنہگار بندیوں کی دعاؤں کی کیا حالتِ زار ہوگی؟ جو بازاروں اور گلی کوچوں میں شانوں پر زلفیں پھیلائے دوپٹے سے بے نیاز ہوکر گھومتی پھرتی ہیں پارکوں اور سیرگاہوں میں بے پردہ شتر بے مہار ہوکر گھومنے پھرنے میں فخر محسوس کرتی ہیں جن کو آنکھیں مٹکا مٹکا کر غیر محرموں سے بات کرتے ہوئے خواہ مخواہ دانتوں کی نمائش اور الفاظ کو چبا چبا کر بولتے ہوئے کوئی عار محسوس نہیں ہوتی بلکہ اسے ترقی کا زینہ اور جدید ذہن اور جدید دور کا ایک روشن پہلو گردانا جاتا ہے۔

ایسی روشن خیالی اور ترقی جو اسلامی احکامات کیخلاف اور شریعت مطہرہ کے منافی ہو اسے میرا دور سے سلام!

ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ!

عَنْ اُسَامَۃَ ابْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَاتَرَکْتُ بَعْدِیْ فِتْنَۃً اَضَرَّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ

حضرت اسامہ بن زید سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ!

ترجمہ: میں نے اپنے بعد کوئی ایسا فتنہ جو مردوں کو خراب کرے عورتوں سے زیادہ نہیں چھوڑا۔

کیا پردہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے؟

مغربی تہذیب کے دلدادہ لوگ جو عورت کی نام نہاد آزادی کا نعرۂ لایعنی لگا کر بڑی بڑی تنظیموں کی سربراہی کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں جو عورت کو شمع بیت سے شمع محفل بنانے پر تلے ہوئے ہیں، عورت کی حیاء اور پردے کو ترقی کی راہ میں زبردست رکاوٹ سمجھتے ہیں اور پردے کو تپ دق جیسی بیماری کا موجب سمجھتے ہیں ان کا نظریہ ہے کہ پردہ عورتوں کو حقوق مساوات سے محروم کرتا ہے پردے کے تصورات مولویوں نے گھڑے ہیں۔

اور جب ان لوگوں کے سامنے شریعت مطہرہ کے واضح احکام سنائے جاتے ہیں تو پھر انکار کرتے نہیں بن پڑتی اور اقرار کرنے کی توفیق نہیں ملتی تو اپنے گندے نظریات کو تقویت دینے کیلئے ایک نیا حربہ استعمال کیا جاتا ہے اور قرآن کریم لاریب کتاب کے احکامات میں تحریف کرنے کی جرأت کی جاتی ہے کہ، لو جی! یہ پردے کے احکامات تو اس وقت کے معاشرے کے لئے وقتی حکم تھا ایسے لوگوں کی خدمت میں میری بڑے دردمندانہ انداز میں گزارش ہے کہ قرآن کریم کے معاشرتی، اخلاقی احکام رہتی دنیا تک لوگوں کیلئے عام ہیں...... اس میں کسی بھی زمانے کے لوگ کی تخصیص نہیں ہے اور

پردے کے احکام سورہ نور اور سورہ احزاب میں اتنی وضاحت کے ساتھ بیان کیئے گئے ہیں کہ ان میں کسی قسم کی تنسیخ کا احتمال نہیں ہوسکتا۔

ارشاد ربانی ہے......کہ!

ترجمہ: اے غیب کی خبریں دینے والے نبی اپنی ازواج، بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو ڈال لیا کریں اس سے پوری امید ہے کہ وہ پہچان لی جائیں گی اور ستائی نہیں جائیں گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

i- جلابیب:

اس مبارک آیت کریمہ میں اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے پردے کرنے کیلئے جلابیب کا لفظ استعمال فرمایا اور لغت عرب میں جلابیب سے مراد بڑی چادر ہے جو سر سے پاؤں تک پورے جسم کو ڈھانک دے۔

ii- مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے "پردہ" کو مسلمان عورت کی پہچان قرار دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ یہ حجاب اس کو باہر کے شیطانی حملوں اور فتنوں سے بچانے کیلئے ایک ڈھال ہے، پردے میں رہ کر نہ وہ خود کسی کیلئے فتنہ بنے گی اور نہ ہی کوئی دوسرا اس کیلئے فتنہ کھڑا کرے گا۔ (سبحان اللہ عزوجل)

اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ اور اس کا رسول کریم ہیں لوگوں کی فطرت کو جاننے والے اور ان کی فطرت کے مطابق حکم نافذ فرمانے والے ہیں، پردے کا حکم عورت کی فطرت کے عین مطابق ہے اور اس کی گھریلو خانگی اور معاشرتی زندگی کی کامیابی کا ضامن ہے، تاریخ شاہد ہے اور اپنے سنہری ہونے پر نازاں ہے کہ سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مبارک دور میں اور خلفائے راشدین کے دور میں مسلمانوں نے جتنی سرعت سے ہر شعبہ میں ترقی کی یہ انہی مبارک ادوار کا حصہ ہے۔

باپردہ خواتین اسلام کا معاشرے کی ترقی میں کردار

ان ادوار میں اسلامی تہذیب و ثقافت کا معیار اونچا تھا، تجارتی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی طور پر جن اعلیٰ مدارج پر اسلام نے ترقی کی یہ فقط اسلام ہی کا حصہ ہے اور تاریخ اس پر بھی گواہ ہے کہ ان تمام شعبہ جات میں مسلمان خواتین نے بھی جوق در جوق حصہ لیا ہے...... جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے۔

سیدنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلیم نے جنگ حنین کے دن ایک خنجر لیا جو ان کے پاس تھا، حضرت ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے دیکھا تو سرکار دو

عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلیم سے پوچھا تو انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ اگر کوئی مشرک میرے قریب آئیگا تو میں اس خنجر سے اس کا پیٹ چاک کر دونگی یہ سن کر حضور مسکرائے۔

باپردہ خاتون مجاہدین کی مرہم پٹی کرتی تھی

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم جنگ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھیں اور ہمارا یہ کام تھا کہ ہم پیاسوں کو پانی پلاتی تھیں اوران کی خدمت کرتی تھیں اور زخمیوں اور مقتولوں کو مدینہ منورہ اٹھا اٹھا کر لاتی تھیں۔

عورت محفل کی شمع نہیں ہے معاشرے میں اس کا یہ کردار نہیں کہ یہ اپنے ناز و حسن سے دوسروں کے دل لبھائے، بیمار دلوں کیلئے تفریح کے سامان مہیا کرے، اپنی زلفوں کے جال میں غیر محرم مردوں کی نظروں کو الجھا کر فتنہ علی الفتنہ کا سامان پیدا کرے نہیں نہیں، بلکہ گھر کی چاردیواری کے اندر اپنے علم، اپنی عقل، وشعور اور حسن ذوق کی جلوہ افشانیوں سے دین اسلام کے جھنڈے کو لہرانے والے دین کے پاسبان اور عصمتوں کے محافظ بیٹے پیدا کرے۔

اپنے بیٹوں، بھائی، شوہر کو جہاد فی سبیل اللہ کے راستوں پر گامزن کر کے کفر کی تلواروں کے آگے سینہ سپر ہونے کا حوصلہ دے۔ پردے کے تقدس اور پردے کی حرمت کی ضامن بن کر معاشرے میں ان مقدس خواتین کے پاکیزہ کردار کے رنگ بھرے جنہوں نے میدان بدر، احد وغیرہ میں طاغوت کے جھنڈوں کی دھجیاں بکھیری تھیں اور کفر کے سرداروں کی آنکھیں اپنے تیروں سے چھلنی کر کے اسلامی دنیا میں اپنے پاکیزہ کردار کے رنگ بھرتی تھیں وہ صحابیات ہیں جیسے حضرت امّ ایان، حکیم بنت حرام، اسماء بنت ابوبکر وہ نامور خواتین ہیں جنہوں نے اپنے پردے اور عزت و ناموس کی حفاظت کرتے ہوئے کیسے بڑے بڑے کام انجام دیئے وہ باپردہ اور باعصمت خواتین بیک وقت گھریلو خواتین بھی تھیں اور میدان جنگ میں نرسنگ کے پیشہ سے بھی منسلک تھیں اور آج کی نام نہاد باشعور پیشہ ور خواتین ڈاکٹر، ٹیچرز، نرسنگ کے پیشے سے تعلق رکھنے والی خواتین اپنی قیمتی متاع، عزت و ناموس اپنے مقدس پیشہ پر داغ لگا کر خود کو بھی برباد کر لیتی ہیں اور پردے کو اپنے پیشے کے منافی گردانتی ہیں۔

سر پر دوپٹہ اور چہرے کا میک اپ سے پاک رہنا ان پیشوں میں نہ صرف معیوب سمجھا جاتا ہے بلکہ اس سادگی اور پاکیزگی کو اجڈ اور گنوار پن

سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ (العیاذ باللہ عزوجل)

سکول ٹیچرز، کالجز کی لیکچرارز اور یونیورسٹی کی پروفیسرز اور ڈاکٹرز سے ایک دردمندانہ اپیل!

فیشن ایبل بہن، بھائیوں کے نام ایک کھلا خط:

بچپن سے سکول میں پڑھنے کے ایام کے دوران راقمۂ حروف نے یہ بات اپنی آنکھوں سے دیکھی اور محسوس کی کہ جب کلاس روم میں استاد پہلا قدم رکھتا تو بچوں کی نظریں اس کے سراپے کا، لباس کا جائزہ لیتیں۔

شاید بچوں کی تنقیدی نگاہوں کا اساتذہ نے یہ اثر لیا کہ اتنی اساتذہ کی تنخواہیں نہیں جتنی وہ اپنے لباس کی ٹیپ ٹاپ اور خود اپنی نک سک اور خود کو لش پش کرنے میں خرچ کر دیتے ہیں ہونٹوں پہ لپ اسٹک چہرہ میک اپ سے مزین کھلے گریبان، ایڑھی والے شوز، تنگ غیر شرعی لباس، جیولری جو کپڑوں سے میچ کھاتی ہو وغیرہ وغیرہ یہ وہ لوازمات ہیں جو کہ نہ تو ان کے شعبہ کا حصہ ہیں اور نہ ہی ضرورت اور نہ ہی ان کا طلبہ و طالبات کو کوئی رتی ماشہ فائدہ پہنچتا ہے اور ہسپتالوں میں ڈاکٹرز، نرسیں، سینئر کیا، جونیئر کیا، PIA کی ایئر ہوسٹس کا حال بھی ان سے مختلف نہیں ہے۔

دفاتر میں کام کرنے والی لڑکیاں سبھی ایک ہی روش کو اپنائے ہوئے ہیں میرے خیال میں تو یہ اپنے شعبہ کیلئے اپنا دماغ اتنا نہیں کھپاتی ہوں گی جتنا کہ خود کو لش پش کرنے میں دماغ اور وقت کا ضیاع کرتی ہیں سکول، کالجز اور یونیورسٹیز کے اساتذہ کرام (معذرت کے ساتھ) استاذ کم شوبز کے ماڈلز زیادہ لگتے ہیں۔

وہ بچے طلبہ و طالبات جنہوں نے ان کے زیرِ سایہ ڈاکٹر، انجینئر اور ملک وملت کے خادم بننا ہے وہ کیا درس لیں گے؟ استاذ کی ہستی تو شاگرد کیلئے ایک نمونہ ایک آئیڈیل اور ماڈل ہوتی ہے اس کو دیکھ کر تو نئی نسل کے نئے ماڈلز تیار ہوتے ہیں وہی کج رو اور نقص والا ہو تو باقیوں کا تو پھر اللہ ہی حافظ ہے ان کی حالت زار کا آپ خود ہی اندازہ کر لیں۔

چند سال پہلے کی بات ہے زمانہ طالبعلمی تھا۔ راقمہ حروف کی انگریزی کی ٹیچر نے ٹیچنگ کیلئے ایک پرائیویٹ سیکنڈری سکول میں اپلائی کیا جب انٹرویو کیلئے بلایا گیا تو سکول کی پرنسپل صاحبہ نے ان کا سرتاپا بغور جائزہ لیا اور ایک لمبا سا ہنکارا بھرا اور بولیں ہاں ٹیپ ٹاپ تو اچھی ہے بچوں کو پسند آ جائیں گی (لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم)

اب خود ہی اندازہ لگائیں کہ وہ ملک تعلیمی لحاظ سے کتنا پسماندہ ہو گا کہ

جہاں تعلیمی اداروں میں اساتذہ کو تعلیم کے میرٹ پر نہیں رکھا جاتا بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ استاذ کا رنگ وروپ کیسا ہے؟ گیٹ اپ کیسا ہے پہلی نظر میں آنکھ کو بھاتا ہے یا کہ نہیں؟

پچھلے دنوں ایک سیکنڈری سکول میں جانے کا اتفاق ہوا تو سکول آفس میں ایک نہایت ہی ویل فیشن ایبل لڑکی کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔

تنگ لباس گلے میں باریک دوپٹہ جھولتا ہوا، چہرہ میک اپ سے اٹا ہوا ہونٹ سرخ، گلے میں ہار، کانوں میں کپڑوں سے میچنگ کئے ہوئے ٹاپس اور پاؤں میں ایڑھی والا جوتا تعارف پر معلوم ہوا کہ موصوفہ سکول ہذا کی ایک جونیئر ٹیچر ہیں اور ملک وملت کے ننھے منے بچوں اور بچیوں کی تعلیم وتربیت کا بیڑا انہی کے مبارک کندھوں پر ہے۔ باتوں باتوں میں، میں نے ان کا ماہانہ وظیفہ (تنخواہ) پوچھی تو 500 ماہانہ بتایا میں حیران تھی کہ یہ ہزاروں روپے کا سنگار اور 500 روپیہ وظیفہ یقیناً قرض اٹھا کر یا گھر والوں کو مجبور کر کے ان سے لیا جاتا ہے۔

میری ایسے تمام اساتذہ کرام، لیکچرارز، پروفیسرز اور ڈاکٹرز سے ایک دردمندانہ اور ہمدردانہ اپیل ہے کہ خدارا اپنے مقدس پیشوں کا ہی کچھ پاس رکھیں پردہ اور دیگر اسلامی پابندیاں بندوں کی اصلاح کیلئے

ہیں اور یہی ترقی ہے۔

وہ شیطانی مغربی کیڑا جو ہمارے دماغوں میں پل رہا ہے اور پردے کو ٹیچنگ، ڈاکٹری اور دوسرے شعبہ جات کی ترقی میں رکاوٹ بتاتا ہے اسے مار دیں۔

آیئے! اپنے رب اور رسول ﷺ کے احکامات کو اپنائیں یقین جانیں پھر ہر طرف بہار آجائے گی ترقی کی نت نئی راہیں کھلیں گی ہمارے دماغوں کو قدرتی جلاء ملے گی مغربی تسلط سے نکل کر ہم آزادانہ طور پر اپنے لئے، مسلمانوں کیلیۓ سائنس اور ٹیکنالوجی کی نت نئے راہیں ہموار کریں گے (انشاءاللہ عزوجل) آیئے! اس بگڑے ماحول کو سنوارنے کیلیۓ بارش کا پہلا قطرہ بنیں

آیئے! اسلام کی گرتی ہوئی عمارت کو درست کرنے میں ایک اینٹ بن جائیں۔

آیئے! اپنے مسلمان ہونے کا مظاہرہ کیجیۓ اگر آپ کی تبلیغ اور خود کو سنوارنے کے بعد دس میں سے کوئی ایک ہی راہ رست پر آ گیا تو قیامت کے دن آپ کو شہداء کرام کی مقدس صف سے اٹھایا جائیگا۔

دیکھو، سنو دل کی آنکھوں سے اور دل کے کانوں سے سنو مدینہ المنورہ

سے ایک نہایت ہی پر وقار میٹھی سی آواز آ رہی ہے میرے امتیوں تم میں سے جس نے میری امت کے فساد کے وقت میری سنت کو، میرے اسوہ حسنہ کو مضبوطی سے پکڑا اس کیلئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

میرے مسلمان بہن بھائیوں، اٹھو فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کا عملی مظاہرہ کرو اس سے پہلے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں نیست و نابود کر کے ایک نئی نسل کیلئے یہ سعادت لکھ دے کہ وہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ سے محبت کرے اور اللہ تعالیٰ اس قوم سے محبت کرے گا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے احکامات کو سینے سے لگائے دنیا و آخرت میں اس کی خوشنودی کی سند حاصل کریں گے اور تم محروم رہ جاؤ گے (نعوذ باللہ عزوجل)

آیئے! اٹھیں بے پردگی کے خلاف علم جہاد اٹھائیں کہ پردہ کرنا، دوپٹہ لینا اور چہرے پر نقاب کرنا ایک فیشن بن جائے آیئے! فرنگیوں، عیسائیوں کی سنتوں کو چھوڑ کر اپنے پاک نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پاکیزہ سنتوں کے پاسبان بن جائیں۔

آیئے! بے حیائی کے خلاف آوازِ حق بلند کریں کہ ملک میں شرم و حیاء کا دور دورہ شروع ہو جائے پھر انشاء اللہ جنت میں دارالسلام آپکا گھر ہوگا، جنت کا جمعہ بازار آپ کا شاپنگ سنٹر ہوگا، جنت کا پھل اور بیٹر تمہاری غذا ہو

گی، جنت کی حور و غلماں تمہاری باندیاں ہونگی۔

اساتذہ کرام، ڈاکٹرز، پروفیسرز اور بیوٹیشنز کی خدمت میں دردمندانہ التماس

امت محمدیہ الصلوٰۃ علیٰ صاحبھا پر آئے ہوئے کڑے وقت میں ہر شخص پر تبلیغ فرض ہے۔ بالخصوص ایسے لوگوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے جن کو لوگ ان کے شعبہ کی وجہ سے یا شخصی طور پر پسند کرتے ہیں مثلاً اساتذہ کرام کہ قوم کے فکر و نظر کے معمار ہوتے ہیں اور لوگوں کے دلوں پر حکومت کرتے ہیں اسی طرح ڈاکٹرز کہ لوگوں کے مسیحا ہونے کی بناء پر معاشرے میں ان کو نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے لوگ ان کے گیٹ اپ کو فالو کرتے ہیں۔ ان کے لباس اور رہن سہن کی تقلید کی جاتی ہے۔ اگر یہ لوگ شرعی لباس اور اسلامی اقدار کو اپنائیں تو یقیناً معاشرے میں ایک زبردست حسین انقلاب برپا ہوسکتا ہے۔

اساتذہ کرام، معلم کائنات، مبلغ عرب و عجم اور معلم الثقلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسی سادگی اپنائیں اور ہسپتالوں کی نرسیں اور ڈاکٹرز سید الانبیاء فخر موجودات کی پھوپھو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے کردار کی پیروی کریں جو کہ

غزاوت میں شریک ہوکر زخموں سے چور چور صحابہ کرام کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ان کو پانی پلاتیں تھیں اوران کی دوادارو کا اہتمام کرتی تھیں۔اور یہ سب کچھ اسلامی اقدار کا پابند ہوکر کرتی تھیں اس کے ساتھ ہی میری مخاطب بیوٹیشنز بہنیں ہیں اور وہ بہنیں ہیں جو کہ سلائی کے فن سے آشنا ہیں۔انہیں اس بے حجابی اور فحاشی کے دور میں نت نئے شارٹ کٹ لباس کے مقابلہ میں ایسے خوبصورت، دلکش اور دیدہ زیب باشرع لباس متعارف کرانے چاہئیں جو نہ صرف ہماری دیندار بہنوں کے لئے اچھے لباس کے طور پر استعمال ہوسکیں بلکہ ہماری وہ بہنیں بھی جو لباس کے متعلق خاصا ذوق رکھتی ہیں اور اوٹ پٹانگ قسم کے رواجوں کو اپنائے ہوئے ہیں، ان کیلئے تیار کردہ خوبصورت باشرع ڈیزائن پہننا قابل مسرت ٹھہرے، تو ایسا کرنا مسلمان بہنوں کے پردہ کو باشرع بنانے میں ایک زبردست تعاون ہوگا، جو یقیناً ان کے لئے بھی باعث اجروثواب ہوگا۔

اور باقی رہیں میری بیوٹیشنز بہنیں، تو ان کا بھی معاشرتی رسم ورواج میں بڑا عمل دخل ہے۔خواتین کا کثیر طبقہ بیوٹیشنز اور بیوٹی پارلروں سے بڑا متاثر ہے (جو کہ چند سال قبل خوشحال خواتین سے متعلق ہی تھا لیکن اب ان میں برابر تعداد میں مڈل اور لوئر طبقہ کی خواتین بھی شامل ہیں) ہر وہ کام جو کہ انگ

بیوٹیشن کرتی ہے خواتین اس کی تقلید کرنے میں دبلی ہو جاتی ہیں۔ بیوٹیشن کے مشوروں، حسن میں اضافہ کی نت نئی تدابیر پر بڑی مستعدی سے عمل دکھایا جاتا ہے چاہے وہ عمل مشکل ہونے کے اعتبار سے محال ہی کیوں نہ ہو، تو معاشرے میں جس فیلڈ کو اور اس سے متعلقہ لوگوں کو اتنا اہم مقام دیا جائے، تو میرے خیال میں پھر ایسے اداروں اور ان سے وابستہ متعلقہ عملے کو اپنا مثبت کردار ادا کرنا چاہئے۔ اگر وہ اس فحاشی اور بے راہ روی کے دور میں خواتین کو شرعی آرائش وزیبائش کی طرف رغبت دلائیں ان کو یہ یقین دلائیں کہ وہ باشرع لباس پہن کر زیادہ جاذب نظر اور دلکش لگیں گی۔ اگر وہ شریعت کی لگائی ہوئی پابندیوں کی پاسداری کرتے ہوئے، پلکنگ، تھریڈنگ اور باڈی ویکسنگ جیسی لعنتوں سے محفوظ رہیں گی، تو ان کے دلوں کا نور ان کے چہروں کی روشنی میں اضافہ کرے گا۔ برائیڈل میک اپ میں دلہن کا ہیئر اسٹائل اور پیشانی پر بالوں کا ابھار والا ہیئر اسٹائل ہرگز نہ بنائیں کہ حدیث میں یہ موجب لعنت ہے، دلہن کے ہاتھ، پاؤں پر مہندی کے ساتھ ڈیزائن بنائیں، لیکن اس کے پیٹ، سینے پر ہرگز ہرگز مہندی نہ لگائیں کہ ایک عورت دوسری عورت کا ستر نہیں دیکھ سکتی بلکہ دلہن کو اس فعل سے نفرت دلائیں۔ یعنی اس فعل کی قباحت اور بدصورتی ایسے الفاظ سے بیان کریں کہ

دلہن خود بخود ہی اس سے متنفر ہو جائے۔ دلہن کو نقلی بالوں، نقلی جوڑے اور مصنوعی ناخنوں سے نفرت دلائیں اور اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے دیئے ہوئے بالوں کو شریعت کے مطابق ایسی خوبصورت تراش خراش دیں کہ دلہن غیر شرعی ہیئر اسٹائل سے منہ موڑ لے، اس کے ناخنوں کو اسلامی طریقے سے تراش کر ایسی خوبصورت گولائی دیں کہ اسے لمبے ناخن رکھنا بندروں، ریچھوں اور وحشیوں کے مشابہ لگے۔

اسلامی فیکٹری کی بنی ہوئی کریموں لوشنوں کے ساتھ اسکن پالش کرنا جائز ہے چھوٹی نابالغ بچیوں کے بالوں کی کٹنگ کریں، جو کہ شرع شریف کے مطابق ہو، اگر میری بیوٹیشنز بہنیں آج ہی اس نیکی کے کام کیلئے متحرک ہو جائیں تو بلا شبہ معاشرے میں ایک زبردست انقلاب آ سکتا ہے، اور فحاشی اور عریانی کے سمندر میں بہتے ان غیر شرعی فیشنوں کی ناؤ پر کنٹرول پایا جا سکتا ہے۔

اے کاش...... ایسا ہو جائے...... (آمین)

نگاہ کو نیچا رکھنا پردے کا اہم رکن

اس بات میں کوئی بحث نہیں کہ نظر کی حفاظت کرنا، نگاہ کو جھکائے رکھنا

نہ صرف پردے کا ایک اہم رکن ہے بلکہ بہت ساری معاشرتی بیماریوں اور گناہوں کے امراض کا خاتمہ کرنے کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، قرآن کریم میں اسی لئے غض بصر یعنی نگاہ کو نیچا رکھنے کا درس دیا گیا۔

ارشاد ربانی ہے!

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ

(سورۃ نور پارہ نمبر 18)

(اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم) فرما دیجئے مومن مردوں سے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کیلئے پاکیزہ ہے، بے شک اللہ اس سے باخبر ہے جو وہ کرتے ہیں، اور اے محبوب مومن عورتوں سے بھی فرمائیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمتوں کی حفاظت کریں اور اپنے سنگار کو ظاہر نہ کریں مگر جو خود بخود ہی ظاہر ہو جائے...... (ترجمہ کنز الایمان)

نگاہ ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے

ترمذی شریف اور ابوداؤد شریف میں یہ حدیث نقل کی گئی ہے حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں حاضر تھیں کہ ایک نابینا صحابیہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان سے پردہ کرلو، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو نابینا ہیں ان سے کیا پردہ؟ وہ ہمیں نہیں دیکھ سکیں گے، تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟ تم تو ان کو دیکھوگی۔

معلوم ہوا کہ جس طرح مرد کا اجنبی عورت کو دیکھنا حرام ہے اسی طرح عورت کیلئے بھی جائز نہیں کہ وہ غیر محرم کو دیکھے۔

اچانک پڑنے والی نظر معاف ہے

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے علی، اجنبی عورت پر اچانک نظر جانے کے بعد دوبارہ نظر مت ڈالو کہ اچانک پڑ جانے والی نظر معاف اور دوبارہ دیکھنا جائز نہیں۔

اوپر والی دونوں احادیث مبارکہ سے ثابت ہوگیا کہ غض بصر یعنی نگاہ کا جھکانا پردے میں ہی شامل ہے یہ خیال ذہن میں نہ رہے کہ ہم تو پردے میں ہیں، لوگ ہمیں نہیں دیکھ سکتے اور ہمارے دیکھنے میں قباحت نہیں نہیں نہیں بلکہ یہ پردہ اس لئے ہے کہ غیر محرم تم کو نہ دیکھے اور تم کسی غیر محرم کو نہ دیکھو

باالفاظ دیگر نہ دوسروں کیلیۓ فتنہ کا سامان مہیا کرو اور نہ اپنے لئے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

لَعَنَ اللّٰهُ عَلَى النَّاظِرِ وَ الْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ

ترجمہ: اللہ کی لعنت ہو دیکھنے والے پر اور جس کی طرف دیکھا گیا۔

یعنی جس نے جان بوجھ کر دیکھا اس پر بھی لعنت اور جس نے بے پردگی کر کے خود کو دکھایا اس پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

غیر محرم عورتوں کے دیکھنے سے وساوس شیطانی کا پیدا ہونا

1- غیر محرم عورتوں کے دیکھنے سے وسوسہ شیطانی پیدا ہوتا ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ وَ تُدْبِرُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ (مسلم شریف)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت شیطان کی صورت میں سامنے سے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں واپس جاتی ہے۔

پردے کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دستور العمل

-2 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پردہ کے معاملہ میں بہت زیادہ پابندی کیا کرتے تھے چنانچہ مجالس الابرار میں مرقوم ہے۔

كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَسُدُّوْنَ النُّقَبَ وَالْكُرٰى فِي الْحِيْطَانِ لِئَلَّا تَطَّلِعُ النِّسَآءَ عَلَى الرِّجَالِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ دیوار کے جھڑکوں اور سوراخوں کو بند کر دیا کرتے تھے تا کہ عورتیں مردوں کو نہ جھانکیں۔

وہ لوگ تھے کیسے کیسے؟

-1 مسلم شریف کی حدیث مبارکہ ہے حضرت ابوسائب بیان کرتے ہیں ہم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے۔ان کے تخت کے نیچے کسی حرکت کی آواز آئی ہم نے دیکھا تو اس کے نیچے ایک سانپ تھا میں اسے مارنے کیلئے تیزی سے اٹھا۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے۔انہوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ میں بیٹھا رہوں جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے محلے میں موجود ایک گھر کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کیا تم اس گھر کو دیکھ رہے ہوں، میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے بتایا یہاں ایک نوجوان

رہتا تھا جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خندق کی طرف گئے وہ نوجوان دوپہر کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیکر اپنے گھر چلا جایا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لی تو آپ نے اس سے فرمایا تم اپنے ہتھیار ساتھ لے جاؤ کیونکہ مجھے تمہارے حوالے سے قریظہ کا اندیشہ ہے (کہ ان کا کوئی فرد تمہیں نقصان نہ پہنچائے)۔

اس شخص نے اپنا ہتھیار لیا اور چلا گیا...... اس کی بیوی دونوں دروازوں کے درمیان کھڑی تھی، نوجوان نے (غیرت سے) اپنا نیزہ اس کی طرف بڑھایا تا کہ اسے زخمی کر دے کیونکہ اسے بہت غصہ آیا تھا، اس عورت نے کہا اپنا نیزہ سنبھال کے رکھو اور گھر کے اندر آ کے دیکھو کہ مجھے کس چیز نے باہر آنے پر مجبور کیا وہ اندر گیا تو ایک بڑا سانپ فرش پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس شخص نے اپنا نیزہ اس کی طرف بڑھایا اور اس سانپ کو نیزے پر پرو دیا پھر وہ باہر آیا، اور اسے محلے میں گاڑ دیا۔ اس سانپ نے پلٹ کر اس پر حملہ کر دیا۔ یہ پتہ نہیں چلا کہ سانپ اور نوجوان میں سے کون جلدی فوت ہو گیا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس

نوجوان کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو زندہ کر دے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے ساتھی کیلئے دعائے مغفرت کرو، پھر آپ نے فرمایا، ان گھروں میں کچھ اور رہنے والے ہوتے ہیں، جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اسے تین مرتبہ وارننگ دو، اگر وہ چلا جائے تو ٹھیک ورنہ مار دو، کیونکہ وہ کافر ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جاؤ اور اپنے ساتھی کو دفن کر دو۔

(مسلم شریف، مشکوۃ شریف)

2- ہماری ایک بزرگ خاتون اپنا واقعہ سنایا کرتی تھیں کہ تقسیم پاکستان سے قبل ہم امرتسر میں رہتے تھے۔ امرتسر کے اندر رنڈیوں اور طوائفوں کا بازار تھا جو کہ ہمارے راستہ میں پڑتا تھا۔ میں بالکل چھوٹی سی تھی نیکی و بدی کے امتیاز سے ناواقف اور لاعلم تھی۔ میں جب اپنے والد صاحب کے ساتھ کسی کام سے باہر جاتی تو جیسے ہی وہ بازار شروع ہوتا تو میرے والد صاحب میرے اوپر اور اپنے اوپر ایک بڑی سی چادر ڈال دیتے اور کہتے بیٹی آنکھیں بند کر کے تیزی سے اس بازار سے گزر جاؤ، کہیں اللہ جل جلالہ کا عذاب نہ نازل ہو جائے اور ہم اسکی لپیٹ میں نہ آجائیں۔ ہائے ...... کتنے پاک باطن اور پاک

طینت لوگ تھے، جو اپنے دامن عصمت کو ہر داغ سے بال بال بچاتے تھے۔ جنہوں نے اپنی عصمت کی سفید چادر کو روشن روشن رکھا...... جن کے کردار کی خوشبوئیں آج بھی ہمارے گھن زدہ ماحول کو معطر کر جاتی ہیں، کتنے اچھے تھے وہ لوگ جو اعمال صالح کے چراغ روشن کر گئے کہ آج بدعملی کے ان اندھیروں میں ہم چاہیں تو ان چراغوں کی روشنی سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

پارہ نمبر ۱۸ سورۃ المومنون میں اللہ رب العزت انہی لوگوں کے سروں پر کامیابی اور کامرانی کے تاج سجا کر فرماتا ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ o اَلَّذِيْنَ هُمْ فِىْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ oوَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِمُعْرِضُوْنَ o وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ o وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ o

(پارہ نمبر ۱۸ سورۃ المومنون آیت ۱ تا ۵)

ترجمہ: تحقیق دونوں جہانوں میں کامیاب و کامران ہو گئے مومن، وہ مومن جو اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع کرنے والے ہیں اور وہ لوگ جو ہر لغو کام سے منہ موڑنے والے ہیں، وہ جو اپنی زکوٰۃ کو ادا کرتے ہیں اور وہ جو اپنی عصمتوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

کتنے بابرکت اور سعید ہیں وہ لوگ جو قرآن کریم کے بیان کردہ اوصاف سے موصوف ہیں۔ آج اپنے معاشرے پر نظر دوڑائیں تو چیدہ چیدہ بھی ان لوگوں کا ملنا محال نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ آج مسلمانوں کی عظمت وشرافت کے حصول کا انداز ہی بدل گیا ہے کہ شریعت کے وضع کردہ اصولوں پر جو کاربند ہیں ان کا مذاق اڑایا جاتا ہے ان پر پسماندگی کی چھاپ لگائی جاتی ہے۔ اجڈ، پرانے زمانے کے باسی اور نجانے کیا کیا القابات سننے میں ملتے ہیں، اور وہ لوگ جو عملاً شریعت مطہرہ کی دھجیاں اڑاتے ہیں اور جنہوں نے بدعملی سے زمانہ میں اعمال بد کا تعفن پھیلا رکھا ہے ایسے لوگوں کو عظمت کے تاج پہنا کرانہیں عزت کی بلند مسندوں پر بٹھایا جاتا ہے۔ میری مراد سنگرز، ایکٹرز، گلوکار، اداکار اور ڈانسر وغیرہ ہیں جن کا دیکھنا اور سننا قابل لعنت اور موجب عذاب ہے۔ لوگ ان کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے ماہی بے آب کی طرح تڑپتے ہیں ان سے گفتگو کرنے کو باعث سعادت سمجھتے ہیں۔ ہماری نام نہاد مسلم عوام کے اس غلط انتخاب نظر نے ان لوگوں کو اتنا دیدہ و دلیر بنا دیا ہے کہ وہ اپنے پیشے کو سب سے افضل اور معزز پیشہ سمجھتے ہیں (استغفر اللہ عزوجل) میرے اوپر والے تجزیہ کا اندازہ مندرجہ ذیل انٹرویو سے کیجئے کہ چند سال قبل ایک ماہنامہ رسالہ میں ایک طوائف کا انٹرویو شائع

کیا گیا۔ صحافی نے محترمہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو اتنی خوبصورت آواز عطا کی ہے آپ PTV پر کیوں نہیں آکر اپنی آواز کے جوہر سناتیں۔ تو وہ طوائف صاحبہ ایک ادا سے مسکرا کر بڑے فخر سے بولیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کوٹھے پر ہی اتنی عزت عطا فرمائی ہے کہ مجھے پی ٹی وی پر جا کر آواز کے جوہر سنانے کی ضرورت ہی نہیں (لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم)

جس معاشرے میں رنڈیاں، بدکار اور طوائفیں خود کو عزت کی ملکہ کہیں تو خود ہی اندازہ لگاؤ کہ اس معاشرے میں ذلت پھر کن گہرائیوں میں ہوگی۔ اس میں بھی قصور ان کا نہیں بلکہ ان کو عزت وعظمت کی مسند پر بٹھانے والوں کا ہے۔ یاد رکھو ڈانسروں، گلوکاروں، سنگروں کو عزت کے القابات دینا سخت گناہ ہے کہ ان کی عزت ان کے پیشے کے حوالے سے کرنا پیشہ کو سراہنا ہے اور ان کا پیشہ ضلالت و گمراہی پر اساس شدہ ہے، جس کی ابتداء اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی ہے اور جو باعث لعنت اور موجب زحمت ہونے کی بناء پر وعید شدید پر منتج ہے۔ اور ایسے لوگوں کی مدحت سرائی ان کے ساتھ گناہ پر تعاون کرنا ہے اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُو اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَاب o

(پارہ نمبر ۶ سورہ مائدہ آیت نمبر ۲)

ترجمہ: تعاون کرو دوسروں کا نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں پر اور نہ تعاون کرو ایک دوسرے کا گناہ اور زیادتی کے کاموں پر اللہ ﷻ سے ڈرو بے شک اللہ کا سخت عذاب ہے اور پھر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کیلئے عذاب الیم کا اعلان فرماتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةَ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○

(پارہ نمبر ۱۸ سورہ نور آیت نمبر ۱۹)

ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو پسند کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے ان کیلئے دردناک عذاب ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

3- راقمہ حروف کو یاد ہے بچپن کا زمانہ تھا۔ اپنی والدہ کے ہمراہ جڑانوالہ شادی میں جانے کا اتفاق ہوا، تو وہاں لاہور سے مہمان بھی گئے ہوئے تھے، لڑکیاں نیم عریاں لباس پہنے ہوئے تھیں کوئی ساڑھی زیب تن کئے، مکمل میک اپ کے ساتھ اپنی فتنہ انگیز اداؤں کے ساتھ پورے مہمانوں میں فتنہ پھیلا رہی تھیں۔ زانی نظریں ان کے

نیم عریاں جسموں کا طواف کرتیں نظر کے زنا میں مبتلا تھیں، میں کھڑکی میں کھڑی ان لاہوری لڑکیوں کو بڑی دلچسپی سے دیکھ رہی تھی (شیطان کا وعدہ ہے کہ میں ہر برائی کو اتنا حسین بناؤں گا کہ وہ بنی آدم کے سامنے خوبصورت بن کر دلچسپی کا سامان مہیا کرے گی) کہ میری والدہ نے بڑے زور سے میرا بازو پکڑ کر مجھے کھڑکی سے پیچھے کھینچا اور پرجلال آواز میں بولیں، ان کو نہیں دیکھتے، یہ گندے لوگ ہیں، ان کو دیکھنے سے نظر گندی ہو جاتی ہے...... یہ ماں کی تربیت ہی تھی کہ طبیعت بچپن سے ہی ان غیر شرعی خرافات سے بیزار رہی اور میں کہتی ہوں کہ اگر تمام مائیں اپنی بچیوں کی تربیت میں بچپن سے ہی شرم وحیاء، عفت وعصمت کا جوھر کوٹ کوٹ کر بھر دیں تو اس سے ایک پاکیزہ اور صاف ستھرا معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے کیونکہ ایک سائنسدان کہتا ہے "کہ تم مجھے اچھی مائیں دو میں تمہیں اچھا معاشرہ دوں گا"

اور یہ بھی آج کے ہی سائنسدانوں کا تجزیہ ہے کہ بچہ ماں کی گود سے جو اثر قبول کرتا ہے تو دنیا کی بڑی سے بڑی یونیورسٹی بھی اس اثر کو زائل نہیں کر سکتی۔

"ماں باادب تو اولاد بھی باادب، ماں بے ادب تو اولاد بھی بے ادب"

معدن زر معدن فولاد بن سکتی نہیں
بے ادب ماں باادب اولاد جن سکتی نہیں

4- گوجرانوالہ شہر سے یہ خبر اخبارات کے اندر پڑھی کہ ایک سیدہ زادی اپنے شوہر اور سسر کے ساتھ سفر کر رہی تھی کہ ریل گاڑی کے حادثے میں اسکی دونوں ٹانگیں پیٹ تک کٹ گئیں۔ خون کے فوارے پھوٹ پڑے اس روح فرسا منظر کو دیکھ کر عورتیں چیخیں مار مار کر رونے لگیں جبکہ نوجوان حواس باختہ ہو کر اس عورت کو اٹھانے کیلئے بھاگے، جب قریب پہنچے تو اس نوجوان سیدہ زادی نے اتنی تکلیف کی حالت میں اپنی تمام طاقت اکٹھی کرتے ہوئے دونوں بازو اوپر اٹھائے اور تنبیہ کرتے ہوئے کہا خبردار! کوئی غیر محرم میرے جسم کو ہاتھ نہ لگائے۔ میں سیدہ ہوں آلِ نبی سے ہوں (سبحان اللہ عزوجل) اتنے میں اس کا شوہر اور سسر روتے ہوئے آگے بڑھے اور انہوں نے اسے اٹھا کر ایمبولینس میں ڈالا (سبحان اللہ عزوجل)

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

بوڑھی عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم

3- بوڑھی عورتوں کو بھی ایک حد تک پردہ کرنا چاہیے چنانچہ اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے۔

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِیْنَةٍ وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ

(پارہ نمبر 18 سورۃ النور آیت نمبر 60)

ترجمہ: اور جو عورتیں ایسی ہوگئی ہیں کہ ان کو منکوحہ بننے کا احتمال بھی نہیں رہا یعنی بوڑھی ہیں اور نکاح کی توقع نہیں رکھتیں ان کو اس بات میں کچھ گناہ نہیں کہ وہ اپنے خاص خاص کپڑے اتار کر رکھیں بشرطیکہ زینت کے مواقع ظاہر نہ کریں اور اگر اس سے بھی بچیں تو اور بھی بہتر ہے۔

اور اگر ایسی عورتوں میں بھی تبرج (زینت کے اظہار کا شوق) ہو تو ان پر بھی پردے کے احکامات نوجوان عورتوں کی طرح ہی لاگو ہونگے کہ جذبات کا آتشیں ہونا ہی فتنہ کا باعث ہے اور اگر اس عمر میں بھی جذبات کی گرما گرمی جوانی جیسی ہے اور بڑھاپا مستی والا بڑھاپا ہے تو پھر ایسی بوڑھی عورتوں کیلئے پردے کا حکم برقرار ہے، امریکہ میں کافی عرصہ سے مقیم ایک مسلمان بہن نے بتایا کہ یورپی بوڑھی عورتیں جن کی عمر 80، 90 سال کے قریب ہے اپنی فٹنس کا بہت خیال رکھتی ہیں اور ہر وقت ان کے ہونٹ شاکنگ پنک کلر یا اسی قسم کے شوخ رنگوں والی لپ اسٹک سے رنگے رہتے

ہیں، (ہمارے ہاں نوجوان لڑکیاں بھی ان رنگوں کی لپ اسٹک استعمال کرنے سے اجتناب کرتی ہیں) اور اگر ان بوڑھی عورتوں کے باڈی فگرز کی فٹنس کے مدنظر کوئی انہیں خوشامدانہ طور پر بھی کہہ دے کہ ''آج تو آپ بہت اسمارٹ لگ رہی ہیں'' تو وہ اپنی تعریف سنکر اس قدر خوش ہوتی ہیں کہ تعریف کرنے والے کا منہ چومنا چاٹنا شروع کر دیتی ہیں۔تو یہ تبرج یعنی اظہار زینت اور نمائش آرائش کی انتہا ہے۔لہٰذا ایسی فطرت کی حامل بوڑھی مسلمان عورتیں بھی پردے کے احکامات کی پابند ہیں، کہ خود بھی فتنہ ہیں اور دوسروں کیلئے بھی سامان فتنہ مہیا کرنے کا سبب ہیں۔

کچھ ماہ پہلے ایک ہسپتال میں جانا پڑا اور ہسپتال کے ویٹنگ روم میں بیٹھ کر اپنی باری کا انتظار کرنے لگے کہ ایک ''بوڑھا جوڑا'' ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ویٹنگ روم میں داخل ہوا۔عورت کی عمر کوئی 80 کے لگ بھگ ہوگی اور مرد عورت سے بڑا نہیں تو اسکا ہم عمر ہوگا، بڑھیا کے چہرے کی جلد لٹک کر گردن کو چھو رہی تھی۔بوائے کٹ بال کانوں میں جھولتے ٹاپس جو کہ زیب تن کئے گئے لباس سے میچنگ کئے گئے۔آدھی آستینوں والی قمیض اور سر دوپٹے سے بے نیاز تھا اور دوپٹہ کندھے سے ایک طرف لٹک رہا تھا۔ پاؤں میں قدرے ایڑھی والا جوتا اسکی عمر کا منہ چڑا رہا تھا اور دوسری طرف

بوڑھا اسلامی لباس سے بے نیاز تنگ پتلون پہنے ہوئے مونچھ اور داڑھی سے صاف چہرہ لئے کانپتے ہاتھ کو اس بڑھیا کے کانپتے ہاتھوں میں ڈالے یوں مسکرا مسکرا کر باتیں کر رہا تھا کہ جیسے ہنی مون سے سیدھا ہاسپٹل میں آیا ہو۔ الغرض وہ دونوں اس بڑھاپے میں اور اس کمزوری کے غلبہ میں بھی نوجوان نظر آنے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے انہیں دیکھ کر قرآن کریم سورۃ النور کی آیت کریمہ یاد آگئی کہ یہ آیت ایسی عورتوں کے متعلق نہیں ہے:

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِیْنَةٍ وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ

(پارہ نمبر ۱۸ سورۃ النور آیت نمبر ۶۰)

غیر محرم عورت کو دیکھ کر نظر کو دوسری طرف کرنیکا ثواب

اگر کوئی غیر محرم عورت کو دیکھ کر فوراً دوسری طرف نظر کرے تو اس کو ثواب عظیم ملے گا چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَنْظُرُ اِلٰی مَحَاسِنِ اِمْرَأَةٍ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ یَغُضُّ بَصَرَهُ اِلَّا اَحْدَثَ اللّٰهُ عِبَادَةً یَجِدُ حَلَاوَتَهَا

ترجمہ: حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ اس کی نظر ایک عورت کے حسن کی طرف جا پڑے پہلی بار یعنی اول نظر بغیر قصد کے پھر وہ اس سے اپنی نگاہ پھیرے مگر اللہ تعالیٰ اس کے واسطے ایک عبادت پیدا کرے گا کہ اس کا مزہ پائیگا یعنی اپنے دل میں پروردگار عالم کے حکم ماننے کے سبب سے ایمان کی مٹھاس کا ذائقہ پائے گا۔

غیر محرم عورت کو دیکھنے کے شر کا ایک خاص علاج

5-اگر کسی غیر عورت کو دیکھ کر اس سے محبت آ جائے تو اس سے اس عورت کے عشق کا فتنہ پیدا ہو جانے کا خوف ہے اس فتنہ کے روک تھام کی تدبیر شریعت نے یہ بتلائی ہے کہ فوراً اپنی بیوی سے جا کر مجامعت کرنی چاہیے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَةِ شَیْطَانٍ وَ تُدْبِرُ فِیْ صُوْرَةِ شَیْطَانٍ اِذَاۤ اَحَدُكُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِیْ قَلْبِهٖ فَلْیَعْمِدْ اِلٰی اِمْرَأَتِهٖ فَلْیُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ یُرَدُّ مَافِیْ نَفْسِهٖ

صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عورت شیطان کی صورت میں آتی ہے اور شیطان کی صورت میں جاتی ہے

جس وقت تم میں سے کسی کو خوش لگے ایک عورت اور اس کی محبت اس کے دل میں آئے تو چاہیے کہ وہ اپنی عورت کی طرف قصد کرے اور اس سے محبت کرے تحقیق یہ جماع کرنا اس چیز کو دور کردے گا جو اس کے دل میں ہے یعنی اس کی خواہش کو۔

اس حدیث مبارکہ میں عورت کو شیطان کے وسوسہ ڈالنے اور گمراہ کرنے کے ساتھ تشبیہ بہت دی گئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح شیطان دل میں وسوسہ ڈالتا اور گمراہ کرتا ہے ویسے ہی عورت کا دیکھنا وسوسہ اور فساد کا باعث ہے اور اس سبب یہ کہ عورت کو یہ لائق ہے کہ گھر سے باہر بغیر ضرورت کے نہ نکلے اور نہ ہی بناؤ سنگار کر کے نکلے اور مرد کو یہ لائق ہے کہ غیر محرم عورت کی طرف نہ دیکھے اور نہ ہی اس کے کپڑوں کی طرف ورنہ دونوں کے مبتلائے فتنہ ہونے کا اندیشہ ہے۔

صحابیات، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پردہ کرتیں تھیں

ابوداؤد شریف اور نسائی شریف میں یہ حدیث مبارکہ موجود ہے جس کی راوی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں، فرماتی ہیں کہ ایک عورت کے ہاتھ میں خط تھا اس نے پردے کے پیچھے سے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو

دینے کیلئے ہاتھ بڑھایا۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو اپنے سامنے نہیں آنے دیتے تھے، پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی شرم وحیاء والا نہیں ہوسکتا، آپ اتنے نیک نظر کہ کنواری دوشیزہ سے زیادہ حیا رکھنے والے، جن کے بچپن، جوانی میں کردار کی پاکیزگی کی قسمیں خدا اپنے کلام میں فرماتا ہے اور جس کے اخلاق عالیہ کا شاہد اللہ رب ذوالجلال ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم ○

ترجمہ: (اے محبوب) آپکا اخلاق سب سے بلند ہے۔

ان سے زیادہ نیک نظر اور نیک سیرت کون ہوسکتا ہے جن کی سیرت کو اللہ تمام عالم کیلئے بہترین نمونہ قرار دیتا ہے اور فرماتا ہے۔

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ○

ترجمہ: تحقیق رسول اللہ کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔

وہ نام نہاد پیر حضرت متوجہ ہوں

اوپر والی حدیث مبارکہ میں ان نام نہاد پیروں کیلئے درس عبرت ہے جو کہ اپنی مریدنیوں کے پردے کرنے کیخلاف ہیں، اس کی دلیل وہ یہ

دیتے ہیں کہ ہم سے کیا پردہ ہے؟ ہم تو اللہ والے ہیں، ہمیں دنیا و مافیھا سے کیا غرض وغیرہ وغیرہ، نیز اگر مریدنی ان سے پردہ کرے تو وہ نام نہاد پیر اپنی انا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں کہ اس نے ہماری نیک نیتی میں شک کیا ہماری نیک نظری میں اس کو شبہ ہوا تو اس نے ہم سے پردہ کیا (استغفراللہ)

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ایسوں کے بارے میں اپنے بندوں کی تعلیم فرماتا ہے کہ!

وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ○

ترجمہ: جاہلوں سے منہ پھر لو

نہ کہ ان کو پیرومرشد مان لو، جو خود گمراہ ہے وہ تمہاری رہبری کیسے کرے گا؟

جسکو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کی پاسداری کا خیال نہیں وہ تمہیں راہ راست کا سبق کیسے دے سکتا ہے؟ بقول شاعر

جو خود نہ تھے راہ پر
اوروں کے ھادی بن گئے

کیا پردہ صحت کیلئے نقصان دہ ہے؟

پردہ کے مخالفین ایک یہ اعتراض کرتے ہیں کہ عورت بھی مرد کی طرح انسان ہے، اشرف المخلوقات ہے، اسکو بھی آزادانہ گھومنے پھرنے کا حق ہے کیونکہ گھر کے اندر بند رہنے سے اس کی صحت بگڑ جاتی ہے جسم نحیف رنگ زرد اور خون کمزور ہو جاتا ہے ان کا یہ اعتراض بھی ان کے اس پروپیگنڈے کی ہی ایک قسم ہے، جس سے مقصود صرف اور صرف پردے کو بدنام کرنا ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ پردے کا مقصد عورتوں کو گھروں میں قید کرنا نہیں ہے بلکہ اس کا اصل مطلوب تو یہ ہے کہ عورتیں اور مرد ایک دوسرے کی شکل وصورت اور بناؤ سنگار کو نہ دیکھیں تا کہ معاشرے میں فساد نہ پھیلے، زنا کا خاتمہ ہو، اسلام عورتوں کے باہر جانے کیخلاف نہیں بلکہ وہ اپنی بقائے صحت کے لئے باپردہ ہو کر صبح وشام ہوا خوری کر سکتی ہیں ہاں اسلام اس بات سے ضرور منع کرتا ہے کہ عورتیں بے حیاء بن کر گلی کوچوں اور بازاروں میں بے پردہ غیر محرموں کے سامنے ماری ماری پھریں۔

ایک سوال......کیا بے پردہ عورتیں صحت مند ہوتی ہیں؟

پردے کو مضر صحت قرار دینے والوں کی خدمت میں ایک سوال ہے جس کا جواب وہ سوچ کر بتائیں کہ صبح وشام شتر بے مہار بے پردہ پھرنے والی عورتیں بہت صحت منداور قوی الجسم ہوتی ہیں؟ کیا ان کو بیماریاں نہیں لگتیں اور جوان کے بطنوں سے اولاد پیدا ہوتی ہے وہ پردہ نشین عورتوں کی اولاد سے زیادہ طاقتوراور مضبوط ہوتی ہے؟

کیا پردہ سے ٹی بی کا مرض لاحق ہوجاتا ہے؟

پردے کے مخالفین اپنے قول کی تائید میں ایک یہ بھی دلیل پیش کرتے ہیں کہ پردے میں رہنے کی وجہ سے بہت ساری عورتیں ٹی بی کی مرض میں مبتلا ہوکر مرجاتی ہیں میرا ان اعتراض کرنے والوں کی خدمت میں ایک سوال ہے۔

کیا مرد ٹی بی کے مرض میں مبتلا نہیں ہوتے؟

اگر لاکھوں عورتیں ٹی بی میں مبتلا ہوکر مرجاتی ہیں اور اس کا سبب ''

پردہ'' کو گردانا جاتا ہے، تو عورتوں کی طرح لاکھوں مرد بھی ٹی بی کے مرض میں مبتلا ہو کر اس دار فانی سے کوچ کر جاتے ہیں ان کی بیماری کا سبب کیا بتاؤ گے؟ (عقلمند کو اشارہ ہی کافی ہے)

امریکہ میں مقیم ایک مسلمان بہن کا سوال

تقریباً آج سے تین ماہ پہلے راقمۂ حروف کو امریکہ سے ایک مسلمان بہن کی کال وصول ہوئی۔ اس بہن کا کہنا تھا کہ یہاں پر پردہ کو نہایت ہی برا سمجھا جاتا ہے جو مسلمان عورت نقاب کر کے باہر نکل آئے تو اسے بڑی کڑوی اور تیکھی نگاہوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لوگ اسے مڑ مڑ کر یوں دیکھتے ہیں جیسے مخالف پارٹی کا وکیل کہڑے میں کھڑے ملزم کو دیکھتا ہے اور میں اپنی پوری فیملی میں صرف واحد لڑکی ہوں جو کہ نقاب کے ساتھ باہر نکلتی ہوں۔ اور میری فیملی کے لوگ مجھ پر اور میرے نقاب پر شدید تنقید کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ جب ہمارے ساتھ ہوتی ہو تو نقاب کر کے مت نکلا کرو۔ تمہارے ساتھ ساتھ ہم بھی لوگوں کی تنقیدی اور تحقیری نگاہوں کا نشانہ بنتے ہیں۔ اور آج ٹی وی پر ایک اسلامی چینل پر کسی پروفیسر صاحب سے اسلامی سوال و جواب پوچھے جا رہے تھے اسی اثناء میں ایک لڑکی نے ان سے سوال

کیا کہ کیا جب حالات اس قسم کے ہو جائیں کہ اسلامی پردے کا اور پردہ داروں کا مذاق بنایا جائے ان کو تحقیری نظروں کا نشانہ بنایا جائے جیسا کہ یورپی ممالک میں ہو رہا ہے کہ ایک مسلمان عورت کیلئے پردہ کرنا اس قدر مشکل بنا دیا گیا ہے کہ وہ بے پردگی میں اپنے لئے زیادہ عافیت سمجھتی ہے تو کیا ان حالات میں عورت کیلئے پردہ کے احکامات میں کوئی رعایت ہے؟ تو پروفیسر صاحب بولے کہ ان ممالک میں اور ان حالات میں رہنے والی خواتین پردہ کے احکامات سے بالخصوص چہرے کے پردے سے مستثنیٰ ہیں۔ اگر وہ نقاب نہ کریں تو ان کیلئے کوئی قباحت نہیں ہے۔ میری اس مسلمان بہن نے بڑی پریشانی کے عالم میں مجھے فون کیا کہ میں یہ مسئلہ سن کر نفی و اثبات کی کشمکش میں مبتلا ہو گئی ہوں، کیونکہ میں نے جو پردے کے احکامات پڑھے ہیں ان میں تو کسی موقع پر بھی لچک نہیں سوائے حالت احرام کے اور سن ایاس کے کہ اسمیں پردے کے بالائی کپڑے مثلاً برقع اور چہرے کا نقاب اتارنے کی سہولت ہے اور وہ بھی ان خواتین کیلئے جو کہ تبرج فی الزینۃ کا ارتکاب نہ کرتی ہوں۔

راقمۂ حروف نے جواباً بتایا کہ یہ شریعت مطہرہ ہے جو کہ قرآن وسنت کا مجموعہ ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرامین مقدسہ کا مجموعہ ہے۔ یہ کسی

کے گھر کا راج نہیں، کسی مائی کے لال کو جرأت نہیں کہ اپنی مرضی سے اس میں لب کشائی کر جائے۔

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰٓی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ○ (سورۃ الاحزاب)

یہ آیت کریمہ اور اس سے ثابت ہونے والا حکم اور فضیلت آج کی مسلمان عورت پر ایسے ہی ثابت ہوتی ہے جیسا کہ آج سے چودہ سو سال قبل صحابیات کیلئے ثابت تھی۔ میرے نبی ﷺ کے اس فرمان مبارک "المرأۃ عورۃ" (عورت پردہ میں رکھنے کی چیز ہے) میں کل کی آج کی اور آنے والے دور کی عورتیں شامل ہیں۔ عورت عورت ہے چاہے وہ مشرقی ہے یا مغربی۔ وہ جہاں بے پردہ ہوگی وہیں فتنہ کا دروازہ کھل جائیگا۔

اور میری بہن، یورپی ممالک میں رہنے والی اور پردے کے سلسلہ میں پریشانیوں کا مقابلہ کرنے وای میری مسلمان بہنوں کیلئے میرے نبی کریم ﷺ کا فرمان عالیشان مشعلِ راہ ہے۔ مشکوٰۃ شریف کی حدیث مبارکہ ہے۔

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ

ترجمہ: جس نے فساد امت کے وقت (یعنی عملی یا اعتقادی خرابی) کے وقت میری سنت پر عمل کیا اس کیلئے سوشہیدوں کا ثواب ہے۔میری بہن جب سرکار کی سنتوں سے منہ موڑا جائے اور سنتوں پر عمل پیرا لوگوں کا مذاق اڑایا جائے جب برقعہ اوڑھنے پر آپ پر بوسیدگی کی چھاپ لگ جائے لوگ آپکو تنقیدی نگاہوں کا نشانہ بنائیں تو یہ فساد امت کا نازک وقت ہے۔ ہاں ہاں جب سکولوں یونیورسٹیوں میں اسکارف لینے پر۔ پابندی عائد کر دی جائے۔ اسکارف لینا جرم ٹھہرے، نقاب پر پابندی لگا دی جائے اور یہ ملکوں کا قانون بن جائے تو یہ کڑا وقت فساد امت کا وقت ہے۔اس کڑے وقت میں جوڈٹ گیا وہ بچ گیا اور سوشہیدوں کا ثواب لے گیا۔

ایسے کڑے وقت میں جس نے ان فسادیوں سے جہاد باللسان کیا اس کیلئے سوشہیدوں کا ثواب ہے۔

جس نے جہاد بالید کیا اس کیلئے بھی سوشہیدوں کا ثواب ہے اور جو اس فسادی ریلے میں اپنے پاؤں پر جم کر کھڑا رہا اور خود اس بے عملی کے دور میں عمل کے جھنڈے کو مضبوطی سے تھامے کھڑا رہا اس کیلئے بھی سوشہیدوں کا ثواب ہے۔

یہ نغمہ فصل گل ولالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ
اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذان لا الہ الا اللہ

مسلمانوں کے نام ہے یہ کھلا پیغام

حقوق نسواں، آزادی نسواں کا محافظ ہے اسلام

میری اسلامی ماؤں، بہنوں آج پورے معاشرے میں شیطانی ایجنٹوں نے اپنی چالوں کے جال پھیلائے ہوئے ہیں کہیں یورپی معاشرہ اپنی شیطانی پٹاری کھولے ہوئے ہے تو کہیں بڑی بڑی عالمی تنظیمیں حقوق نسواں اور آزادی نسواں کے نعرے لگا کر میری بھولی بھالی سیدھی سادھی بہنوں کو ورغلانے کی کوشش کر رہی ہیں، میری بہنوں، ذرا کچھ دیر کیلئے اپنی گردنیں اپنے گریبانوں میں ڈالئے اور سوچئے کہ حقوق نسواں کے نام پہ مادر پدر آزادی کے خواہاں کونسی آزادی نسواں اور حقوق نسواں کی بات کر رہے ہیں وہ کون سے حقوق عورت کو دلا کر اس کے سر پر عزت و عظمت کے تاج سجانا چاہتے ہیں؟ وہ عورت کو پردے سے اور اسلام سے متنفر کر کے کن راہوں پر چلانا چاہتے ہیں؟ اسلام نے تو عورت کو چار حیثیتیں دی ہیں اور ہر ہر درجے

میں اس کی وہ عزت افزائی کی کہ ایسی عزت افزائی صرف اور صرف اسلام کا حصہ بن کر رہ گئی ان چار رشتوں کے علاوہ اسلام میں عورت کیلئے پانچواں رشتہ نہیں کیونکہ جو مقام و مرتبہ ان رشتوں میں عورت کو دیا گیا اس سے آگے کوئی سلیم الفطرت کسی درجہ اور مقام کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔

1- بیٹی، 2- بہن، 3- بیوی، 4- ماں

1- بیٹی:

عورت کو ہر معاشرے میں اور ہر دور میں جو اس دنیا میں آنکھ کھولتے ہی حیثیت ملتی ہے وہ ہے بیٹی کی حیثیت...... حقوق نسواں اور آزادی کی تسبیح الاپنے والے ایک طائرانہ نظر ڈال کر اور انصاف کی عینک لگا کر دیکھیں تو ان کو بخوبی نظر آ جائے گا کہ معاشرے کی دھتکاری بیٹی کو رحمت کی مسند عالیہ پر کس نے بٹھایا؟ اس زندہ درگور کی جانے والی بیٹی کو کھلی فضاؤں میں سانس لینے کی آزادی کس نے دی؟ اس زیب میخانہ کو زینت کا شانہ کس نے بنایا؟ اس کی پرورش کو باپ اور بھائی کے لئے جنت کا ضامن کس نے بنایا؟ ایک سنگدل اور بے رحم باپ کے دل میں ایک بیٹی کے لئے محبت و شفقت کے بیج کس نے بوئے؟

بحیثیت بیٹی اس کے سربراہ پر اس کے کھانے، پینے، پہننے، اوڑھنے اور اس کی تعلیم وتربیت کے حقوق کس نے لاگو کئے؟ انشاءاللہ دنیا کے ایک کونے سے لیکر دوسرے کونے تک ہر جاندار، بے جان چیز زبان حال وقال سے پکار اٹھے گی کہ بیٹی کو بلاشبہ یہ مقام اسلام نے دیا ہے۔

پہلی بچی پیدا ہوئی تو اسکا اجر وثواب

نبی کریم ﷺ نے فرمایا عورت کی پہلی بچی پیدا ہونا خوش نصیبی کی علامت ہے، اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بیٹی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹا دیتا ہے...... بیٹی کو بیٹے پر مقام عطا کیا۔

بیٹا یا بیٹی پیدا ہونے پر بشارت

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب کسی عورت کی بچی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیج دیتا ہے جو کہ حرکت کی وجہ سے دوڑتا ہوا کہتا ہے ایک ضعیفہ پیدا ہوئی، قیامت تک اللہ تعالیٰ اس کے لئے معین ومددگار ہوگا اور جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیج دیتا ہے جو کہ بیٹے کا بوسہ لیتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے پیش کیا ہے۔

لڑکی کی تربیت اور شفقت پر اجر وثواب:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی یتیم کو کھانے پینے میں شریک کرلیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت لازم فرما دیتا ہے، بشرطیکہ وہ ایسا گناہ نہ کرے جو نا قابل معافی ہو اور جس نے تین بیٹیوں یا اس کے مثل تین بہنوں کی پرورش کی ان کی تعلیم و تربیت کا بندوبست کیا یہاں تک کہ اللہ انہیں غنی کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت لازم فرما دیتا ہے۔

بیٹی کو کھلانے پر اجر وثواب:

مسلم شریف میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میرے پاس ایک عورت اپنی دو لڑکیوں کے ساتھ آئی اور مجھ سے کچھ مانگا تو میرے پاس اس وقت ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا میں نے وہی کھجور اس کو دی تو اس نے کھجور اپنی دونوں لڑکیوں کے درمیان تقسیم کر دی اور خود اس میں سے کچھ نہ کھایا پھر وہ اٹھی اور اپنی دونوں لڑکیوں کے ساتھ باہر چلی گئی اور جب میرے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عورت کی بات بیان کر دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیٹیوں کے ساتھ

مبتلا کیا گیا اور اس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا بیٹیاں اس کے لئے جہنم سے پردہ بن جائیں گی۔

عورت بحیثیت بہن:

شریعت مطہرہ نے عورت کو ایک بہن ہونے کی حیثیت سے بھائی کیلئے عزت وغیرت قرار دیا اور بھائی کیلئے ان کو جنت کا ضامن بنا دیا بشرطیکہ وہ اس کی سرپرستی خوش اسلوبی سے انجام دے۔

عورت بحیثیت بیوی:

یہ وہ پاکیزہ مرتبہ ہے جو عورت کو مختلف پاکیزہ رشتوں میں پروتا ہے، حقوق نسواں اور آزادی نسواں کے نام نہاد علمبردار عورت کی مظلومیت کو ثابت کرنے کیلئے یہ نقطہ بھی اٹھاتے ہیں کہ ایک بیوی کی حیثیت سے عورت بہت مظلوم ہے شوہر اس پر ظلم کرتا ہے اسلام نے شوہر کو سرپرستی کے حقوق دیکر عورت کے حقوق غصب کر دیئے ہیں ایسے لوگوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اگر نادان اور جاہل لوگ اپنی نادانی اور جہالت کی وجہ سے عورتوں کے ساتھ ناروا سلوک کریں تو ان کے اس فعل کی وجہ سے اسلام کو مورد الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا بلکہ شوہروں کے اس عمل کو برا کہا جائیگا میں دعویٰ سے کہتی ہوں اور تاریخ کے شواہد کی روشنی میں ہر ذی شعور بندہ یہ

بات مانے بنا نہیں رہے گا۔

کہ اگر اسلام عورت کو عزت نہ دیتا تو زمانہ جاہلیت کی طرح آج بھی اس کی منڈیوں میں بولیاں لگتیں، اگر اسلام اس کے حقوق کی پاسداری نہ کرتا تو عورت کو اپنی شادی بیاہ کے معاملہ میں خاطر خواہ اختیارات نہ دیئے جاتے اور اسلام کی رحمت بھری چھاؤں عورت کو اپنے دامن میں جگہ نہ دیتی تو آج بھی اسے جوئے میں ایک بے جان چیز کی طرح ہارا جاتا، میں آزادی نوع انسان کی تنظیموں کے سربراہان سے اور حقوق نسواں کا علم بلند کرنیوالوں سے نہایت ادب سے مخاطب ہوں کہ انہوں نے عورت کی مظلومیت اور حق تلفیوں کو بیان کرنے کیلئے معاذ اللہ اسلام کا نام لے لیا تو کیا وہ قدیم یونانی باشندوں کی تاریخ کو بھول گئے جنہوں نے عورت کو شیطان کی ایجنٹ قرار دیا اور نجاست کا ڈھیر کہا جبکہ روسیوں نے کہا کہ عورت کی ایک بے زبان جانور سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں وہ زبان جس سے یہ اپنی مرضی سے بول سکے اس کو اس زبان سے محروم کر دیا جائے

سرکار دو عالم حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت کے تقریباً 15 سال پہلے 586ء میں کلیسا کی ایک مجلس نے فتویٰ دیا کہ عورتیں روح نہیں رکھتیں ان ظالموں نے عورت کو اس کے سب سے بڑے اور بنیادی حق سے محروم کر

دیا اور اسے اشرف المخلوقات انسان ماننے سے ہی منکر ہو گئے حسن اتفاق دیکھئے کہ اس کے تھوڑے عرصہ بعد ہی ہادی برحق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو ذلت کی گہرائیوں سے نکال کر عزت و عظمت کی مسند عالیہ پر فائز کر دیا اور ارشاد فرمایا:

الحدیث:

میرے لئے تمہاری اس دنیا میں خوشبو اور عورتیں پسندیدہ بنادی گئی ہیں اور نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

مذکورہ بالا حدیث پاک مقام عورت کے بارے میں ایک اہم مقام رکھتی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کا ذکر خوشبو کے ساتھ کیا ہے۔

مطلب یہ کہ جس طرح ایک صاحب ذوق اور سلیم الفطرت انسان خوشبو سے محبت کرتا ہے عورتیں بھی اسی طرح پیار و محبت کی مستحق ہیں گویا کہ عورتوں سے نفرت کرنیوالا نہ تو سلیم الفطرت ہے اور نہ ہی صاحب ذوق

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

الدنیا کلها متاع و خیر متاع الدنیا المرأة الصالحة

ترجمہ: دنیا ساری کی ساری متاع ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک اور صالحہ عورت ہے۔

عورت بحیثیت ماں

اسلام نے ویسے تو عورت کو ہر حیثیت میں ہی قابل احترام ٹھہرایا ہے لیکن ماں ہونے کے ناطے جو اسکو مقام دیا اس کی تو بات ہی کچھ اور ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی مقامات پر اپنی عبادت کا حکم دینے کے فوراً بعد والدین کے حقوق کی طرف توجہ دلائی اور والدین میں سے خصوصی طور پر ماں کا ذکر فرمایا اور انسان کو ماں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید فرمائی اور پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک احادیث بھی اسی بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

بخاری شریف کی ایک حدیث پاک میں آتا ہے، ایک شخص سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا حقدار کون ہے؟ فرمایا اُمُّكَ تیری ماں پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ مَنْ پھر کون فرمایا اُمُّك تیری ماں ہی تمہارے حسن سلوک کی سب سے زیادہ حقدار ہے صحابی نے پھر پوچھا آقا صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ مَنْ فرمایا اَبُوْكَ تیرا باپ (سبحان اللہ عزوجل)

مذکورہ بالا تبصرہ عورت کے مقام پر اظہر من الشمس دلالت کرتا ہے ایک طرف بیٹی، بہن، بیوی اور ماں کے بارے میں اسلام کی زریں ہدایات ہیں۔

اور دوسری طرف آزادی نسواں کی علمبردار یورپ کی جھوٹی اور کھوکھلی سوسائٹی ہے جہاں بیٹی، بہن، بیوی اور ماں کی تذلیل کو نام نہاد آزادی کا نام دیکر اپنے شیطانی ضمیر کو تسکین پہنچانے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے میں ہر مسلم اور غیر مسلم کو اوپر والے مقام عورت کے تذکرے پر کھلم کھلا چیلنج کرتی ہوں کہ وہ یورپی اور اسلامی قوانین حقوق نسواں کے مابین موازنہ کریں اور انصاف کے ترازو کا دامن پکڑ کر بتائیں کہ عورت کے حقوق کا محافظ اسلام ہے یا یورپ کا وضع کردہ قانون انشاء اللہ مخالفین اسلام بھی اسلام کے حق میں ہی فیصلہ دیں گے بشرطیکہ وہ غیر جانبدارانہ فیصلہ کریں۔

یورپی نئی تہذیب کس آزادی کی خواہاں ہے؟

میرا یورپی تہذیب و تمدن کے دلدادہ لوگوں سے سوال ہے کہ وہ معاشرے میں کونسی آزادی کے خواہاں ہیں؟ کیا۔

1- عورت کے چہرے کو نقاب سے اور سر کو دوپٹہ سے آزاد کروانا ہی آزادی ہے؟ (حالانکہ اس کا آزادی سے کیا تعلق ہے؟ کیا وہ بتانا پسند کریں گے)۔

2- اگر ان کی بہن، بیٹیاں اور بیویاں نائٹ کلبوں میں جا جا کر غیر مردوں کے ساتھ تفریح منا کر اپنے عریاں اور ننگے جسموں کی نمائش کر کے

ڈانس کریں تو یہ آزادی ہے؟ وہ بتانا پسند کریں گے کہ اس میں آزادی کا کونسا ایسا گوہرِ نایاب موجود ہے جس سے محرومی پر عورت کو مظلوموں کی صف میں کھڑا کیا جاتا ہے؟

3- عورت کا گلی کوچوں، بازاروں، دفاتر، تفریح گاہوں میں اپنی ذات پر شیطانی تبصرے کروانا اور مردوں کی نظروں میں کھلونا بنی رہنا اور شیطانی مسکراہٹوں، تبصروں کا سامنا کر کے مردوں کے دل بہلانے کا ذریعہ بنی رہنا ہی آزادی ہے؟

4- اگر ایک بیٹی اپنے باپ کے ساتھ راہ چلتے اپنے بوائے فرینڈ سے ہاتھ ملائے اور بے شرمی کی انتہا کرتے ہوئے بلا جھجک اسکا بوسہ لے اور باپ اپنی بیٹی کے اس فعل پر بڑی بے غیرتی سے مسکرائے تو کیا یہ آزادی ہے؟

(کیا آپ بتانا پسند کریں گے کہ اس آزادی میں کونسی خیر خواہی ہے جس سے مسلم عورت محروم ہے۔

5- اگر یورپی عورت سے اسکے زنا کی پیداوار بچے کی ولدیت کے بارے میں پوچھا جائے تو وہ مسکرا کر کہے گی یہ میرے ایک دوست کی نشانی ہے اور سننے والا بھی اسکوئی تہذیب وثقافت کا حصہ سمجھ کر نظر انداز کر

دے تو کیا یہ آزادی ہے؟

6- جواں بیٹی آدھی رات کو اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ منہ پر کالک مل کر اور اپنی عصمت کا گوہر نایاب لٹا کر آجائے اور باپ اور بھائی اسکو اپنی بہن اور بیٹی کی آزادی کا حصہ سمجھ کر لبوں کو تالا لگائیں اور اس ناقص العقل کی رہنمائی کر کے اسکو راہ راست پر لانے کو اس کی نام نہاد آزادی کی راہ میں رکاوٹ سمجھیں کیا اسکو آزادی کہتے ہیں؟ اربوں کھربوں روپیہ صرف کر کے حقوق نسواں اور آزادی نسواں کے لئے بڑی بڑی عالمی تنظیمیں قائم کی گئی ہیں۔

7- ایک منکوحہ عورت میک اپ کر کے نیم عریاں لباس پہن کر تفریح گاہوں، سڑکوں اور گلی کوچوں میں اپنے جسم کی نمائش کروا کر اپنے لئے نت نئے شوہر ڈھونڈتی پھرے جس کیلئے شوہر سے ایک معمولی تلخی علیحدگی کا باعث بن جائے اور وہ دوسرے پھر تیسرے شوہر کی تلاش میں نکل پڑے تو کیا یہی وہ آزادی ہے جس کو آزادی نسواں کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

8- عورت کو اس کے مضبوط قلعہ، گھر کی چاردیواری سے نکال کر اسکو غیر مردوں کی شیطانی، ہوسناک نظروں کی توجہ کا مرکز بنانا کہ وہ آزادی کی

علمبردار امریکہ کی ایک مشہور ایکٹریس اور امریکہ اور یورپ میں کروڑوں دلوں کی دھڑکن Jean seberg (جین سیبرگ) کی طرح عبرت کا نشان بن جائیں کہ موت سے چند لمحات پہلے اپنی ڈائری میں وہ یورپی تہذیب وثقافت پر نفرین بھیجتے ہوئے اور گھر کی چاردیواری کو اپنے لئے ایک مضبوط حصار سمجھ کر یہ لکھنے پر مجبور ہوگئی کہ:

I wish I had stayed at home

کاش میں اپنے گھر میں رہی ہوتی

9- ہر چیز اپنی فطرت کے مطابق ہی زندہ رہنے میں سکون محسوس کرتی ہے چاہے اشرف المخلوقات انسان ہو یا اس کا تعلق حشرات الارض جیسی مخلوق سے کیوں نہ ہو اور یہ حقیقت ہے کہ گھر کے باہر کی دنیا میں ہیرو بننا اور مردوں کے شانہ بشانہ چل کر اپنے ناتواں کندھوں پر بھاری ذمہ داریاں اٹھانا یہ عورت کی فطرت کے خلاف ہے عورت کے بارے میں اسلام کا قانون عورت کی فطرت کے عین مطابق ہے نہ کہ عورت کے اوپر ظلم وہ مقام جہاں ایک عورت ناکام تجربہ کرنے کے بعد پہنچتی ہے اسلام چاہتا ہے کہ وہ اپنے آزاد، ارادہ کے تحت خود اپنے انتخابات کے ذریعے وہاں پہنچے۔

ارباب فہم وفراست میرے مسلمان بھائیوں کے نام

فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے مذکورہ بالا مضمون میں آپ کے سامنے دو نظام ہیں اب عقل کی کسوٹی پر پرکھتے ہوئے یہ آپ پر ہے کہ آپ کونسا نظام اپنی بہن اور بیٹیوں کیلئے پسند کریں گے......ایک اسلام کا عفت وعصمت کا نظام ہے اور دوسرا یورپ کا گندگی سے بھرا پڑا ثقافتی کلچر ہے آپ کونسے نظام میں عافیت سمجھتے ہیں فیصلہ خود کریں۔

اسلام کا پاکیزہ اور عین فطرت کے مطابق نظام...... یا...... یورپ کا بے حیائی کا غیر فطری نظام

اسلام کا بچوں کو ممتا کی ملکہ بنانے کا نظام اور اسلام کا عورت کو گھر کی ملکہ بنانے کا نظام...... یا یورپی تہذیب کا صحیح معنوں میں عورت کو ایک معاشرتی لونڈی بنانے کا نظام

اسلام کا بچوں کو ممتا کی چھاؤں میں رکھنے کا نظام...... یا...... یورپ کا ہومز نرسنگ کا نظام

اسلام کا عورت کو پاکیزہ ماحول دینے کا نظام ...... یا...... یورپ کا عورت کو گندگی کے ڈھیر پر پھینکنے کا نظام۔

اسلام کا عورت سے ذمہ داریوں کا بوجھ کم کرنے کا نظام...... یا...... پھر

یورپ کا وہ نظام جس میں عورت کے ناتواں کندھوں پر اندرونی و بیرونی ذمہ داریوں کا بوجھ ڈال دیا جائے۔

اسلام کا عورت کو زیب خانہ بنانے کا نظام اور عورت کو شمع بیت بنانے کا نظام......یا...... یورپ کا عورت کو بے پردہ کر کے ایک طوائف کی طرح شمع محفل بنانے کا نظام......وغیرہ وغیرہ

بے پردہ کل جو نظر آئیں چند بیبیاں
اکبر زمیں پر غیرت قومی سے گر گیا
پوچھا جو میں نے آپ کے پردے کو کیا ہوا؟
بولیں وہ ہنس کے عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

اور آج دل سے یہی صدا نکلتی ہے......کہ:

آہ اسلام تیرے چاہنے والے نہ رہے
جن کا تو چاند تھا وہ ہالے نہ رہے

مغربی تہذیب کی چند خطرناک جھلکیاں

مغربی دنیا میں بالخصوص اور باقی ساری دنیا میں بالعموم فحاشی و عریانی اور بے راہ روی کا جو سیلاب امڈ آیا ہے اس پر کنٹرول کسی صورت نظر نہیں آتا۔ مغربی ممالک کے اندر ''نئی روشنی'' نے جو اندھیرا پھیلایا ہے اس نے پورے

معاشرے کو تاریکی میں ڈبو دیا ہے۔ مغربی ممالک میں فحاشی کی پھیلی ہوئی وباء سے نکلنے والے نتائج لکھے جائیں تو بڑے بڑے ضخیم رجسٹر سیاہ ہو جائیں گے لیکن قلم اس کی سیاہ کاریاں مکمل طور پر لکھنے سے قاصر رہے گی۔ البتہ مغربی تہذیب کی چند خطرناک جھلکیاں نہایت ہی مختصر الفاظ میں بیان کی جاتی ہیں۔

i- فحاشی کا جاری سمندر:

مغربی ممالک میں بے حیائی کے پھیلاؤ کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ وہاں ''قحبہ خانہ'' (بے حیائی، زنا کا اڈا) کھولنا ایسے ہی ہے جیسا کہ ہمارے ہاں پرچون کی دکان کھولنا۔ وہاں پر عورتیں اپنی رضامندی اور خوشی سے قحبہ گری کے کاروبار کو ایک پیشہ کی حیثیت سے اختیار کئے ہوئے ہیں جبکہ بعض دوسری عورتیں جزوی طور پر یہ کاروبار کرتی ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق لندن میں علانیہ زنا کار عورتوں کی تعداد 40 ہزار کے لگ بھگ ہے، فحاشی کے سمندر کی طغیانی لہروں نے حسب ونسب کی تمام حرمتوں کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ آئے دن اخبارات میں خبریں آتی ہیں کہ باپ بیٹی کے ساتھ جنسی تعلقات میں ملوث ہوا اور فلاں شہر میں ماں اور بیٹا جنسی تعلقات میں ملوث پائے گئے (استغفر اللہ عزوجل)

ii- بچوں کا شہوت رانی میں مبتلا ہونا:

مغربی ممالک کے اندر بڑوں کی دیکھا دیکھی چھوٹے بچوں کے ننھے منے ذہن وقت سے پہلے ہی بالغ ہو چکے ہیں۔ایک انگریز مصنفہ ڈاکٹر ایڈتھ ہوکر اپنی کتاب Laws of sex میں لکھتی ہے کہ ایک سات برس کی چھوٹی لڑکی جو کہ حسب ونسب کے لحاظ سے نہایت ہی شریف خاندان سے تعلق رکھتی تھی،خود اپنے بڑے بھائی اور اس کے چند دوستوں کے ساتھ ملوث ہوئی اور اسی کتاب میں بچوں کی شہوت رانی کا دوسرا واقعہ تحریر کرتے ہوئے لکھتی ہے کہ پانچ بچوں کا ایک گروہ جو دو لڑکیوں،اور تین لڑکوں پر مشتمل تھا باہم شہوانی تعلقات میں وابستہ پائے گئے اور انہوں نے اپنے ہم عمر بچوں کو بھی اس کی ترغیب دی ان میں سب سے بڑے بچے کی عمر صرف 10 سال تھی۔

iii- جنسی بے اعتدالیوں کے تحفے:

انسان جنسی آوارگی اور بے راہ روی کی جس شاہراہ پر چل پڑا ہے وہ اسے تباہی کے گڑھوں میں گرا کر چھوڑے گی،جنسی بے اعتدالیوں کے نتیجے میں مہلک،موذی اور لا علاج بیماریاں تحفے کی شکل میں مل رہی ہیں،جن میں آتشک،سوزاک اور ایڈز سرفہرست ہیں ان سب میں موذی ترین ایڈز کی بیماری ہے جس کا ابھی تک کوئی علاج دریافت نہیں کیا جا سکا۔ یہ بیماری

مغرب کی آزاد شہوت رانی کے طرز عمل نے پیدا کی۔

iv- رشتہ داریوں کا احترام ختم:

مغربی دنیا میں ان جنسی بے اعتدالیوں نے جہاں معاشرتی نظام کی دھجیاں بکھیر دی ہیں وہاں خاندانی نظام کو بھی تباہی کے گڑھے میں پھینک دیا ہے۔ رشتہ داروں کا احترام ختم ہو چکا ہے۔ خاندان بکھر چکے ہیں، باہمی محبتیں اور خلوص جو والدین اور اولاد کے مابین فطرتاً ہوتا ہے وہ بھی ختم ہو چکا ہے۔ مغربی دنیا میں میاں بیوی کو اور بیوی میاں کو ایسے تبدیل کر سکتی ہے جیسے لباس کو بآسانی تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ وہاں پر سب خود مختار ہیں اور اپنے معاملات کے خود کفیل ہیں، نہ بیوی شوہر کی پابند ہے اور نہ ہی اولاد والدین کی پابند ہے۔ عورتیں، مردوں سے بیزار ہو کر لواطت جیسے فعل بد کیلئے عورتوں اور پالتو کتوں کی طرف مائل ہو رہی ہیں۔ وفاداری کے جنازے نکل چکے ہیں۔ مرد و زن کی باہمی فطری وفا ناپید ہے۔ مرد عورتوں سے بیزار ہو کر دوسرے مردوں کی طرف غیر فطری افعال کو شرمناک حد تک اختیار کئے ہوئے ہیں۔ بیوی شوہر سے نہیں پوچھتی کہ وہ کہاں کہاں جھک مارتا ہے اور شوہر کو اس بات پر اعتراض کرنے کی جرأت نہیں ہوتی کہ اس کی بیوی کی راتیں کہاں کہاں گزرتی ہیں ان حالات میں جب بچوں کا بھی پریشان حال

نہیں تو بڑے بوڑھوں کی کسے پرواہ ہوگی۔ بوڑھوں اور بچوں کو سنبھالنے کیلئے حکومت نے دارالکفالت (Old Peoples Homes) اور (Care Center) کھول رکھے ہیں۔ مغربی دنیا میں ماں باپ بچوں کا اتنا خیال نہیں رکھتے جتنا کہ جانور بچوں کا خیال رکھتے ہیں۔

(ماخوز از جنسی سیلاب اور مسلم شباب از پروفیسر محمد رفیق)

v- شادی کا تصور ختم:

مردوں اور عورتوں کا ایک کثیر طبقہ ایسا ہے جو شادی کے تصور سے ہی باغی ہے۔ وہ شادی کے بندھن کو ایک فضول اور لایعنی رسم سمجھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ”جب بازار سے ہر وقت تازہ دودھ مل سکتا ہے تو پھر گھر پر گائے باندھنے کی کیا ضرورت ہے“۔

vi- ہم جنس پرستی:

ہم جنس پرستی یعنی لواطت مرد کا مرد کے ساتھ اور عورت کا عورت کے ساتھ جنسی تعلق قائم کرنا لواطت کو انگریزی میں (Sodomy) کہا جاتا ہے۔ سب سے پہلے اس فعل بد کے شروع کرنے والے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے لوگ ہیں جو کہ شہر سدوم میں آباد تھے۔ شہر سدوم ایک نہایت ہی زرخیز اور خوشحال علاقہ تھا، اس کے اردگرد کی بستیاں غریب

اور بنجر زمین کی مالک تھیں اور آئے دن قحط سالی میں مبتلا رہتی تھیں اور یوں وہ غلہ اور دیگر خوردونوش کی چیزوں کیلئے اہل سدوم سے رجوع کرتے۔ اہل سدوم ان آئے دن آنے والے مہمانوں سے بہت تنگ دل تھے۔ اور ہر موقع کی تاک میں رہنے والے شیطان نے انہیں مشورہ دیا کہ سدوم کی طرف آنے والی شاہراہوں میں چھپ کر کھڑے رہا کرو اور جو باہر کے لوگ شہر سدوم میں داخل ہوں ان کے مردوں کے ساتھ بدفعلی کرواوران کا مال ومتاع لوٹ لو۔ لوگ خود ہی خوفزدہ ہوکر تمہارے شہر میں آنا چھوڑ دیں گے۔ شیطان کی اتباع میں ابتدا تو انہوں نے مجبوراً اس فعل بد کا ارتکاب کیا لیکن آہستہ آہستہ وہ اس کے عادی ہوتے گئے مردوں کی طرف التفات بڑھتا گیا اور عورتوں سے بے رخی میں اضافہ ہوتا گیا۔

اللہ رب العزت نے ان کی اصلاح کیلئے حضرت لوط علیہ السلام کو مبعوث فرمایا لیکن انہوں نے حضرت لوط علیہ السلام کی دعوت کو ٹھکرایا اور دردناک اور عبرتناک عذاب الیم سے دوچار ہوئے کہ سابقہ اور ان کے بعد والی مجرم امتوں میں سے کسی کو ان عذابوں سے دوچار نہیں ہونا پڑا جو قوم لوط پر نازل کئے گئے۔ ان پر آگ اور پتھروں کی بارش کی گئی اور بعدازاں ان کی بستیوں کو الٹ پلٹ کر دیا گیا۔

(لواطت کی مذمت احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں)

2-عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَخْوفُ مَااَخَافُ عَلٰى اُمَّتِىْ عَمَلَ قَوْمَ لُوْطِ

(ابن ماجہ، ابواب الحدود باب من عمل قوم لوط)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی امت کے بارے میں جس بات کا زیادہ خدشہ ہے وہ قوم لوط کا عمل ہے۔

موجودہ صدی میں پورا معاشرہ لواطت کی لپیٹ میں

تاریخ کا مطالعہ کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ پچھلی صدیوں میں لواطت کا وجود تو برقرار رہا لیکن اس فعل بد کا ظہور بہت کم ہوا۔ اکا دکا واقعات سننے میں ملتے ہیں، لیکن موجودہ اس ڈیڑھ صدی کے اندر اندر جہاں دوسرے جرائم اور گناہوں کی بھرمار ہوئی وہیں لواطت نے بھی مردوں اور عورتوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ پورا معاشرہ اس برائی کے تعفن سے متعفن ہے۔

1970ء میں جرمنی میں اس فعل بد کو قانونی طور پر جائز قرار دے دیا گیا۔

1930ء میں ڈنمارک میں اس فعل کو قانونی تحفظ دے دیا گیا۔

1976ء میں برطانیہ میں جو قانون پاس کیا گیا اس میں ایک یہ شق درج تھی کہ اگر پردہ داری کا لحاظ کرتے ہوئے بالغ لوگ ہم جنسی کے عمل کو اختیار کریں تو پھر انہیں اجازت ہے ان کیخلاف قانونی پابندیاں عائد نہیں کی جاسکتیں۔

امریکہ میں بھی ہم جنس پرستوں کو قانونی سرپرستی حاصل ہوگئی ہے، وہاں پر ہم جنس پرستوں کو چرچ چلانے کی اجازت ہے۔ امریکہ میں ان کی تعداد ہزاروں سے لاکھوں تک پہنچ چکی ہے۔ مغربی ممالک کے اندر ہم جنسوں کیلئے مخصوص ہوٹل اور مخصوص بیت الخلاء بھی بنائے جا رہے ہیں جہاں پر مطلوبہ سہولتیں میسر ہوتی ہیں یہ تو مغربی دنیا کا رونا تھا، مشرقی دنیا میں اس وباء کی گہری پرچھائیں بنکاک پر پڑیں۔ مشرقی دنیا میں بنکاک ہم جنس پرستی کا سب سے بڑا مرکز ہے۔

مردوں کی طرح ہم جنس پرستی کی بیماری عورتوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ مردوں کی دیکھا دیکھی عورتوں نے ایک دوسرے سے جنسی تسکین حاصل کرنے کے نئے نئے طریقے ایجاد کر لئے ہیں۔

7- مغربی تہذیب وتمدن کے دلدادا جب بڑھاپے میں آتے ہیں تو اسی تہذیب پر لعن طعن کرتے نظر آتے ہیں۔

(Old Homes) اور (Care Centers) میں رہنے والے بوڑھے اور بوڑھیاں اپنے خاندانوں سے کٹ جانے کے باعث بہت سی نفسیاتی الجھنوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔کوئی بات کرنے والا نہیں ملتا جس سے حال دل بیان کر سکیں، احساس محرومی اور بے بسی کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ جاپان کے اخبارات میں ملازمتوں کے لئے ایسے اشتہارات بھی چھپتے ہیں جن میں درج ہوتا ہے کہ کام کی نوعیت اتنی سی ہے کہ کسی بوڑھے شخص کا دل بہلانے کیلئے بیٹھ کر گپ شپ لگانا ہوگی۔کئی کئی ماہ بلکہ سال گزر جاتے ہیں لیکن اولاد کو ماں باپ کے پاس جانے کی فرصت نہیں ملتی۔

(ماخوز از جنسی سیلاب اور مسلم شباب)

مغربی تہذیب نے اپنے ماننے والوں کو اس دنیا میں ہی قبر جیسی تنہائی اور وحشت دے دی ہے۔وہ رشتے جن پر آنکھیں بند کر کے اعتبار کیا جاتا ہے وہ ہی کھلی آنکھوں سے بے اعتبار ہو چکے ہیں۔راقمہ حروف کو ایک عزیز جو کافی عرصہ سے امریکہ میں مقیم ہیں انہوں نے بتایا کہ یہاں پر ایک دوسرے کے حقوق کو یوں پامال کیا جا رہا ہے کہ پامال کرنے والوں کو نہ ندامت ہے اور نہ ہی ان کو احساس ضیاع ہے۔اگر (Care Centers) یا (Old Homes) میں والدین کی بوڑھی اور کمزور

آنکھیں اولاد کا راستہ تکتے تکتے بند ہو جائیں اور (Care Centers) کی انتظامیہ کارروائی پوری کرنے کیلئے بیٹے کو فون کرے کہ آپ کی والدہ یا والد کا انتقال ہو گیا ہے آپ آخری رسومات میں آ کر شریک ہو جائیں تو بیٹا یہ کہہ کر فون بند کر دیتا ہے کہ آج میں کاروبار میں یا اپنی ذاتی مصروفیات میں مصروف ہوں۔ لہٰذا براہ مہربانی آخری رسومات بھی آپ خود ہی ادا کریں (استغفر اللہ عزوجل انا اللہ وانا الیہ رجعون)۔

یہ مغربی جدید تہذیب کی ایک کٹھن اور مشکل وقت میں ایک دردناک جھلک تھی اس کے برعکس اسلام ایک پاکیزہ خاندانی زندگی کو بہت اہمیت دیتا ہے قرآن کریم میں خاندانی زندگی اور اس کے دیگر معاملات کے بارے میں تفصیلی ہدایات دی گئی ہیں۔ شوہر، بیوی، اولاد، والدین سب کو اپنے اپنے فرائض کی انجام دہی کی بار بار تاکید فرمائی گئی اور اپنے حقوق کا دوسروں سے نرمی سے تقاضا کرنے کی ترغیب دلا دی گئی۔

اسلام نے ماں، باپ کو کتنا عظیم مقام عطا فرمایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے اور اللہ ﷻ کی رضا باپ کی رضا میں ہے اور عورتوں کے ساتھ حسن ظن رکھنے کے ضمن میں فرمایا کہ اے صحابہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنی بیویوں کے حق میں بہتر ہے اور عورت کو فرمایا

کہ جو عورت اس حال میں مرگئی کہ اسکا شوہر اس سے راضی تھا۔ وہ جنت میں داخل ہوگی۔ اسلام خانگی معاملات کے متعلق بڑی مفصل ہدایات دیتا ہے کہ ان ہدایات پر عمل کرنے والا کبھی بھی خاندانی خوشیوں کے حصول میں ناکامی کا سامنا نہیں کرتا کہ شوہر بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرے، بیوی شوہر کی کما حقہ عزت کرے، والدین بچوں کے ساتھ مشفقانہ اور توجہ والا رویہ رکھیں اور بچے والدین کی خدمت کو دارین کی سعادت جانیں۔

8- معصوم بچوں کا قتل، مہذب دنیا کے منہ پر طمانچہ:

ماں کی مامتا ایک ایسا مشفق جذبہ ہے جس سے کسی کو بھی مجال انکار نہیں ہوگا۔ لیکن آج یہ مہذب دنیا کی خاتون بربریت و وحشت میں اس قدر آگے بڑھ گئی ہے کہ اس نے اس فطری داعیہ کا جنازہ بھی نکال دیا ہے۔ اگر کسی عورت کو اسقاط حمل کا موقع میسر نہ آئے یا وہ اپنی صحت یا زندگی کے خدشہ یا اخلاقی جرأت کے فقدان کی وجہ سے حمل اسقاط نہ کرا سکے تو اس ناخواندہ مہمان کی آمد پر وہ سخت دلبرداشتہ ہو جاتی ہے جس نے اس کی زندگی کا لطف غارت کر دیا۔ تاہم اس نومولود کو اس کی سزا بھی بھگتنا پڑتی ہے جو اس کے قتل کی صورت میں سامنے آتی ہے۔ اب چند واقعات ملاحظہ کیجئے۔

فروری 1918ء میں لوار کی عدالت میں دو لڑکیاں اپنے بچوں کے قتل

کے الزام میں پیش ہوئیں اور دونوں بری کر دی گئیں۔ ایک لڑکی نے اپنے بچے کو پانی میں ڈبو کر ہلاک کیا تھا۔ اس کے ایک بچے کو اس کے رشتہ دار پرورش کر رہے تھے اور دوسرے بچے کی پرورش پر بھی آمادہ تھے، مگر پھر بھی اس لڑکی نے یہی فیصلہ کیا کہ اس ناخواندہ مہمان کو جیتا نہ چھوڑے۔

دوسری لڑکی نے اپنے بچے کا گلا گھونٹ کر مارا لیکن اس میں زندگی کی کچھ رمق باقی رہ گئی تھی تو دیوار پر مار کر اس کا سر پھوڑ دیا۔ فرانسیسی ججوں کی نگاہ میں یہ دونوں لڑکیاں قصاص کی سزاوار نہ ٹھہریں پھر اسی سال مارچ میں سینی کی عدالت کے سامنے ایک رقاصہ پیش ہوئی جس نے اپنے بچے کی زبان حلق سے کھینچنے کی کوشش کی اور اس کی گردن کاٹ ڈالی۔ یہ عورت بھی عدالت کے ہاں مجرم قرار نہ پاسکی (پردہ صفحہ 98)

لنڈسے کے بیان کے مطابق امریکہ میں ہر سال 5 لاکھ حمل ساقط کئے جاتے ہیں اور ہزار ہا بچے پیدا ہوتے ہیں قتل کر دیئے جاتے ہیں۔

لوٹ کے بدھو گھر کو آئے ....

اہل مغرب اپنی تہذیب سے نالاں و پریشان

مغربی تہذیب نے معاشرے میں بدعملی کے جو گل کھلائے اور فحاشی و عریانی کے سیلاب نے جو زمانے کو تعفن زدہ کر دیا اس پر خود اہل مغرب بہت

پریشان ہیں اوران کا ایک سنجیدہ طبقہ بڑی سنجیدگی کے ساتھ موجودہ صورتحال پرغور کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ چنانچہ ایک امریکن رسالہ میں اس صورتحال پر یوں تبصرہ کیا گیا ہے۔

دو تین شیطانی قوتیں ہیں، جن کی تثلیث آج ہماری دنیا پر چھا گئی ہے اور تینوں مل کر ایک جہنم کی تیاری میں مشغول ہیں:

1- فحش لٹریچر جو جنگ عظیم کے بعد حیرت انگیز رفتار کے ساتھ بڑی بے شرمی اور کثرت اشاعت میں بڑھتا ہی چلا رہا ہے۔

2- متحرک تصویریں جو شہوانی صحبت کے جذبات کو نہ صرف بھڑکاتی ہیں بلکہ عملی سبق بھی دیتی ہیں۔

3- عورت کا گرا ہوا اخلاق اور اخلاقی معیار جو ان کے لباس اور بسا اوقات ان کی برہنگی اور سگریٹ کے روز افزوں استعمال اور مردوں کے ساتھ ان کے ہر قید و امتیاز سے نا آشنا اختلاط کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ تین چیزیں ہمارے ہاں بڑھتی ہی جا رہی ہیں اور ان کا نتیجہ مسیحی تہذیب و معاشرت کا زوال اور آخر کار تباہی ہے۔ اگر ان کو نہ روکا گیا تو ہماری تاریخ بھی روم اور ان دوسری قوموں کے مماثل ہوگی جن کو یہی نفس پرستی اور شہوانیت ان کی شراب، عورتوں اور ناچ رنگ سمیت فنا کے گھاٹ اتار چکی ہے (بحوالہ پردہ صفحہ ۱۰)

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دیار مغرب کے رہنے والو خدا کی بستی مکاں نہیں ہے
جسے کھرا تم سمجھ رہے ہو وہی زر کم عیار ہوگا
تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا

باپردہ جنتی خواتین کا ذکر خیر

صحاح ستہ میں سے ابوداؤد شریف کی حدیث مبارکہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صحابیہ جن کا اسم گرامی ام خلاد ہے اپنے چہرے پر نقاب ڈالے جسم کو چادر سے ڈھانک کر آنکھوں میں شرم وحیا کے دیئے جلائے ہوئے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئیں اور اپنے اس بیٹے کے بارے میں دریافت کیا جو کہ جنگ میں شہید ہو چکا تھا اس دردناک خبر اور پریشانی کے عالم میں بھی یہ غیر معمولی حیاء اور پردے کا اہتمام دیکھ کر کسی نے سراپا حیرت بن کر پوچھا کہ!

آپ نے اس حالت میں بھی نقاب ڈالی ہوئی ہے؟ یہ تو وہ صدمہ ہے کہ بڑے بڑوں کے حوصلے بھی ہمت ہار جاتے ہیں اس نیک خاتون نے حیاؤ ایمان سے لبریز جملہ کہا جو کہ قیامت کے دن تک کی مسلمان عورتوں کے لئے مشعل راہ ہے کہ میں نے بیٹا کھویا ہے حیا نہیں کھوئی۔

کہاں وہ اسلام کی محبت رکھنے والی خواتین کہ مصیبت اور تکلیف کے ان شدید مراحل میں بھی اسلام کی تعلیمات کا دامن نہیں چھوڑتیں اور کہاں ہماری آج کی مسلم خواتین کہ نہ کوئی مصیبت نہ کوئی پریشانی اس کے باوجود نہ چہرے پر نقاب، نہ سر پر دوپٹہ اور نہ جسم پر مکمل لباس خوشی، غمی اور عام حالات میں یکساں طور پر یہ بدعملی کے مناظر دیکھے جا سکتے ہیں۔

وہ محسنہ...... پردہ جن کے گھر کی خیرات ہے

سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے انتقال کا وقت قریب آیا تو آپ نے حضرت اسماء بنت عمیس زوجہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ مجھے کھلے جنازے سخت ناپسند ہیں کیونکہ ان میں عورتوں کی بے پردگی ہوتی ہے۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے عرض کی؟

میں نے حبشہ میں جنازہ لے جانے کا ایک طریقہ دیکھا ہے خاتون جنت نے فرمایا بتائیے وہ کونسا طریقہ ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا...... یا سیدہ حبشہ کے اندر خرمے کی شاخیں لیکر ان کو چار پائی کے چاروں پایوں پر کھڑا کر دیا جاتا ہے پھر ان پر کپڑا لٹکایا جاتا ہے جو اوپر سے پردہ کرنے کے ساتھ ساتھ چاروں جانب سے لٹک کر حفاظت کا کام دیتا ہے یہ سن کر حضرت فاطمہ بہت خوش ہوئیں بیماری کی نقاہت کے باوجود صمیم قلب سے ظاہر

ہونے والی خوشی چہرے پر ظاہر ہو گئی اور آپ ہشاش بشاش آواز میں بولیں کہ یا اللہ تیرا شکر ہے کہ بنت محمد کے پردے کا مسئلہ حل ہو گیا۔

آپ نے حضرت اسماء بنت عمیس کو تاکید فرمائی کہ میرا جنازہ بھی اسی طریقے سے لے جایا جائے (سبحان اللہ عز و جل)

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں باپردہ خواتین کیلئے اس نیک کام کی استقامت پر ترغیب ہے اور بے پردہ خواتین کیلئے درس عبرت اور ترہیب ہے۔

جنتی عورتوں کی سردار جگر گوشۂ رسول حضرت فاطمہ بتول رضی اللہ عنہا کی محبت ایمان کی تکمیل کیلئے ضروری ہے ان سے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہ صرف اللہ جل جلالہ کی محبت ہے بلکہ ایمان کی جان ہے۔

یہ وہ فاطمۃ الزہرا ہیں...... جن کا جنت میں جنتی عورتوں پر راج ہوگا۔ یہ خود تو اللہ رب العزت کی خاص عنایات تلے ہوں گی ہی ان کی ماننے والیاں اور ان کی محبّ خواتین، ان کے نقش قدم پر چلنے والیاں کیونکر انعامات خداوندی سے محروم رہ سکتی ہیں اس بارگاہ میں تو اولیاء اللہ کے قرب کے طلب گار کتے کو محروم نہیں کیا جاتا یہ تو پھر امت محمدیہ سے ہیں اور اشرف المخلوقات ہیں، حیاء عورت کا زیور ہے پردہ اس کی پہچان ہے۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّ سِتُّوْنَ شُعْبَةً وَ الْحَیَآءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانُ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کی ساٹھ شاخیں یا اس سے کچھ زیادہ ہیں اور حیاء ایمان کی ایک بڑی شاخ ہے۔

حیا وقاحت اور خجالت کے درمیان کی ایک صفت ہے وقاحت یہ ہے کہ انسان اس قدر بے شرم و بے غیرت بن جائے کہ اسکو کسی برے سے برا کام کرنے سے بھی کوئی جھجک نہ ہو اور خجالت یہ ہے کہ انسان اتنا شرمیلا ہو جائے کہ اچھے اور برے کام سے جھجکنے لگے اور حیا یہ ہے کہ برے کاموں سے یہ خیال کر کے جھجک ہو کہ لوگ مذمت کریں گے اور اچھے کام سے کوئی جھجک نہ ہو حیا ایمان کا شعبہ اور ایمان کا ایک حصہ ہے جتنا زیادہ حیا ہوگا ایمان اتنا ہی برسر پیکار ہوگا اور جتنا زیادہ ایمان ہوگا انسان اتنا ہی گناہوں سے محفوظ ہوگا۔

بالوں کی لٹ کاٹ ڈالی

مشہور ولیہ حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا جو کہ بڑی عابدہ، زاہدہ ایک باپردہ خاتون تھیں ایک مرتبہ نہا کر غسل خانے سے باہر آئیں تو بالوں کی ایک لٹ

جو کہ چادر سے باہر تھی اس پر ایک غلام کی نظر پڑ گئی آپ نے فوراً قینچی لیکر اس لٹ کو کاٹ دیا کہ جس لٹ پر ایک غیر محرم کی نظر پڑ گئی ہے وہ ناپاک ہے اور میں ایک ناپاک چیز کو اپنے جسم کے ساتھ کیوں لگائے رکھوں (سبحان اللہ عزوجل، سبحان اللہ عزوجل)

کیسی وہ عصمت شعار اور عفت مآب خواتین تھیں ...... تاریخ جن کی اعلیٰ سیرت پر نازاں ہے کہ اگر بالوں کی ایک لٹ پر کسی غیر محرم کی نادانستہ نظر پڑ جائے تو اسکو بمنزلہ نجاست سمجھتے ہوئے اپنے جسم کے ساتھ لگائے رکھنا بھی گوارا نہیں کرتیں اور دوسری طرف آج کی مسلم خواتین کہ پوری پوری زلفیں دیدہ دانستہ ننگی رکھی جاتیں ہیں اور غیر محرموں کے سامنے نمائش کروائی جاتی ہے ایسی ہی بد بخت اور شقی عورتوں کے متعلق اور ان کو دیدہ دانستہ دیکھنے والوں کی مذمت میں مدینے کے تاجدار ﷺ نے فرمایا:

لَعَنَ اللّٰهُ عَلَى النَّاظِرِ وَ الْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو دیکھنے والے پر اور جس کی طرف دیکھا گیا اس پر بھی اللہ کی لعنت ہو!

جبکہ اس حکم کے برعکس باپردہ اور نیک سیرت لوگوں کیلئے مغفرت و بخشش اور اجر عظیم کی تیاری کے مژدے ہیں اللہ جل جلالہ ان کیلئے جنت کے محلات میں عظیم الشان مہمانی کی خوشخبری سناتا ہے (سبحان اللہ)...... وہ

کیسے مہمان ہونگے جن کو رب ذوالجلال کی میز بانی کا شرف حاصل ہوگا اس کریم کی نعمتیں بھی ایسی ایسی...... کہ نہ آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی نہ کوئی زبان ان کے کیف وسرور کو بیان کر سکے اور نہ ہی کسی کے دماغ پر کھٹکی ہونگی دار نعیم کے محلات ہونگے جنت کے حور وغلماں ہونگے، یا قوت کے تاج محلات میں لہلہاتا سبزہ اور باغات کی کیاریوں کے درمیان میں بہتی شہد، دودھ، شراب اور ٹھنڈے میٹھے پانی کی نہریں ہونگی (سبحان اللہ عزوجل)

(اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ)

سورۃ الاحزاب، پ نمبر 22 آیت نمبر 35 میں اللہ رب العزت نے ایسے لوگوں کے دس اوصاف بیان فرمائے اور ان میں ایک صفت اپنی عصمتوں کی حفاظت اور حیاء ہے ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ المسلمین و المسلمٰت و المؤمنین والمؤمنٰت والقٰنتین والقٰنتٰت والصّٰدقین و الصّٰدقٰت والصّٰبرِینَ والصّٰبرٰتِ والخٰشعین والخٰشعٰت و المتصدّقین وَ الْمتصدّقٰت والصّآئِمِیْنَ والصّٰئِمٰتِ والحٰفظین فروجھم والحٰفظٰت والذّاکرِیْنَ اللّٰہ کَثِیْرًا اوّالذ کرٰت اعدّ اللّٰہُ لھم مّغفرۃً وّاَجرًا عَظِیْمًا○

ترجمہ: بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں، سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی عصمتوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور کثرت سے ذکر کرنے والی عورتیں ان سب کیلئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

اور ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے ان کو کامیاب ترین قرار دیا...... پارہ نمبر 18 سورۃ المومنوں میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

قد افلح المؤمنون ○ الّذین هم فی صلاتهم خاشعون ○ والّذین هم عن اللّغو معرضون ○ والّذین هم للزّكوة فاعلون ○ والّذین همُ لفروجهِم حٰفظون ○

ترجمہ: تحقیق کامیاب ہو گئے مومن وہ جو اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع کرنے والے ہیں ہر لغوبات سے منہ موڑنے والے ہیں اور وہ جو اپنی زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

آج کی دنیا میں سپر پاور امریکہ کا کہنا ہے کہ وہ کامیاب ہے کیونکہ وہ سائنس اور ٹیکنالوجی میں سب سے آگے ہے مال و متاع کے حامی اور چاہنے

والے زیادہ سے زیادہ دولت سمیٹنے کو کامیابی گردانتے ہیں کوئی اقتدار کو کامیابی کی کنجی سمجھتا ہے اور رات دن اس کے حصول کیلئے کوشاں ہے اور اسکے پانے کیلئے ہر قسم کی حق تلفی اور ناجائز کار کرنے کو تیار ہے لیکن قربان جائیں کلام اللہ جل جلالہ کے کہ اس نے اپنے ماننے والوں کی کامیابی کا کیسا مذہبی، معاشرتی اور اخروی نسخۂ کیمیا تجویز فرمایا اور فرمایا جن جن لوگوں میں یہ کوالٹیز ہونگی وہ کفر ونفاق کی بیماریوں سے شفاء یاب ہیں اور دنیا وآخرت میں کامیاب وکامران ہیں۔

وہ......جن کی طہارت میں آیات قرآنی بولتی ہیں!

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

قرآن پاک اس بات پر شاہد ہے کہ جن لوگوں نے اللہ جل جلالہ کی رضا کیلئے حیا کی راہیں اختیار کیں اور اپنی حیات میں اپنی نظر وفکر کے پاسبان بنے رہے اور اپنی عصمتوں کی حفاظت کرتے رہے اگر کبھی ان پر گردش زمانہ آئی مخلوق کے شرپسندوں نے اپنی تیز دھاروں سے ان کی عصمتوں کی دھجیاں اڑانا چاہیں تو خود رب کائنات نے ان کی بہتان کے زہر میں تر تلواروں کی دھاروں کو کند کردیا اور ان کی عزت وشرافت کی چادروں کو ایسے صیقل اور پالش کر دیا کہ آنے والے لوگوں نے ان سے روشنی حاصل کی

شیخین نے زہری سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے عروہ بن زبیر، سعید بن المسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عتبہ بن مسعود نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر کے بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواجؓ کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے جس کا نام نکلتا اسے سفر پر لے جاتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ (بنی مصطلق) میں ہمارے درمیان قرعہ اندازی فرمائی تو میرا نام نکلا، میں آپکے ساتھ سفر پر روانہ ہوئی یہ واقعہ حجاب کے نزول کے بعد کا ہے میں اپنے ہودج پر سوار تھی اور میرا ہودج اونٹ پر رکھ دیا جاتا تھا ہم چلتے رہے حتیٰ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ سے فارغ ہوئے تو واپسی کا سفر شروع ہوا ہم نے مدینہ طیبہ کے قریب پڑاؤ کیا تھا کہ رات کو چلنے کا اعلان ہوا میں اٹھی اور قضائے حاجت کیلئے لشکر سے دور چلی گئی جب میں فارغ ہوئی تو اپنے کجاوے کی طرف بڑھی پھر جب میں نے اپنے سینے کو مس کیا تو میرا عقیق یمنی سے بنا ہوا ہار ٹوٹ کر گر چکا تھا میں واپس لوٹی اور اپنے ہار کو تلاش کیا تو اس کی تلاش میں مجھے دیر لگ گئی وہ لوگ آئے جنہوں نے میرا ہودج اٹھانا تھا انہوں نے ہودج میرے اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں نے سوار ہونا تھا۔ انہوں نے یہ گمان کیا کہ میں اس میں سوار ہو چکی ہوں اس زمانہ میں عورتیں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں ان پر زیادہ گوشت نہیں

ہوتا تھا میں اس وقت کم عمر تھی وہ اونٹ کو پکڑ کر چل دیئے لشکر کے چلے جانے کے بعد مجھے ہار ملا میں جب واپس لشکر کے پاس آئی تو لشکر جا چکا تھا میں اسی جگہ ٹھہر گئی اور میں نے یہ گمان کیا کہ لوگ مجھے جب مفقود پائیں گے تو واپس میری طرف آئیں گے میں بیٹھی ہوئی تھی کہ مجھ پر نیند طاری ہوگئی اور میں سو گئی صفوان بن معطل نے لشکر کے پیچھے پڑاؤ کیا تھا وہ رات کے آخر میں چلے جب وہ میری جگہ پہنچے تو انہوں نے مجھے سوئے ہوئے پایا، انسان کی سیاہی نظر آئی انہوں نے جب مجھے دیکھا تو پہچان گئے انہوں نے مجھے حجاب سے پہلے دیکھا تھا ان کے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھنے سے میں بیدار ہوگئی جب انہوں نے مجھے پہچان لیا تو میں نے اپنی اوڑھنی سے چہرہ کو ڈھانپ لیا قسم بخدا انہوں نے میرے ساتھ کوئی بات نہ کی۔ انہوں نے اپنی سواری کو بٹھایا اور اس کے گھٹنے پر اپنا پاؤں رکھا میں اٹھی اور اس پر سوار ہوگئی وہ مجھے لے کر چلے حتیٰ کہ دوپہر کے وقت لشکر کے نزول کے بعد ہم پہنچے میرے بارے میں لوگ باتیں بنانے لگے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول نے شر انگیز پراپیگنڈہ شروع کر دیا میں مدینہ طیبہ پہنچی تو ایک ماہ بیمار پڑی رہی لوگوں میں اس بات کا خوب چرچا ہوتا رہا لیکن مجھے کچھ خبر نہ ہوئی لیکن ایک بات مجھے کھٹک رہی تھی کہ میری علالت کے وقت جو شفقت و مہربانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے وہ اب مفقود تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے تشریف

لے جاتے مجھے اس انداز سے شک گزرتا لیکن مجھے اس بات کا علم نہیں تھا میں بیماری کے بعد بہت نقاہت محسوس کرنے لگی ایک رات میں ام مسطح کے ساتھ قضائے حاجت کیلئے مدینہ سے باہر گئی کیونکہ اس وقت گھروں میں بیت الخلاء بنانے کا رواج نہ تھا ام مسطح حضرت ابوبکر کی خالہ زاد بہن تھیں ہم جب قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آرہی تھیں تو ام مسطح کا پاؤں چادر سے الجھا اور وہ گر پڑیں اور بے ساختہ کہا مسطح ہلاک ہو جائے میں نے کہا تم نے برا کلمہ کہا ہے تم ایک بدری صحابی کو بد دعا دے رہی ہو اس نے کہا بیٹی تم نے نہیں سنا جو کچھ اس نے طوفان برپا کر رکھا ہے میں نے پوچھا کیا معاملہ ہے انہوں نے مجھے پورا واقعہ بتایا یہ پریشان کن خبر سن کر میرے مرض میں اضافہ ہو گیا جب میں اپنے گھر پہنچی اور میرے حجرے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور سلام فرمایا اور پوچھا تم کیسی ہو؟ تو میں نے عرض کیا......کیا آپ مجھے میرے والدین کے پاس جانے کی اجازت عطا فرمائیں گے میرا ارادہ یہ تھا کہ والدین سے خبر کی تفصیل پتہ کروں آپ نے اجازت عطا فرمائی اور میں اپنے والدین کے گھر آ گئی میں نے والدہ محترمہ سے پوچھا! لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے کہا! بیٹی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں جب کوئی عورت پاکیزہ صورت میں ہو اور اس کا شوہر اس سے محبت کرتا ہو اور اس کی سوکنیں بنی ہوں تو اس قسم کے پراپیگنڈے ہوتے رہتے ہیں میں نے کہا،

سبحان اللہ لوگ میرے بارے ایسی باتیں کر رہے ہیں میں صبح تک روتی رہی، صبح بھی آنسو رواں تھے پل بھر نیند نہ آئی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے دن رات رونے میں بسر ہوتے ایک لمحہ بھی نیند نہ آتی میرے والدین کو اندیشہ لاحق ہوا کہ اس طرح رونے سے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا ایک دن میں رو رہی تھی میرے والدین میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک انصاری عورت میرے پاس آئی اور رونے لگی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سلام فرمایا اور بیٹھ گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس سے پہلے آپ میرے پاس (اس حادثہ کے دوران) کبھی نہ بیٹھے تھے ایک مہینہ گزر گیا لیکن میرے متعلق کوئی وحی نازل نہ ہوئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور نے کلمہ شہادت پڑھا پھر فرمایا اے عائشہ! مجھے تیرے متعلق ایسی ایسی بات پہنچی ہے اگر تو بری ہے تو اللہ تعالیٰ تیری برأت کر دے گا اگر تجھ سے کوتاہی ہوئی ہے تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کر اور توبہ کر کیونکہ جب انسان اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہے اور پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات ختم فرمائی تو میرے آنسو خشک ہو چکے تھے میں نے والد گرامی سے عرض کی کہ حضور کو جواب دیں انہوں نے کہا میں کوئی جواب نہیں دے

سکتا میں نے والدہ محترمہ سے عرض کی، انہوں نے کہا میں کوئی جواب نہیں دے سکتی لیکن میں نے کہا خدا کی قسم میں جان گئی ہوں کہ تم نے ایک بات سنی ہے جو تمہارے دلوں میں جم گئی ہے اگر میں کہوں کہ میں بے قصور ہوں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں بے قصور ہوں، تم میری تصدیق نہیں کرو گے اگر میں ایسی بات کا اعتراف کروں جسے اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں بری ہوں تو آپ میری بات مان جائیں گے؟ میرے لئے کوئی چارہ نہیں سوائے اس کے کہ میں وہ بات کہوں جو حضرت یوسف علیہ السلام کے والد محترم نے کہی تھی۔

فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَاتَصِفُوْنَ ○

پھر میں منہ پھیر کر لیٹ گئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں جانتی تھی کہ میں بری ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے برأت ظاہر فرمائے گا لیکن مجھے یہ خیال نہ تھا کہ میرے متعلق قرآنی آیات نازل ہوں گی میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتی تھی کہ میرے متعلق قرآن نازل ہوگا لیکن مجھے امید تھی کہ رسول اللہ کو خواب میں اللہ تعالیٰ میری برأت دکھا دے گا قسم بخدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مجلس سے نہ اٹھے تھے اور نہ کوئی دوسرا ابھی گھر سے باہر نکلا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول فرمایا حضور پر وحی کے آثار ظاہر ہونے لگے سردی کے موسم میں وحی کے بوجھ سے پسینے کے قطرے آپ کی

جبین اقدس پر موتیوں کی طرح ڈھلکنے لگے تھے جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ مسکرا رہے تھے پہلی بات جو حضور نے ارشاد فرمائی وہ یہ تھی اے عائشہ! خوشخبری ہو اللہ تعالیٰ نے تیری برأت فرمادی ہے میری والدہ نے مجھے کہا! اٹھ عائشہ اور حضور کا شکریہ ادا کر میں نے کہا بخدا میں نہیں اٹھوں گی اور نہ کسی کا شکریہ ادا کروں گی صرف اللہ کا شکریہ ادا کروں گی جس نے میری برأت فرمائی اس وقت یہ آیات نازل ہوئیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُ وْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ وَالَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ○

(سورۃ نور آیت نمبر 11)

ترجمہ: وہ لوگ جو جھوٹی تہمت لیکر آئے وہ ایک جماعت ہے تمہی میں سے اسکو اپنے لئے برا خیال نہ کرو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے ان میں سے ہر شخص کیلئے اتنا ہی گناہ ہے جتنا اس نے کمایا اور جس نے ان میں سے سب سے زیادہ حصہ لیا اس کیلئے بڑا عذاب ہے۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ، طاہرہ رضی اللہ عنہا کی برأت بیان فرمائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت اور

مومنین کو تسلی دی کہ منافقین نے تو یہ بہتان تراشی اس لئے کی تھی تا کہ نبی کی عزت وعظمت کے چاند کو گرہن لگ جائے لیکن اس کے برعکس نبی کی عظمت ورفعت کا سورج مزید روشن ومنور ہو گیا کہ قیامت تک کیلئے قرآن کریم کی آیات ام المومنین کی پاکدامنی کی گواہ بن گئیں سچ ہے چاند پر تھوکنے والے اپنے ہی تھوک سے اپنے ہی چہرے کو آلودہ کر لیتے ہیں چاند تو اپنی آب و تاب سے چمکتا ہی رہتا ہے اگلی آیت مبارکہ میں اللہ رب العزت مومنین کو تنبیہ فرما رہا ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر الزام تراشی کرنے والے تو بیگانے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور دین اسلام کی خیر خواہی سے خالی تھے جبکہ تم تو اپنے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق، خیر خواہ تھے پھر تم نے کیوں نہ اپنوں کے بارے میں بہتر گمان کیا۔

جن کے اعلیٰ کردار کی گواہی روح اللہ نے دی

حضرت بی بی مریم علیہا السلام

حضرت بی بی مریم علیہا السلام ان سعادت منداور عالی مرتبت خواتین میں سے ہیں جن کو آقائے نامدار، حضور مختار کل، ختم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم نے کائنات کی تمام عورتوں سے افضل قرار دیا ہے...... آپ اللہ کے پاک پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہیں...... اور اللہ کے پاک پیغمبر حضرت زکریا علیہ السلام

آپ کے خالو ہیں...... جب آپ کی والدہ نے اپنی منت پوری کرنے کیلئے آپ کو بیت المقدس میں چھوڑا تو آپ حضرت زکریا علیہ السلام کی نگرانی میں پرورش پانے لگیں...... آپ جس حجرے میں عبادت کرتی تھیں اس کی چابیاں حضرت زکریا علیہ السلام کے پاس ہوتی تھیں حضرت مریم حیاء و پردہ کے جس عظیم منصب پر فائز تھیں، دنیا کی نیک وصالحہ عورتیں اس مقام کی خاک کو بھی نہیں پہنچ سکتیں...... مفسرین کرام ان کی پردہ نشینی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ اتنی باپردہ اور باحیاء تھیں کہ سن بلوغت کے بعد انہوں نے حضرت زکریا علیہ السلام کے سوا کسی مرد کو نہ دیکھا تھا اور نہ ہی کسی مرد نے ان کے مبارک جسم کو مس کیا تھا...... یہی وجہ ہے کہ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ کے حکم سے ایک نوجوان کی شکل میں حضرت مریم کے سامنے آئے تو آپ نے دوسری طرف منہ کر کے پردہ کرلیا اور فرمانے لگیں

قالت انی اعوذبا الرّحمن منك ان كنت تقيا (سورۃ مریم)

ترجمہ: مریم بولیں میں تیرے شر سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر چہ تو بڑا پرہیزگار ہے۔

اور جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ان کو بتایا کہ میں انسان نہیں ہوں اللہ کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ اللہ کے حکم سے تجھے ایک

پاکیزہ لڑکا عطا کروں تو حضرت مریم علیہا السلام حیرت سے بولیں

قالت انّٰی یکون لی غلٰم ولم یمسسنی بشر ولم اك بغیا (سورۃ مریم)

ترجمہ: مریم بولیں! میرے ہاں بچہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ مجھے آج تک کسی بشر نے چھوا تک نہیں اور نہ ہی میں بدکار عورت ہوں۔

لیکن اللہ کا فیصلہ ہو کر رہتا ہے...... اللہ نے اس عورت کو اور اس سے بن باپ کے پیدا ہونے والے بچے کو اپنی قدرت کی نشانی بنانا تھا لہٰذا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کے سینے میں پھونک ماری آپ حاملہ ہو گئیں جب دردزہ کا وقت شروع ہوا تو بی بی مریم ویرانے میں بیٹھ کر آیات حیرت وحسرت بنی ہوئی کہتی ہیں، مولا کریم میری پاکبازی اور میری حیا کو تو بہتر جانتا ہے...... لوگ نہیں جانتے میری اس حالت کی حقیقت تو جانتا ہے لوگ نہیں جانتے...... مولا کریم جب میں اس بچے کو لیکر اپنی قوم میں جاؤں گی تو وہ میری عصمت وعفت میں شک کریں گے...... میرے کردار پر داغ لگائیں گے، طعن وتشنیع سے میرا جگر چھلنی کر دیں گے۔

اللہ نے اپنی اس پاکباز بندی کو تسلی دی اور فرمایا اے مریم فکر نہ کر تمہارا رب خیر الحافظین ہے اور خیر الماکرین ہے......

جہاں بڑے بڑے عقلاء کی عقلوں کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے اللہ کی حکمت و دانائی کی ابتدا ہوتی ہے۔

فاما ترین من البشر احدًا فقولی انی نذرت للرحمن صوما فلن اکلم الیوم انسیا (پارہ نمبر 16 آیت نمبر 26)

ترجمہ: اے مریم اگر (آج) تو کسی انسان کو دیکھے تو اسے کہنا کہ میں نے آج رحمٰن کے لئے روزہ کی منت مانی ہے آج میں ہرگز کسی انسان سے بات نہیں کروں گی۔

جب آپ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو گود میں اٹھا کر لائیں تو قوم نے دانتوں تلے انگلیاں دبالیں......اور کہنے لگے اے ہارون کی بہن نہ تیرا باپ برا تھا اور نہ ہی تیری ماں بدچلن تھی حضرت مریم نے اپنی گود میں دودھ پیتے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی طرف اشارہ فرمایا کہ اس سے پوچھ لو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضرت مریم علیہا السلام کے پاس قوم کے اعتراض کا جواب نہیں تھا تو آپ نے حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا تاکہ اسکا کلام آپ کی پاکدامنی کی علامت بن جائے جب آپ نے بچے کی طرف اشارہ کیا تو قوم کو غصہ آ گیا اور کہنے لگے اے مریم تو نے بہت برا کام کیا ہے اور اوپر سے ہم سے مزاح کرتی ہو یہ چند دنوں کا بچہ ہم سے کیا بولے گا اور ہم اس سے کیا پوچھیں؟

سدی فرماتے ہیں حضرت عیسٰی علیہ السلام نے ان کی کلام سنی تو آپ نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو گئے...... بعض علماء فرماتے ہیں کہ جب حضرت مریم نے اشارہ فرمایا تو آپ نے پستان چھوڑ دیا بائیں طرف پر سہارا لیا اور ان کی طرف متوجہ ہوئے اور دائیں ہاتھ سے اشارہ کیا اور اپنی ماں پر بہتان لگانے والوں کو تنبیہ فرمائی کہ خاموش ہو جاؤ میری والدہ کی عفت پر شک نہ کرو بن باپ کے میری پیدائش اللہ کی قدرت کا کرشمہ ہے۔

قَالَ اِنِّیۡ عَبۡدُ اللّٰہِ اٰتٰنِیَ الۡکِتٰبَ وَ جَعَلَنِیۡ نَبِیًّا

(سورۃ مریم آیت نمبر 30)

ترجمہ: حضرت عیسٰی علیہ السلام بولے لوگو) میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور اس نے مجھے نبی بنایا ہے۔

(سبحان اللہ ...... سبحان اللہ)

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ جب آپ نے اپنی والدہ کی طہارت کی گواہی دی تو اس وقت آپ کی عمر مبارک چالیس دن تھی...... ایک روایت کے مطابق آپ کی عمر مبارک تین دن تھی اور ایک اور روایت کے مطابق آپ کی عمر مبارک ایک دن کی تھی (سبحان اللہ)

کیا شان ہے اللہ والوں کی اور اللہ والیوں کی کہ جن کی شان میں کہیں قرآن بول رہا ہے اور کہیں عیسیٰ علیہ السلام رطب اللسان ہیں۔

عفت وعصمت کی حفاظت کرنیوالوں کی شان احادیث نبویہ کی روشنی میں

1- جنت کا ٹکٹ:

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ يَضْمَنُ لِي مَابَيْنَ لَحْيَيْهِ وَ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنُ لَهُ الْجَنَّةَ

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب حفظ اللسان حدیث نمبر ٦٤٧٤)

ترجمہ: جو بندہ مجھے اپنی زبان اور اپنی شرم گاہ کی ضمانت دیتا ہے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

2- عرش الٰہی کے سایے تلے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات بندے ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنے عرش مبارک کا سایہ نصیب فرمائے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ان سات بندوں میں سے ایک بندہ وہ ہے جسے کوئی حسب ونسب والی خوبصورت عورت برائی کی دعوت

دے اور وہ انکار کردے اور کہے کہ میں کے عذاب سے ڈرتا ہوں:

(صحیح بخاری کتاب الاذان حدیث نمبر ٦٦٠)

3- عصمت شعار عورت کا مقام:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا صَلَّتِ الْمَرأَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ اَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَآءَتْ

(مسند احمد حدیث نمبر ١٦٦١)

ترجمہ: جب عورت پانچ وقت کی نماز ادا کرے رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرمانبردار رہے تب وہ جنت کے جس دروازے سے داخل ہونا چاہیے داخل ہوسکتی ہے۔(سبحان اللہ عزوجل)

جب انگریز نے...... مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قانون کو سلام کیا

یہ واقعہ برصغیر میں پیش آیا انگریزوں کی حکومت تھی......انگریز کا قانون چلتا تھا......ایک رئیس کی صاحبزادی نیم عریاں لباس میں زلفیں بکھیرے، چہرے کو میک اپ سے لت پت کئے بازار سے گزر رہی تھی۔

کہ ایک ہندو لڑکے نے اس سے بدتمیزی کی وہ صاحبزادی

عدالت میں چلی گئی لڑکے پر کیس چلا اور عدالت میں پیش کیا گیا...... انگریز جج نے جب اس سے باز پرس کی کہ تم نے ایک نوجوان لڑکی سے بدتمیزی کیوں کی؟

تو لڑکے نے کمال اعتماد کے ساتھ جواب دیا کہ جج صاحب میں اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے اس نوجوان لڑکی سے دست درازی کی جو کہ اخلاقاً اور قانوناً جرم ہے لیکن میں اس اعتراف جرم اور ارتکاب جرم کے باوجود بھی مجرم نہیں جج صاحب غصے سے بولے کہ یہ تمہاری عجیب منطق ہے کہ جرم کا اعتراف بھی کر رہے ہو اور خود کو جرم سے بری بھی کہہ رہے ہو لڑکے نے انتہائی ملائمت سے جواب دیا۔

دیکھئے جناب! آپ نے پٹرول پمپ تو دیکھا ہوگا ہر پٹرول پمپ کے باہر جلی حروف میں لکھے گئے بورڈ آویزاں ہوتے ہیں کہ ''خطرہ'' خبردار آگ کو قریب نہ لائیے۔ اب پٹرول پمپ مالکان نے یہ تنبیہ کر کے اپنا فرض ادا کر دیا ہے اور اگر خود آگ پٹرول پمپ کے پاس چلی جائے اور پٹرول پمپ کو آگ لگ جائے تو ہر چیز فنا ہو جائے گی تو بتائیے قصور کس کا ہے؟ پٹرول پمپ کا یا آگ کا؟

جج صاحب فوراً بولے کہ اس میں سراسر قصور آگ کا ہے کہ وہ کیوں پٹرول کے پاس گئی تو لڑکا فوراً بولا بس جناب تو قصہ ختم میری مثال پٹرول

پمپ کی ہے اور اس نوجوان لڑکی کی مثال مثل آگ کی ہے...... قصور اس کا ہے یہ کیوں بے پردہ اور نیم عریاں جسم، نیم عریاں لباس میں ملبوس سرعام باہر نکلی نہ یوں یہ اظہار نمائش کرتی اور نہ میرے جذبات بھڑکتے نہ نوبت یہاں تک پہنچتی۔

انگریز جج نے لڑکے کی بات سنی تو اسے مانے بغیر نہ بن پڑی اس نے فوراً لڑکے کو بری کر دیا اور لڑکی کو کہا کہ میں تمہیں دو سال کے لئے اسی پردے کا حکم دیتا ہوں کہ جس کا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی عورتوں کو حکم دیا ہے (سبحان اللہ)

کعبۃ اللہ پر غلاف اور قرآن شریف پر غلاف کا پردہ عزت وشرافت کی علامت ہے

مذہب برحق کے عظیم سکالر عالم باعمل حضرت علامہ عبدالمصطفی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف کردہ کتاب جنتی زیور میں لکھا ہوا یہ پیراگراف حروف کو بہت پسند آیا، دل کو بھایا، آپ لکھتے ہیں کہ دنیا میں بڑی قیمتی سے قیمتی کتابیں ہیں اور بڑے نامور اور نامی گرامی مصنفین کی کتابیں ہیں لیکن کسی پر بھی غلاف نہیں...... کسی کتاب کو بھی لپیٹ کر نہیں رکھا جاتا...... جبکہ قرآن کریم کو ہر کوئی غلاف میں لپیٹ کر رکھتا ہے...... تو کیا یہ قرآن کی عزت ہے کہ نہیں؟

اسی طرح دنیا بھر میں جتنی بھی مساجد ہیں تمام کی تمام اللہ کے گھر ہیں......اور بیت اللہ بھی اللہ کا گھر ہے لیکن کسی مسجد پر غلاف نہیں چڑھایا گیا جبکہ بیت اللہ کو غلاف میں لپیٹ کر رکھا گیا ہے......تو یہ بیت اللہ کی عظمت ہے کہ نہیں؟

میری بہنو......قرآن کریم پر غلاف چڑھا کر پردے میں رکھا جانا یہ اعلان کر رہا ہے کہ لوگو یہ وہ بلند مرتبت کتاب ہے کہ دنیا کی کوئی قیمتی سے قیمتی کتاب بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی......اسی طرح کعبۃ اللہ پر غلاف یہ اعلان کر رہا ہے کہ مسجدیں تو تمام اللہ کا گھر ہیں لیکن کوئی بیت اللہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی......اسی طرح مسلمان عورتوں کو پردے کا حکم دے کر یہ اعلان کر دیا گیا کہ مسلمان عورت کی شان اور اس کے مرتبے کا دنیا کی کوئی عورت مقابلہ نہیں کر سکتی۔

نامرد، خصی مجبوب اور مخنث سے بھی پردہ ہے

حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز آقا صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اس وقت میرے گھر میں ایک مخنث بیٹھا ہوا تھا اس نے میرے بھائی سے کہا اے عبداللہ اگر اللہ کے فضل و کرم سے کل کے دن طائف فتح ہو گیا تو میں تم کو غیلان کی بیٹی کا نشان دوں گا کہ جب وہ آگے آتی

ہے تو اس کے شکم پر نہایت فربی سے چار شکن ظاہر ہوتے ہیں اور جب وہ پشت پھیرتی ہے تو آٹھ شکن نظر آتے ہیں یعنی ہر ہر پہلو پر چار چار شکن پیدا ہوتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مخنث (جس میں مردانہ، زنانہ، دونوں علامتیں نامکمل ہوں اور وہ لواطت کرتا ہو) مجبوب (جس کا ذکر نہ ہو) اور خصی (جس کے خصیے نہ ہوں) اور عِنین (نامرد) ان چاروں کو اپنے گھروں میں آج سے نہ آنے دو اس لئے کہ یہ لوگ اگرچہ جماع کی طاقت نہیں رکھتے مگر ان کو باقی لذتیں حاصل ہیں (یعنی یہ لوگ فتنہ ہیں)

ایک توجہ طلب تنبیہ!

آج مسلم گھرانوں میں مذکورہ بالا حدیث مبارکہ پر عمل متروک ہو چکا ہے مخنث حضرات کا بے تکلف گھروں میں آنا جانا رہتا ہے...... ان سے پردہ کا اہتمام تو ایک طرف رہ گیا پردہ کا تصور ہی ختم ہو چکا ہے...... حالانکہ یہ لوگ جس قسم کی آرائش و زیبائش کئے ہوئے ہوتے ہیں اور ناز یبا حرکتیں کرتے ہیں وہ دوسرے غیر محرموں کی نسبت زیادہ فتنہ علی الفتنہ کا باعث ہیں...... اور پھر عوام الناس کا یہ ذہن بن چکا ہے کہ ایسے لوگوں پر خرچ کرنا اور ان سے ہمدردی کرنا باعث ثواب اور ذریعۂ دخول جنت ہے۔

(لاحول و لاقوة الا باالله)

یہ سب تباہی کی باتیں ہیں یادرکھیں یہ بھی انسان ہیں اور مسلمان ہونے کی صورت میں احکام شریعت کے مکلّف ہیں...... وہ حدود و قیود اور مسلمانوں پر لاگو ہیں وہ ان پر بھی اتنی ہی نافذ ہیں۔

بے پردگی کے چند خطرناک نمونے

1- ایک شخص کسی لڑکی کو پڑھانے پر مقرر ہوا بے پردگی اور خلوت میں بیٹھنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ استاذ اور طالبہ میں عشق و معاشقہ چل نکلا دونوں شادی کرنے پر تل گئے ماں رکاوٹ بنی تو چند دن بعد اس کو قتل کر دیا گیا۔

2- ایک مریضہ ننگے منہ چہرے پر میک اپ کا لیپ کئے، انداز دلبرانہ لہجے میں مٹھاس پیدا کئے ہوئے ڈاکٹر کی دکان پر جاتی رہی نتیجتاً دونوں شیطانی جال میں پھنس گئے، ڈاکٹر عاشق بے حال بن کر مریضہ کے گھر کے چکر لگانے لگا شوہر کو شک ہوا طیش میں آ کر چار بچوں کی ماں کو طلاق دے دی یوں ایک ہنستا بستا گھر بے پردگی کی نذر ہو گیا۔

3- آئے دن اخبارات میں یہ واقعات پڑھنے میں آتے رہتے ہیں کہ بچوں کو پڑھانے کیلئے ٹیوٹر گھر آتا رہا بے پردگی اور بے حجابانہ

گھر آنے جانے کے نتیجے میں بچوں کی ماں سے دوستی ہو گئی۔ شوہر اس دوستی میں حائل ہوا تو چند روز بعد قتل کروا دیا گیا...... وغیرہ وغیرہ

یورپ میں بے پردگی کے نتائج کے چند نمونے

خنزیر کی صفات کا حامل یورپ بے پردگی میں اقوام عالم میں سرفہرست ہے یورپ کی منطق کے مطابق اس معاشرے میں ہوس کو کم کرنے کیلئے ضروری ہے کہ عورت کو بے پردہ رکھا جائے جب وہ نیم عریاں لباس میں ملبوس نیم عریاں جسم کے ساتھ معاشرے میں رہے گی تو مردوں کی ہوس کم ہو جائیگی اور آئے دن عورتوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات میں کمی آ جائیگی...... یورپیوں کا کہنا ہے کہ آپ جس چیز کو چھپا کر رکھیں گے اس کو دیکھنے کا اشتیاق مزید بھڑکے گا...... (لاحول ولاقوۃ الا باللہ) ان کی اس سوچ کو شیطانی چال نہ کہا جائے تو کیا نام دیا جائے ان کی اس شیطانی منطق کو ایجاد ہوئے صدیاں گزر گئی ہیں اور صدیوں سے یورپی اپنی اس منطق پر سختی سے عمل پیرا ہیں اور عورت کو بے پردہ رکھے ہوئے ہیں...... کیا انہوں نے کبھی یہ سوچنے کی زحمت گوارہ کی کہ یورپی ممالک میں عورت کو نیم عریاں کر کے یورپیوں کی ہوس ختم ہو چکی ہے؟ نہیں نہیں...... بلکہ

بنظر انصاف دیکھیں تو یہ بات ماننے بنا یورپیوں کو بھی چارا نہیں کہ پوری دنیا میں سب اقوام عالم میں جنسی ہوس یورپیوں میں سب سے زیادہ ہے ختم ہونا تو بڑی دور کی بات کسی وقت میں کم بھی نہیں ہوتی وہاں تو دومرد وزن علانیہ باغ میں کسی تفریح گاہ میں مشغول زنا ہوتے ہیں......تو اگر سرکاری سپاہی اس بے حیائی میں رکاوٹ بنتا ہے تو اس کو سختی سے ڈانٹ دیا جاتا ہے بلکہ اس پر استغاثہ دائر کر دیا جاتا ہے اس انداز وحشیانہ کو آپ ہوس نہیں کہیں گے تو اور کیا نام دیں گے؟

اوپر بیان ہوا کہ یورپی قوم خنزیر کی صفات کی حامل قوم ہے تو یہ بالکل بجا ہے آپ نے دو مرغوں کی لڑائی دیکھی؟ دونوں کیوں لڑتے ہیں ایک دوسرے کو آنکھیں کیوں دکھاتے ہیں؟ کیا ان کا کسی جائیداد کے بٹوارے کا جھگڑا ہوتا ہے نہیں...... بلکہ لڑائی کی وجہ یہ ہوتی ہے ایک مرغ نے دوسرے مرغ کی مادہ پر دست درازی کیوں کی؟ یہ وہ غیرت ہے...... یہ وہ احساس شرافت ہے جو اللہ رب العزت کی طرف سے اس پرندے کے اندر ودیعت کیا گیا ہے سارے پرندوں، جانوروں اور درندوں میں یہی غیرت کارفرما ہے سوائے خنزیر کے یہ واحد جانور ہے جو اس عظیم احساس سے محروم ہے اس کے سامنے دوسرا خنزیر اس کی مادہ سے ہم جفتی کرتا رہے تو یہ بیٹھا دیکھتا رہتا

ہے نہ اس میں احساس غیرت جاگتا ہے اور نہ ہی اشتعال آتا ہے خنزیر کو کھانے والی قوم بھی مثل خنزیر کے بے غیرت بن گئی..... کہ باپ کے ساتھ جوان بیٹی راستے میں جارہی ہو راستے میں بوائے فرینڈ مل جائے تو باپ کی شرم کئے بغیر بیٹی اپنے بوائے فرینڈ کے گلے لگ جاتی ہے اور اس کے منہ کے بوسے لیتی ہے..... بوس و کنار کا تبادلہ ہوتا ہے ایک دوسرے کے ساتھ جسم مس کئے جاتے ہیں لیکن مجال ہے کہ باپ کی پیشانی پر شکن تک آئے!

اسی طرح یورپی اقوام میں یہ بات روزمرہ کا معمول بن چکی ہے کہ اگر بیٹی آدھی رات کے وقت کلبوں میں، تفریح گاہوں میں رنگ رلیاں منا کر واپس آئے..... تو جوان بھائی کی غیرت جاگتی ہے اور نہ ہی والدین کی جرأت ہوتی ہے کہ وہ بیٹی کی ''آزادی'' میں مخل ہوسکیں!

ان بے حس ممالک میں کافی عرصہ گزار کر آنے والے لوگ ان کی بود و باش اور ان کے انداز بے حجابانہ کا تذکرہ اس طرح سے کرتے ہیں کہ اگر نوجوان بیٹی اپنے بوائے فرینڈ کو لیکر اپنے گھر آجائے اور اپنے ذاتی کمرے میں لیکر دروازہ بند کرلے یا اس کے بند دروازے کے باہر مردانہ جوتا دیکھ کر باپ دروازہ کھٹکھٹانے کی جرأت نہیں کرسکتا کہ میری بیٹی مصروف ہے!

(استغفر اللہ)

منکرین پردہ کا بے غیرت ہونا شرع سے ثابت ہے

مجالس الابرار کے اندر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث مبارکہ موجود ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ یُغَارُ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ یُغَارُ وَ غَیْرَةُ اللّٰهِ اَنْ یَّاْتِیَ الْمُؤْمِنُ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: بے شک خدا غیرت مند ہے اور مومن غیرت مند ہے اور اللہ تعالیٰ کو غیرت اس بات پر آتی ہے کہ مومن کوئی ایسا کام کرے جو کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام کیا ہو۔

اور مجالس الابرار کی ایک دوسری حدیث مبارکہ میں سید دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

اِنِّیْ لَغُیُوْرٌ وَ مَا اِمْرُءٌ لَایُغَارُ اِلَّامَنْکُوْسُ الْقَلْبِ

آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: میں بڑا غیرت مند ہوں اور نہیں ہے کوئی مرد جو غیرت نہ کرتا ہو مگر اوندھے دل کا

نامحرم عورت کو چھونا ہاتھ کا زنا ہے

نامحرم عورت کو ہاتھ لگانا، اور چھونا جائز نہیں کہ یہ فتنے کا دروازہ کھولتا

ہے اور اسلام ہر ایسے فتنے کا سد باب کرتا ہے

چنانچہ مسلم شریف میں سرکار دو عالم ﷺ کی مبارک حدیث پاک ہے جس کے راوی حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ اَلْیَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک طویل حدیث میں بیان فرمایا کہ ہاتھ کا زنا نامحرم کو پکڑنا ہے۔

اگر تمہارے سر میں لوہے کی سوئی ماری جائے تو

عَنْ مَعْقَلِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنْ یُّطْعَنَ فِیْ رَأْسِ اَحَدِکُمْ بِمَخِیْطٍ مِّنْ حَدِیْدٍ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمَسَّ اِمْرَاۃً لَا تَحِلُّ لَهٗ (رواہ الطبرانی)

ترجمہ: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی سوئی چبھو دی جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسی عورت کو چھوئے جو اس کیلئے حلال نہیں۔

الانتباہ! ہاں معالج کے سامنے ضرورۃ منہ کھولنا اور معالج کا ضرورۃ مریضہ کو ہاتھ لگانا جائز ہے۔

دیور اور جیٹھ نامحرم ہیں ان سے پردہ واجب ہے

دوسرے غیر محرموں کی طرح شوہر کے بھائی یعنی دیور جیٹھ بھی عورت کے لئے نامحرم ہیں...... ان سے پردہ واجب ہے ہمارے ہاں یہ مرض ایک متعدی بیماری کی شکل اختیار کر چکا ہے کہ مسلمان عورتیں دیوروں اور جیٹھوں سے پردہ نہیں کرتیں...... بلکہ ان کی مذاق اور چھیڑ خانی کی نوک جھونک کو بھابھی دیوار کے حسن سلوک سے تعبیر کیا جاتا ہے...... اچھی بھابھی اور اچھے دیور جیٹھ کا معیار ہی غلط بنالیا گیا ہے کہ اچھی بھابھی وہ ہے جو کہ اپنے دیور جیٹھ سے بے تکلف ہو اور اچھا دیور، جیٹھ وہ ہے جو اپنی بھابھی سے بے تکلف رویہ رکھتا ہو (لاحول ولاقوۃ الا باللہ) حالانکہ اگر شرعی اور معاشرتی سطح پر دیکھا جائے...... تو ان کا فتنہ دوسرے غیر مردوں اور نامحرموں سے زیادہ ہے عورت کو ان کے سامنے پردے کا اور حیا کا زیادہ اہتمام کرنا چاہئے کہ اپنا سر، گردن، ہاتھ وغیرہ ڈھانک کر رکھے...... حدیث پاک میں دیور جیٹھ کو موت سے تعبیر کیا گیا...... جیسا کہ بخاری و مسلم شریف کی حدیث مبارکہ میں ہے:

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاكُمْ وَالدُّ خُوْلَ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ

دیور اور جیٹھ نامحرم ہیں ان سے پردہ واجب ہے

دوسرے غیر محرموں کی طرح شوہر کے بھائی یعنی دیور جیٹھ بھی عورت کے لئے نامحرم ہیں...... ان سے پردہ واجب ہے ہمارے ہاں یہ مرض ایک متعدی بیماری کی شکل اختیار کر چکا ہے کہ مسلمان عورتیں دیوروں اور جیٹھوں سے پردہ نہیں کرتیں...... بلکہ ان کی مذاق اور چھیڑ خانی کی نوک جھونک کو بھابھی دیوار کے حسن سلوک سے تعبیر کیا جاتا ہے...... اچھی بھابھی اور اچھے دیور جیٹھ کا معیار ہی غلط بنالیا گیا ہے کہ اچھی بھابھی وہ ہے جو کہ اپنے دیور جیٹھ سے بے تکلف ہو اور اچھا دیور، جیٹھ وہ ہے جو اپنی بھابھی سے بے تکلف رویہ رکھتا ہو (لاحول ولاقوۃ الا باللہ) حالانکہ اگر شرعی اور معاشرتی سطح پر دیکھا جائے...... تو ان کا فتنہ دوسرے غیر مردوں اور نامحرموں سے زیادہ ہے عورت کو ان کے سامنے پردے کا اور حیا کا زیادہ اہتمام کرنا چاہئے کہ اپنا سر، گردن، ہاتھ وغیرہ ڈھانک کر رکھے...... حدیث پاک میں دیور جیٹھ کو موت سے تعبیر کیا گیا...... جیسا کہ بخاری و مسلم شریف کی حدیث مبارکہ میں ہے:

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ

اَلْمَوْتُ (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے پاس آمدورفت رکھنے سے بچا کرو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلا دیور کے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا دیور تو موت ہے۔

مطلب یہ ہے کہ ایسے رشتہ دار عورت کے حق میں گویا موت ہیں یعنی جیسے لوگ موت سے ڈرتے ہیں ویسے ہی عورت کو خاوند کے بھائی وغیرہ سے بچنا چاہیے۔

زنا کاری کی حرمت

امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ زنا کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں

هُوَوَطْئُی الْمَرْأَةُ مِنْ غَیْرِ عَقْدِ شَرعِیی

کسی بھی عورت کے ساتھ بغیر شرعی عقد کے مجامعت کرنے کو زنا کاری کہتے ہیں۔

قرآن کریم میں متعدد مقامات پر زنا کی حرمت بیان فرمائی گئی۔ ارشاد ربانی ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّه' کَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِیْلًا (الاسراء۳۲)

ترجمہ: تم زنا کاری کے قریب بھی نہ جاؤ یقیناً یہ بے حیائی اور برا کام ہے۔

قرآن پاک پارہ نمبر ۱۹ سورۃ فرقان آیت نمبر ۶۸ میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے

وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًاہ

ترجمہ: اور جو اللہ جل جلالہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور نہ ہی اس جان کو قتل کرتے ہیں جسکو اللہ جل جلالہ نے حرام کیا ہے سوائے حق کے اور نہ ہی وہ زنا کا ارتکاب کرتے ہیں اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ گناہ کا بدلہ پائے گا۔

اور قرآن کریم سورۃ نور پارہ نمبر ۱۸ کی شروع آیات میں اللہ رب العزت نے زانیہ عورت اور زانی مرد کی سزا بیان کرنے کے بعد زنا کی حرمت واضح فرمائی اور ارشاد فرمایا:

وَحُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ

ترجمہ: اور یہ زنا مومنوں پر حرام کیا گیا ہے۔

زنا کاری کی سزا قرآن کی روشنی میں

پارہ نمبر ۱۸ سورۃ نور آیت نمبر ۲ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ولا تَاخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِااللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

(پارہ نمبر ۱۸ سورۃ النور آیت نمبر ۲)

ترجمہ: بدکار عورت اور بدکار مرد ان میں ہر دو کو سو، سو کوڑے لگاؤ اور تمہیں اللہ جَلَّ جَلالُہٗ کے دین میں ان دونوں پر ترس نہ آئے۔ اگر تم اللہ جَلَّ جَلالُہٗ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور دونوں کی سزا کے وقت مومنوں کی ایک جماعت موجود رہے۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں بیان کی گئی سزا کنوارے زانی مرد اور عورت کی ہے۔

شادی شدہ زانی کی سزا

اس بات پر علماء امت کا اجماع ہے کہ شادی شدہ اگر زنا کا ارتکاب کرے چاہے مرد ہو یا عورت اس کی سزا رجم (سنگسار کرنا) ہے

حضرت ابونجید عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ جہینہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ زنا کی وجہ سے حاملہ تھی، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے

قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے آپ مجھ پر حد جاری کریں نبی کریم ﷺ نے اس کے ولی کو بلوایا اور فرمایا اس کا خیال رکھنا اور جب یہ بچے کو جنم دے تو اسے ساتھ لیکر میرے پاس آجانا لہٰذا اس کے سرپرست نے ایسے ہی کیا۔

نبی کریم ﷺ کی ہدایت کے تحت اس عورت کے کپڑوں کو اچھی طرح باندھ دیا گیا اور آپ کے حکم کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا۔ پھر اس کی نماز جنازہ ادا کرنے لگے تو حضرت عمر نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ آپ ایک زانیہ کی نماز جنازہ پڑھنے لگے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر مدینہ کے ستر افراد کے درمیان تقسیم کر دی جائے تو وہ ان کیلئے کافی ہے کیا تمہیں اس سے افضل (کوئی عمل) ملا ہے؟ اس عورت نے اپنی جان اللہ کیلئے قربان کر دی (مسلم شریف)

بے پردگی کرنے والیوں کا قبر میں ہولناک انجام

(مردہ عورت کفن پھاڑ کر بیٹھ گئی)

یہ غالباً 1997ء کا واقعہ ہے ایک نوجوان نے حلفیہ بیان کیا کہ میرے ایک عزیز کی جوان بیٹی فوت ہوگئی جب اس کو دفنا کر واپس ہوئے تو لڑکی کے باپ کو اچانک یاد آیا کہ اس کا ایک ہینڈ بیگ جس میں اہم کاغذات تھے وہ غلطی سے میت کے ساتھ قبر میں دفن ہو گیا چنانچہ مجبوراً قبر دوبارہ کھودنا پڑی

جوں ہی قبر سے سل اٹھائی گئی تو خوف کے مارے سب کی چیخیں نکل گئیں کیونکہ جس لڑکی کو ابھی صاف ستھرے کفن میں لپیٹ کر دفن کیا تھا وہ کفن پھاڑ کر اٹھ بیٹھی تھی اور وہ بھی کمان کی طرح ٹیڑھی! آہ اس کے سر کے بالوں سے اس کی ٹانگیں بندھی ہوئی تھیں اور کئی چھوٹے چھوٹے نامعلوم خوفناک جانور اس سے چمٹے ہوئے تھے (استغفر اللہ) یہ خوفناک منظر دیکھ کر خوف کیمارے سب کی گھگی بندھ گئی لوگ تھر تھر کانپ رہے تھے سخت سردی کے باوجود نوجوانوں کی پیشانیوں پر پسینہ چمک رہا تھا ہینڈ بیگ نکالنے کا کسی کو بھی ہوش نہ رہا اس کی قبر پر جوں توں مٹی پھینکی اور بھاگ کھڑے ہوئے آخر لڑکی کے والدین اور بہن بھائیوں سے اس لڑکی کا جرم دریافت کیا تو بتایا گیا کہ اس میں فی زمانہ معیوب سمجھا جانے والا جرم تو نہیں تھا البتہ یہ بھی عام لڑکیوں کی طرح فیشن ایبل تھی اور پردہ نہیں کرتی تھی ابھی اپنے انتقال سے چند روز پہلے رشتہ داروں میں شادی تھی تو اس نے فیشن کے بال کٹوا کر بن سنور کر عام عورتوں کی طرح بے پردہ شادی کی تقریب میں شرکت کی تھی۔

(معاذ اللہ)

سانپوں بھری قبر

1986ء کے اخبار ''روزنامہ جنگ'' میں ایک دکھی ماں نے یہ بیان

دیا تھا میری سب سے بڑی بیٹی کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے اسے دفن کرنے کیلئے جب ایک قبر کھودی گئی تو دیکھتے ہی دیکھتے اس میں پچاس ساٹھ سانپ ایک دوسرے پر کنڈلی مارے بیٹھے تھے لوگوں نے دوسری قبر کھودی تو اس میں بھی وہی سانپ قبر میں آکر بیٹھ گئے تیسری قبر کھو دی گئی تو اس میں دو قبروں سے زیادہ سانپ تھے سب لوگوں پر دہشت سوار تھی وقت بھی کافی گزر چکا تھا ناچار باہم مشورہ کر کے لوگوں نے میری پیاری بیٹی کو سانپوں بھری قبر میں دفن کر کے دور ہی سے مٹی پھینک دی میری مرحومہ بیٹی کے ابا جان کی قبرستان سے گھر آنے کے بعد حالت بہت خراب ہوگئی اور وہ مارے خوف کے بار بار اپنی گردن جھٹکتے تھے دکھیاری ماں کا مزید بیان ہے کہ میری بیٹی یوں تو نماز روزہ کی پابند تھی مگر وہ فیشن کیا کرتی تھی میں اسے پیار و محبت سے سمجھانے کی کوشش کرتی تھی مگر وہ اپنی آخرت کی بھلائی کی باتوں پر کان دھرنے کے بجائے الٹا مجھ پر بگڑتی اور مجھے ذلیل کر دیتی تھی ہائے افسوس یہ ماڈرن بیٹی کی سمجھ میں میری ایک بات نہ آئی اب اس کی حسرت بالائے حسرت ہے۔

''اب پچھتائے کیا جب چڑیا چگ گئیں کھیت''

میاں محمد بخش علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

لوئے لوئے بھر لے کڑیے جے ددھ بھانڈا بھرنا
شام پئی بن شام محمد گھر جاندی نے ڈرنا

ایک شیطانی وسوسے کا ازالہ

ہوسکتا ہے کہ کسی کو شیطان یہ وسوسہ ڈالے کہ یہ تو اخباری واقعہ ہے کیا معلوم سچا بھی ہے یا نہیں بالفرض یہ غلط بھی ہو تو فیشن پرستی اور بے پردگی کی کوئی فضیلت بھی تو ثابت نہیں کرسکتا جبکہ بے پردگی اور فیشن پرستی کا عذاب حدیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ ملاحظہ فرمائے:

بالوں سے لٹکی ہوئی عورتیں

معراج کی رات آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک عورت بالوں سے لٹکی ہوئی تھی اور اس کا دماغ اس طرح کھول رہا تھا جس طرح پتیلی کھولتی ہے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں عرض کیا گیا کہ یہ عورت اپنے بالوں کو غیر مردوں سے نہیں چھپاتی تھی۔

پیشانی کے ساتھ بندھے ہاتھ پاؤں

معراج کی رات آقا علیہ السلام نے ایک اور عورت کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ پاؤں اس کی پیشانی سے بندھے ہوئے ہیں اور سانپ، بچھو اس پر مسلط ہیں

عرض کیا گیا یہ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلتی تھی اور حیض ونفاس سے غسل نہیں کرتی تھی (استغفراللہ)

جہنم میں تیار گھر

درۃ الناصحین کے اندر یہ حدیث پاک موجود ہے کہ جس کی بیوی زیورات پہن کر بے پردہ باہر نکلتی ہے اور شوہر اس پر رضا مند ہو تو اس عورت کے ایک ایک قدم کے بدلے شوہر کیلئے جہنم میں ایک ایک گھر تیار ہوتا ہے عورت کے عمل پر شوہر کو سزا اس لئے ہے کہ وہ نگران ہے اور ہر نگران سے اس کی رعیت اور عوام کے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا...... شوہر بیوی کا نگران ہے...... باپ اپنے بچوں کا نگران ہے...... بیوی اپنے شوہر کے بچوں کی نگران ہے...... استاد اپنے شاگردوں کا نگران ہے...... اپنی بیویوں کو بنا سنوار کر بے پردگی کے ساتھ شادی ہال میں لے جانے والے شوہروں کیلئے عبرت ہی عبرت ہے کھلی آنکھوں سے بیٹیوں کو گلے میں دوپٹے ڈال کر، چہرے میکاپ سے اٹ کر شادیوں میں شریک ہونے والی بیٹیوں کے باپوں کیلئے درس نصیحت ہے وہ نوجوان بھائی جو جوان بہنوں کو موٹر بائیک کے پیچھے بٹھ بے پردہ گھماتے پھرتے ہیں ان کیلئے لمحہ فکریہ ہے سوچو، ذرا سوچو!

کہیں ہمارا حال بھی تو اس شخص جیسا نہیں ہے، جس کے بارے میں سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص ایک دن کہنے لگا کہ اے پروردگار! میں تیری کتنی نافرمانیاں کرتا ہوں اور تو مجھے سزا نہیں دیتا اللہ رب العزت نے اس وقت کے نبی کی طرف وحی بھیجی کہ اس احمق سے کہو سزائیں تو تمہیں بے شمار دیں مگر تمہیں اس کا شعور نہیں، تیرا دل سخت ہوگیا کیا یہ سزا کم ہے؟ تیری آنکھ سے کبھی ایک آنسو نہیں نکلا کیا یہ کم سزا ہے؟ کسی یتیم کو بے حال دیکھ کر کبھی تیرا دل نہیں پسیجا کیا یہ سزا نہیں؟ کسی بھوکے کو دیکھ کر تیرے دل میں کوئی نرم گوشہ پیدا نہ ہوسکا اور نہ ہی تمہیں اس کو روٹی دینے کی توفیق ہوئی کیا یہ سزا نہیں؟

سوچو! غور کرو...... کہیں اللہ کا کلام لاریب ہمارے بارے میں تو نہیں فرمارہا

لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَ نْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ

سورۃ الاعراف)

ترجمہ: ان لوگوں کے دل تو ہیں مگر وہ اس سے سمجھتے نہیں ان کی آنکھیں تو ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں ان کے کان تو ہیں مگر وہ ان کانوں سے سنتے

نہیں یہ لوگ ایسے ہیں جیسے جانور بلکہ ان سے بھی بدتر

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ ہمیں جانوروں سے بھی بدتر اس لئے قرار دے رہا ہے کہ جانور کا مالک دور کھیتوں میں بیٹھا اسے آواز دیتا ہے تو وہ جانور دوڑتا ہوا آتا ہے اور اسی وقت مالک کے قدموں سے لپٹ جاتا ہے مگر ہائے ہمارا مالک تو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے ایک مرتبہ نہیں پانچ مرتبہ نماز پڑھنے کیلئے آوازیں دیتا ہے مگر ہم ٹس سے مس نہیں ہوتے ہمارے کان میں جوں تک نہیں رینگتی اللہ نے ہم جیسے غافلوں کو گونگے بہرے جانوروں سے بدتر اس لئے بھی کہا ہے کہ جانور کا مالک اگر اسے تھوڑی بہت سزا دے لے یا کم از کم ہلکی سی چھڑی ہی لگا دے تو وہ سمجھ جاتا ہے کہ میں بیٹھا تھا میرا مالک چاہتا ہے کہ میں اٹھ جاؤں یا کھڑا تھا مالک چاہتا ہے کہ چل پڑوں مگر ہائے ہمارا مالک تو ہمیں صبح و شام اتنی سزائیں دے رہا ہے، ہمارے دل پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہو گئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل سے ختم ہو گئی قرآن کریم ہماری الماریوں کی زینت بنا رہا اور اس پر گرد کی تہیں جم گئیں مگر ہمیں اسے تلاوت کرنے کی زحمت نہیں گوارا ہوتی، شراب، جوا، زنا، پریشان نظری، بدنگاہی، معیشت کا تنگ ہو جانا پانی کے لئے انڈیا کا بھکاری بننا، اس سے پانی دینے کی درخواست کرنا رسم و رواج میں انگریز کا

غلام بن جانا، ملک میں بجلی، گیس کا بحران کیا یہ سزائیں کم ہیں؟

اس کے باوجود ہم اتنے ڈھیٹ ہیں کہ آج تک ہم یہ نہ جان سکے کہ ہمارا مالک چاہتا کیا ہے تو پھر وہ ہمیں کیوں نہ کہے۔

اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ

ترجمہ: یہ لوگ ایسے ہیں جیسے جانور بلکہ ان سے بھی بدتر (اعراف)

فیشن نمبر 20:

مردوں کا ٹخنے چھپانا، اور عورتوں کا ٹخنے ننگے رکھنا

شریعت مطہرہ میں مردوں کیلئے حکم ہے کہ وہ اپنے ٹخنوں کو ننگا رکھیں اپنی شلوار اور تہبند کو اونچا باندھیں۔

بخاری شریف کی یہ حدیث مبارکہ ہے جس کے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ڈالا جائے گا ایک اور مقام پر فرمایا کہ جو شخص تکبر کے طور پر اپنا تہبند گھسیٹتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا اور مسلمان عورتوں کے لئے حکم ہے کہ وہ سر سے لے کر پاؤں تک اپنے جسم کو چھپائیں ظاہری بات ہے اس میں ٹخنے بھی آ گئے آج قرآن وسنت کے اس حکم پر کہاں تک عمل ہو رہا ہے یہ دیکھ کر اور سوچ کر بڑی حیرت ہوتی ہے اور

دکھ ہوتا ہے کہ یہ فیشن کا سیلاب امت مسلمہ کو کہاں بہا کر لے جائیگا؟ یہ کیسی دلدل ہے جس میں فرزندان توحید اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعرے لگانے والے خوشی خوشی پھنستے جارہے ہیں

ہر کام میں شریعت کی مخالفت ہر عمل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے موافقت آخر کب تک چلے گی کہ ایمان میں موحد اور عمل میں مشرک، دعویٰ میں مومن اور عمل میں کافر، ہر فیشن میں فرنگیوں کی تقلید اور اسلامی رسوم ورواج اور سنت سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے انحراف ہے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مرد اپنے ٹخنے ننگے رکھیں اور عورتیں چھپائیں۔

مسلمان نے اس کے الٹ کیا آج کے مسلمان کو دیکھ لیں کیا مرد کیا عورتیں آوے کا آوا ہی بگڑ گیا مردوں نے ٹخنے کو چھپانے کا فیشن کیا اور انگریز کو خوش کر دیا اور عورتوں نے اپنی شلواریں ٹخنے سے اٹھا کر آدھی آدھی پنڈلیوں تک کرلیں (العیاذ باللہ)

سنو یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانیوں کے باوجود تمہارا اس دنیا میں آزادانہ گھومنا پھرنا اور زندگی کے مزے لوٹنا ہمیشہ نہیں رہے گا۔ عنقریب اللہ کی بے آواز لاٹھی بے عملوں اور بدعملوں کے سروں پر گرنے والی

ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

پس ان لوگوں کو ڈرنا چاہیے جو کہ رسول اللہ (ﷺ) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ایسا نہ ہو کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے یا ان کو دردناک عذاب پہنچے۔

فیشن نمبر 21:

تقریبات کے غیر شرعی فیشن

(کھانا گھوم پھر کر اور کھڑے ہو کر کھانا)

شادی یقیناً سنت ہے اور بہت ساری برکات خداوندی کا مجموعہ ہے لیکن اس میں اس قدر خرافات شامل کر دی گئیں ہیں کہ معاذ اللہ سنت مسخ ہو کر رہ گئی ہے کچھ عرصہ قبل شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں دیکھا جاتا تھا کہ ایک میز کے ارد گرد کرسیاں لگا دی جاتیں تھیں اور میز پر کھانا چن دیا جاتا تھا جو کہ خاص شکل عیسائیوں کی تھی وہ جوتے پہن کر میز کرسی پر کھانا کھاتے ہیں۔

اور اب شاید قوم کی ترقی کی رگ مزید بھڑک اٹھی ہے اور کرسیاں بھی اٹھا لی گئیں اب صرف میزوں پر کھانا چن دیا جاتا ہے اور لوگ

آپس میں باتیں کرتے، برتن ہاتھ میں پکڑے، جوتے سمیت گھومتے پھرتے ہیں اور کھانا کھاتے ہیں حیرت ہوتی ہے اس اشرف المخلوقات انسان کو نہ جانے اس میں کونسا عمدہ پہلو نظر آیا جو اس نے خوشی خوشی اس فضول رسم کو قبول کرلیا۔

بیٹھ کر کھانا اور بیٹھ کر پانی پینا سنت ہے

کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھ کر، بیٹھ کر کھانا اور جوتے اتار لینا سرکار مدینہ ﷺ کی بڑی پیاری سنت ہے۔ دارمی میں یہ حدیث مبارکہ موجود ہے آقا ﷺ کا فرمان دل بہار ہے کہ جب تم کھانا کھانے بیٹھو تو جوتے اتار لیا کرو کہ اسمیں تمہارے پاؤں کے لئے زیادہ راحت ہے اور بڑی اچھی سنت ہے، کھڑے ہو کر پانی پینے کی تو احادیث مبارکہ میں بڑی سختی سے ممانعت آئی ہے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ہرگز کھڑے ہو کر پانی نہ پیئے جو ایسا کرے اسے چاہیے کہ قے کر دے (مسلم)

شربت، چائے پانی اور دوسرے تمام مشروب کا یہی حکم ہے کہ یہ کھڑے ہو کر نہ پیئے جائیں۔

فیشن نمبر 22:

بائیں ہاتھ سے کھانا کھانے کا فیشن

آج کل نام نہاد روشن خیال ماحول میں رہنے والوں میں ایک یہ معیوب اور غیر شرعی عمل بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ وہ بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتے ہیں اور اس پر اتراتے ہیں نجانے وہ کونسی تعلیم ہے؟ اور کس مکتب سے پڑھ کر آتے ہیں اور ترقی کا وہ کونسا مرحلہ ہے جو الٹی سیدھی حرکتیں کر کے ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک شخص بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ اسنے متکبرانہ انداز میں جواب دیا کہ میں دائیں ہاتھ سے کھانا نہیں کھا سکتا آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو کبھی بھی نہیں کھا سکے گا تو اس کا ہاتھ اسی وقت مفلوج ہو گیا اور ساری عمر اپنا دایاں ہاتھ استعمال نہ کر سکا۔

مسلم شریف کی حدیث پاک ہے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص الٹے ہاتھ سے کھانا نہ کھائے نہ پانی پیئے کہ الٹے ہاتھ سے کھانا پینا شیطان کا کام ہے

(مسلم شریف)

فیشن نمبر 23:

برتن میں تھوڑا سا کھانا یا مشروب چھوڑ دینا

تقریبات میں یا روزمرہ زندگی میں جو ایک معیوب سی بات چل نکلی ہے اور ایک پڑھا لکھا، تعلیم یافتہ طبقہ بھی اس کی لپیٹ میں ہے وہ یہ کہ کھانا کھانے کے بعد پلیٹ میں یا کٹوری وغیرہ میں تھوڑا سا کھانا چھوڑ دیا جاتا ہے...... یا مشروب وغیرہ گلاس میں بچا لیا جاتا ہے جب اس نام نہاد فیشن کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو اسکا یہ جواز پیش کیا جاتا ہے کہ دیکھنے والے کیا سوچتے ہوں گے کہ کھانے کا آخری لقمہ یا مشروب کا آخری گھونٹ تک کھا پی گئے کیسے بھوکے لوگ ہیں:

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

یہ تو شیطانی ہتھکنڈا ہے اس کی سازش ہے جس میں وہ کامیاب نظر آتا ہے بھلا خود ہی عقل سے سوچو کہ جب ندیدے بن کر تم ہر ڈش پر ٹوٹ رہے تھے ہر کھانے کیساتھ دو، دو ہاتھ کر رہے تھے اس وقت تمہیں خیال نہ آیا کہ کہیں لوگ تمہیں بھوکا نہ کہہ دیں اور اب تھوڑا سا کھانا کھانے پر تمہیں بھوکا ہونے کا لقب مل جائے گا؟

میرے بھائیو اور بہنو! آیئے تاجدار انبیاء خاتم المرسلین اور خاتم النبین

صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے اسے پڑھئے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں اور مسلم شریف میں یہ حدیث موجود ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں اور برتنوں کے چاٹنے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ تمہیں نہیں معلوم کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے (مسلم شریف)

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان گرامی ہے کہ کھانے کے بعد پیالہ دھو کر پی جایا کرو کیونکہ جو ایسا کرتا ہے وہ ایسے ہے کہ جیسے اس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے چالیس غلاموں کو آزاد کیا (نزہۃ المجالس)

فیشن نمبر 24:

آتشبازی

آتش بازی خواہ عقیقہ پر ہو یا شب برأت پر ہو یا شادی بیاہ پر ہو، ہر جگہ اور ہر حال میں حرام ہے اور سخت حرام ہے کہ ایک تو مال کا ضیاع ہے اور دوسرا کئی جانوں کے تلف ہونے کا اندیشہ ہے مکان جل جاتے ہیں اور قرآن کریم میں ایسے فضول خرچوں کی بڑی مذمت بیان کی گئی ہے۔

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا

ترجمہ: فضول خرچی نہ کرو بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بہت ہی ناشکرا ہے۔

اور شب برأت کو آتش بازی کرنا بہت ہی برا ہے کہ یہ عجیب بات ہے کہ وہ رات جس میں ہر آنکھ کو اشکبار ہونا چاہیے اور ہر دل کو نادم ہو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہئے...... اس رات میں خوش ہونے والی اور رنگ رلیاں منانے والی کونسی بات تھی کہ مسلمانوں نے اس غلط رسم کو اس رات میں بھی کرنا شروع کر دیا کہ اس رات اللہ اپنی رحمت کے پھول برساتا ہے اور قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے جسم پر موجود بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ گنہگاروں کی مغفرت اور بخشش فرماتا ہے وہ تو رب کریم رب ذوالجلال اپنے بندوں پر رحمت کے پھول برسائے اور تم شہتابیاں پھینک پھینک کر اور فضاؤں میں آگ کے گولے چھوڑ کر آسمان کی طرف آگ کے شعلے پھینکو۔

(استغفر اللہ)

فیشن نمبر 25:

ناچ گانا

شادی بیاہ اور خوشی کی دوسری تقریبات میں ناچ گانا بہت عام ہے محلّہ دار عورتیں اور رشتہ دار عورتیں جمع ہوتی ہیں اور گانے گائے جاتے ہیں ڈھول پیٹا جاتا

ہے یہ ناجائز اور حرام ہے۔امت مسلمہ پر فحاشی اور بے حیائی کا ایسا طوفانی سیلاب آیا کہ دیکھتے ہی دیکھتے پورا اسلامی ماحول اس طوفان بدتمیزی میں ڈوب گیا۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

آج گانا بجانا عام ہے، فحش گانے عام ہیں، گھر گھر منی سینما گھر بن گئے، گھر گھر ٹی وی، وی سی آر، ڈش، کیبل نظر آ رہا ہے یہ تمام چیزیں شہوت کے اندر جوش لاتی ہیں۔انسان میں جنسی ولولے بیدار ہوتے ہیں۔نفسانی خواہشات سر اٹھاتی ہیں کوئی چھوٹی سے چھوٹی خوشی کی تقریب ہو ہر فرد گلوکار بنا نظر آتا ہے مسلمانوں میں روحانیت ختم ہو چکی ہے آئیے دیکھیں قرآن کریم ایسے لوگوں کے بارے میں کیا فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ الَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

(پارہ 18 سورۃ النور آیت نمبر 19)

ترجمہ: وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں برا چرچا پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں

کیا موسیقی روح کی غذا ہے؟

آج امت مسلمہ کے افراد کہتے ہیں کہ ہم موسیقی کے ذریعے اپنی تھکاوٹ دور کر رہے ہیں موسیقی روح کی غذا ہے وغیرہ وغیرہ۔

ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے آقا ﷺ کی حدیث مبارکہ پڑھیے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَآءُ الزَّرْعَ

ترجمہ: گانے کی آواز دل میں یوں نفاق پیدا کرتی ہے جس طرح کہ پانی کھیتی اُگاتا ہے۔

روح جس کو تر و تازہ کرنے کیلئے اور اس کی بقاء کے لئے اللہ کا ذکر اور رسول اللہ ﷺ کی محبت تھی تم نے اس روح کو گانے باجے، ساز سارنگیوں کی زہریلی غذا پہنا کر مردہ کر دیا، دل کی وہ سرزمین جسے اللہ نے اپنے جلوؤں کے لئے پیدا فرمایا تھا اس دل کو اللہ تعالیٰ نے اتنا نورانی بنایا کہ اگر انسان چاہئے تو اسی میں اپنے خالق کے جلوؤں کو دیکھ سکتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دل کی دھرتی تک جب گانے باجے کی آوازیں پہنچنا شروع ہو جاتی ہیں تو دل کی سرزمین میں منافقت کے بیج نفاق کی کھیتیاں اگاتے ہیں ذرا سوچیں غور و فکر کریں کہ کیا ہمارے دل کو خالق کائنات نے نفاق کی پیداوار کے لئے بنایا تھا؟

یاد کر غافلا توں کہیڑے کم آیا سی
اللہ پاک دس تینوں کاہدے لئی بنایا سی
توں ایں رب دا خلیفہ تیرا چمکیا نصیبا
کر ذکر تے قول نبھائی جا

سدا رہنی نئیں جوانی ایہہ تے دنیا اے فانی
فانی دنیا نوں کلمہ پڑھائے جا

کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا

حدیث پاک میں آتا ہے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ جَلَسَ اِلٰی قَیْنِہٖ یَسْمَعُ مِنْھَا حُبَّ فِیْ اُذُنِہٖ الاَ نُکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

ترجمہ: جو کسی گوین (گانا بولنے والی عورت) کے پاس گانا سننے بیٹھے اس کے کان میں قیامت کے دن سیسہ ڈالا جائیگا۔

بُرے شعر کہنے سے بہتر پیٹ پیپ سے بھر جائے

مسلم شریف بحوالہ مشکوۃ شریف کتاب الادب باالبیان واشعرا میں حدیث پاک موجود ہے۔

لِاَنْ یَّمْتَلِیٔ جَوْفُ الرَّجُلِ قَیْحًا خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِیٔ شِعْرًا

ترجمہ: اگر آدمی کا پورا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اسکا پیٹ شعروں سے بھرا ہو۔

انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں

حضرت نافع رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا تو انہوں نے

بانسری کی آواز سنی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ٹھونس لیں وہ راستہ ہی چھوڑ دیا اور دوسری جانب ہٹ گئے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا بہت چھوٹا تھا میں سمجھ ہی نہ سکا کہ انہوں نے ایسے کیوں کیا جب کافی دور چلے گئے تو مجھ سے پوچھا کہ اے نافع کیا تمہیں اب بھی کوئی آواز آرہی ہے تو میں نے کہا کہ نہیں اب نہیں آرہی تو پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی انگلیاں کانوں سے نکال لیں اور فرمایا کہ میں ایک مرتبہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہا تھا تو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آواز سنی تو آپ نے اپنی انگلیاں مبارک کانوں میں ڈال دیں اور اس راستے کو چھوڑ دیا اے نافع میں نے یہ عمل اس لئے کیا ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے (سبحان اللہ)

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مزامیر، ڈھول، باجے توڑنے کے لئے تشریف لائے

الجامع الاحکام القرآن قرطبی کی جلد نمبر 7، میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مبارک حدیث پاک موجود ہے۔

بُعِثْتُ بِكَسْرِ الْمَزَامِيْرِ

میں مزامیر کو توڑنے کیلئے آیا ہوں

بُعِثْتُ بِهَدْمِ الْمَزَا مِيْرِ وَ الطَّبْلِ

میں ان ڈھولوں، باجوں اور سرنگیوں کو توڑنے آیا ہوں

میری امت، یہ گھروں، دکانوں میں سنبھال کر رکھنے کی، خرید و فروخت کرنے کی چیزیں نہیں بلکہ توڑنے کی چیزیں ہیں جتنے بھی آلات لہو ہیں ان کو گھروں، دکانوں، بازاروں سے نکال باہر کرو، ان کا رکھنا تمہارے لئے جائز نہیں، ان کی آواز تمہارے کانوں میں نہ پہنچے کیونکہ اس آواز سے انسان کا دل منافقت کا گھر بن جاتا ہے۔

اسوۂ رسول سے منہ موڑنے والوں کیلئے وعید

سرکار دو عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی مبارک سنت سے منہ موڑنے والوں کیلئے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی یہ مبارک حدیث درس عبرت ہے

وہ میرا نہیں...... وہ میرا نہیں

اِنَّهُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ عَمِلَ بِسُنَّةِ غَيْرِنَا

ترجمہ: بے شک وہ میرا نہیں ہے جو میری سنت پر عمل نہیں کرتا اور میرے طریقے پر نہیں چلتا

وہ میرا بن چکا

اور خوشخبری ہے ان خوش نصیبوں کیلئے جن کا اٹھنا، بیٹھنا، بولنا، لباس و انداز نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی غلامی کا منہ بولتا ثبوت ہیں ان کیلئے خوشخبری ہے ان کو کہنے

کی ضرورت ہی نہیں کہ یارسول اللہ ﷺ ہم آپ کے امتی ہیں، ہم آپ کے غلام ہیں، جب وہ عمل ہی غلامی والے کریں گے تو آقا ﷺ کی طرف سے یہ میٹھی اور پیاری آوازیں آتی ہیں کہ تمہیں کہنے کی ضرورت ہی نہیں کہ تم میرے ہو میں اللہ کا محبوب نبی تمہیں خود کہتا ہوں۔

کہ تم میرے غلام ہو...... تم میرے امتی ہو...... تم ہی میرے سچے عاشق ہو...... تم ہی میرے نام لیوا ہو۔

حضور ﷺ نے فرمایا!

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ كَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ

ترجمہ: جس نے میری سنت کو مضبوطی سے پکڑلیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا

فیشن نمبر 26:

پتلون کا شرعی حکم

پتلون، پینٹ اور ٹائی انگریزوں کا قومی لباس ہے خصوصاً پتلون کے اندر قمیض ڈالنا جیسا کہ آج کل مسلمانوں میں فیشن ہے معاذ اللہ پردہ کے باوجود ایک طرح کی بے پردگی ہے اسی طرح جانگیے یا چھوٹے نکر جن کو پہن کر گھٹنے ننگے ہوں یہ حرام ہے کیونکہ گھٹنے مرد کے ستر میں شامل ہیں۔ حدیث پاک میں آتا ہے آقائے دو عالم ﷺ کا فرمان ذیشان ہے۔

وَلَا تَمْشُوْا فِی الْاَسْوَاقِ اِلَّا عَلَیْكُمُ الْاُذُرُ

ترجمہ: بازاروں میں چھوٹے نکر وغیرہ پہن کر نہ چلو بلکہ اس طرح چلو کہ تمہارے گھٹنے چھپے ہوئے ہوں

اسلامی زینت کے چند آداب

1- اسلامی بہنیں اپنے شوہروں کیلئے چار دیواری میں جائز چیزوں کے ذریعے زینت کرسکتی ہیں۔

2- اپنے چہرے کی حفاظت کیلئے جائز اور حلال چیزیں بھی استعمال کرسکتی ہیں مثلاً اسلامی فیکٹری کی بنی ہوئی کریمیں، لوشن، ابٹن وغیرہ وغیرہ

3- اپنے بالوں پر کنگھی کریں کہ بالوں کو صاف ستھرا رکھنا اور ان میں کنگھی کرنا آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ ہے اور طرح طرح کی بلاؤں سے حفاظت کا نسخۂ کیمیا ہے بالوں کی حفاظت کیلئے اسلامی فیکٹری کے بنے ہوئے شیمپو وغیرہ استعمال کرسکتی ہیں۔

4- اسلامی بہن جوڑے اور اونٹ کی کوہان کی طرح بالوں کا ابھار بنائے بغیر جائز طریقے سے اپنے بالوں کو چٹیا، پونی وغیرہ سے سمیٹ سکتی ہیں، سنوار سکتی ہیں۔

5- مسلمان بہنیں ہاتھ پاؤں اور ناخنوں پر مہندی استعمال کرسکتی ہیں، مہندی کے ساتھ ہاتھ پر زینت کے طور پر ڈیزائن بنانا بھی جائز ہے۔

6- مسلمان عورتیں ناک، کان، چھدوا کر ان میں زیور، مثلاً بالیاں،

نوزپن وغیرہ استعمال کرسکتی ہیں البتہ زیور، سونے چاندی، موتیوں کی چوڑیاں اور کڑے وغیرہ مطلقاً جائز ہیں۔

7- اگر کسی عورت کے داڑھی اور مونچھوں کے بال نکل آئیں تو وہ انہیں صاف کرڈالے کہ یہ مردوں سے مشابہت ہے۔

8- وہ لباس جو تنگ اور باریک نہ ہو اس کو بہترین تراش، خرش دینا یا اس پر ڈیزائننگ کرنا، کڑھائی وغیرہ کرنا یہ سب مطلقاً جائز ہے۔

9- سرمہ لگانا سنت ہے مرد اور عورت ہر دو کیلئے البتہ اگر اثمد سرمہ، میسر ہو تو زہے نصیب کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم اثمد سرمہ لگاتے اور فرماتے کہ اثمد سرمہ لگاؤ کہ یہ نگاہ کو تیز کرتا ہے اور پلکیں اگاتا ہے اگر اثمد سرمہ نہ ملے تو جو بھی مل جائے لگالیں سنت ادا ہو جائیگی۔

10- سرمہ لگانے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دونوں آنکھوں میں تین تین سلائیاں لگائیں اور کبھی دونوں آنکھوں میں دو، دو سلائیاں لگائیں اور کبھی دائیں آنکھ میں تین اور بائیں آنکھ میں دو سلائیاں لگائیں یہ تینوں طریقے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہیں۔

11- عطر لگانا ہمارے معطر و معنبر آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بڑی پیاری سی سنت ہے، آپ عمدہ خوشبو کو پسند کرتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کے استعمال کی تاکید فرماتے مرد اور عورت دونوں کیلئے خوشبو لگانا سنت ہے البتہ آقا

صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں میں یوں تفریق فرمائی ہے کہ مردانہ خوشبو وہ ہے کہ اس کی خوشبو تو ظاہر ہو مگر رنگ ظاہر نہ ہونے پائے اور زنانہ خوشبو وہ ہے کہ اس کا رنگ تو ظاہر ہو مگر خوشبو ظاہر نہ ہو (شمائل ترمذی)

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مسلمان عورتیں اتنی تیز خوشبو نہ استعمال کریں جو اڑ کر غیر مردوں کے نتھنوں سے ٹکرائے اور اس سے فتنوں کا دروازہ کھلے۔

نسائی شریف میں یہ حدیث مذکورہ ہے حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اس کے راوی ہیں کہ جب کوئی عورت خوشبو لگا کر لوگوں میں نکلتی ہے تا کہ خوشبو پائی جائے تو یہ عورت زانیہ ہے بد قسمتی سے آجکل دیسی خوشبوؤں کا ملنا بے حد دشوار ہے، پرفیومز اور عطریات میں کیمیکلز کی بھرمار ہے ان کا لباس پر استعمال کرنا اگرچہ جائز تو ہے لیکن طبعی طور پر نقصان دہ بھی ہے لہٰذا ان پرفیومز کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے۔

آخر میں مجھ ناچیز کی بارگاہ صمدیت میں دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں موجودہ دور کی روشن خیالی سے بچائے اس سے جنم لینے والے فتنوں سے محفوظ فرمائے ہماری مسلم خواتین کو اور نوجوان نسل کو شرم وحیاء عطا فرمائے اور ہمیں اپنے سایۂ رحمت میں رکھے۔

(آمین ثم آمین بجاہ النبی الکریم الامین)



بارہ تقاریر
مصنف عبد الرزاق
والدین مصطفی
الصادق
شفاعت مصطفی
ہاشمی میاں کی تقریریں